Posted on Kitab Nagri

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted on Kitab Nagri

دیوونتم

از جیا عباسی

ہاتھ میں ٹارچ پکڑے، پھولتے تنفس اور تیز قدموں سے آگے بڑھتی وہ اس گھنے خوفناک جنگل سے نکلنے کا راستہ تلاش کر رہی تھی۔ گھنے جنگل میں پھیلتا دھواں اور دور سے آتی بھیڑیوں کی آواز نے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو ناکارہ بنا دیا تھا۔ ماؤف ہوتے ذہن کے ساتھ وہ آگے بڑھ کر جھاڑیوں کو ہٹاتے ہوئے ایک بار پھر وہیں آ کھڑی ہوئی جہاں سے چلنا شروع کیا تھا۔

"اُف میرے خدا!! یہ جنگل تو ختم ہی نہیں ہوتا۔"

بے بسی اور خوف کے ملے جلے تاثرات لیے اس نے ٹارچ کی روشنی ارد گرد دوڑائی کہ اچانک عقب سے آتی اپنے نام کی پکار پر وہ یکدم اچھل پڑی۔ ایک فلک شگاف چیخ اس کے حلق سے نکلتی اس خوفناک جنگل کی فضاء میں گونج اٹھی تھی۔ ہاتھ میں پکڑا ٹارچ اچھلنے کے باعث دور جا گرا تھا۔ جبکہ وہ۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اندھیری سرد رات اور اس گھنے جنگل میں ارد گرد سے بیگانہ کھڑی وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔ جو بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا، چہرے پر پراسرار مسکراہٹ سجائے، اپنی آگ رنگ آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کک۔۔ کون ہو تم؟"

اس نے ڈرتے ہوئے پوچھا ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اسے چھونا چاہا مگر پلک جھپکنے کی دیر تھی کہ یکدم وہ غائب۔۔۔

"یہ۔۔۔ یہ کہاں گیا؟"

اس اندھیرے جنگل میں پھیلتے دھوئیں کو پریشانی اور خوفزدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ بڑبڑائی کہ تبھی قریب سے آتی بھیڑیے کی آواز نے اس کی بچی کچی ہمت بھی مفقود کر دی۔

"یااللہ" !!

بے اختیار اس کے منہ سے نکلا۔ قریب تر ہوتی بھیڑیے کی آواز نے جسم کا سارا خون خشک کر دیا تھا۔ وہ ڈرتے ڈرتے پیچھے مڑی ہی تھی کہ تیزی سے چھلانگ لگاتا وہ اس سے پہلے اسے اپنا شکار بناتا کوئی تیزی سے ان کے درمیان آیا تھا۔

"آااہ" !!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ چیختے ہوئے اُٹھ بیٹھی۔ مری کی سرد راتوں میں بھی اس کے چہرے پر پسینے کے قطرے چمک رہے تھے۔ تنفس تیزی سے چل رہا تھا۔ نیم اندھیرے کمرے میں وہ اس وقت اپنے بیڈ پر موجود خوف سے بُری طرح کانپ رہی تھی۔

"یہ کیسا بھیانک خواب تھا۔"

اس نے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پسینے کو صاف کیا پھر خود پر سے کمبل ہٹاتی بیڈ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ دور مسجدوں سے فجر کی اذان کی آوازیں آرہی تھیں۔

ساری سوچوں کو جھٹکتے ہوئے اس نے آگے بڑھ کر نائٹ بلب بند کیا ساتھ ہی کمرے کی باقی لائٹس جلائیں اور وضو کرنے کمرے میں موجود باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ جبکہ وہ وہیں بیڈ کے قریب رکھی کرسی پر بیٹھا اپنی آگ رنگ آنکھوں سے باتھ روم کے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے اس کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

نماز کے بعد وہ اپنے کمرے سے نکل کر لکڑی کی سیڑھیاں اُترتی نیچے آئی جہاں لیونگ روم کے ساتھ ہی چھوٹا سا کچن بنا تھا اور اس وقت اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

"لگتا ہے ماما اُٹھی نہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

خود سے کہتے ہوئے وہ آگے بڑھی اور لائٹ آن کی جس کے ساتھ ہی پورے لیونگ روم میں روشنی چھا گئی۔ اس نے نظریں گھما کر چاروں طرف دیکھا۔

یہاں آئے آج انہیں دوسرا دن تھا۔ جبکہ زندگی کے اٹھارہ سال کراچی میں گزارتے ہوئے اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اپنے باپ عامر گردیزی کے انتقال کے بعد اسے سب کچھ چھوڑ کر مری آنا پڑے گا جہاں وہ ہمیشہ سردیوں میں اسکول کی چھٹیاں گزارنے آتی تھی۔

"کیا ہوا خاطرہ ایسے کیوں کھڑی ہو؟"

مشہد کی آواز پر اس نے چونک کر ماں کی طرف دیکھا جو سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔

"کچھ نہیں بس ویسے ہی۔"

اس نے ٹالنا چاہا۔ باپ کا ذکر کر کے وہ صبح ہی صبح ماں کو اداس نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"اچھا تو تم آتش دان جلا دو بہت سردی ہو رہی ہے مجھ سے برداشت نہیں ہو رہی۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مشہد کہتی ہوئی کچن کی طرف بڑھ گئی۔ جبکہ صوفے پر بیٹھتی خاطرہ ان کی بات پر رک کر انہیں دیکھنے لگی۔ جوان گزرے پانچ ماہ میں کافی کمزور ہو گئی تھیں۔ اوپر سے کراچی جیسے شہر میں رہنے والے لوگوں کو بھلا مری کی ٹھنڈ کہاں برداشت ہوتی۔

"کیا ہوا مصری حسینہ یہاں آئے دو دن نہیں گزرے اور ابھی سے برداشت جواب دے گئی حالانکہ اب پوری زندگی یہاں گزارنی ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

دیوار میں بنے آتش دان کی طرف بڑھتے ہوئے وہ شرارت سے بولی ساتھ ہی چہرہ موڑ کر ماں کی طرف دیکھا جو ناشتہ بنانے میں مصروف ہو چکی تھیں۔

مشہد کا تعلق مصر سے تھا جبکہ عامر پاکستان سے مگر اکثر اپنی جاب کے باعث عامر کا پاکستان سے باہر آنا جانا رہتا تھا۔ان کی ایک دوسرے سے ملاقات بھی امریکہ میں ہوئی تھی۔ جس کے بعد دوستی اور دوستی محبت میں بدلی تو دونوں نے شادی کا فیصلہ کر لیا۔گھر والوں کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔اس لیے عامر سے شادی کے بعد مشہد پاکستان چلی آئی تھی۔ چند ماہ ساس سسر کے ساتھ مری میں گزارنے کے بعد وہ کراچی چلے گئے تھے۔ جہاں عامر کرائے کے فلیٹ میں رہتا تھا۔

خاطرہ کی پیدائش بھی کراچی میں ہی ہوئی تھی مگر اپنا سارا بچپن وہاں گزار کر اب اٹھارہ سال بعد جب عامر گردیزی کار وڈ ایکسیڈنٹ میں انتقال ہوا تو مشہد کی عدت پوری ہوتے ہی وہ فضول اخراجات سے بچنے کی خاطر دو کمروں کے کرائے کے فلیٹ کے ساتھ ساتھ کراچی کو چھوڑ کر مری میں اپنے دادا کے گھر چلی آئی تھی۔ جو دادا دادی کے انتقال کے بعد آٹھ سال سے ملازم کے رحم و کرم پر پڑا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

"تم نے پڑھائی کا کیا سوچا ہے؟"

Posted on Kitab Nagri

ڈائننگ ٹیبل پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھی وہ ناشتہ کرنے میں مصروف تھیں جب مشہد نے اس سے پوچھا۔

"میں اب پڑھنا نہیں چاہتی اب بس جاب کرنی ہے۔"

خاطرہ اپنی پلیٹ پر سر جھکائے دھیرے سے بولی۔اچھے سے جانتی تھی مشہد کبھی اس بات پر راضی نہیں ہوں گی۔

"دماغ خراب ہے تمہارا؟ تمہیں لگتا ہے بس اے لیول کے بیس پر تمہیں کوئی اچھی جاب ملے گی؟"وہ اسے گھورتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"تو آپ بتائیں کیا صرف آپ کے جاب کرنے پر گھر کا خرچہ چل جائے گا اور میری یونیورسٹی کی فیس وغیرہ بھی؟ جبکہ یہاں کے ملازم کو بھی ہم نے فارغ کر دیا فضول خرچی سے بچنے کیلئے۔"

"فضول خرچی سے بچنے کیلئے نہیں بلکہ اپنی اور تمہاری حفاظت کیلئے اسے فارغ کیا ہے۔کیونکہ وہ غیر مرد تھا اور اب صرف ہم دو لوگ ہیں اور ویسے بھی کرائے کے گھر سے بھی جان چھوٹ گئی۔تو میں سب سنبال لونگی۔" مشہد سنجیدگی سے بولی جبکہ اس کی آخری بات پر خاطرہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"سنبال نہیں ماما سنبھال اتنے سال گزر گئے مگر آپ کی اردو ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئی۔"وہ ہنسی دباتے ہوئے بولی۔

"بات نہیں گھماؤ۔"مشہد نے اسے ٹوکا۔

Posted on Kitab Nagri

"ماما پلیز ابھی نہیں پاپا کے بعد اب میرا کچھ کرنے کو دل نہیں چاہ رہا۔" ایک دم کھانا چھوڑتی وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔ مشہد نے خاموشی سے اس کی نم ہوتی آنکھوں کو دیکھا۔ پھر گلا کھنکھار کر گویا ہوئی۔

"ٹھیک ہے ابھی پڑھنا نہیں چاہتی مت پڑھو مگر جاب کا خیال بھی دماغ سے نکال دینا۔" اتنا کہہ کر وہ برتن سمیٹنے لگیں۔

خاطرہ نفی میں سر ہلاتی سیڑھیوں کی جانب بڑھی کہ مشہد کی آواز پر رک کر انہیں دیکھنے لگی۔

"تم آج گروسری سٹور جا کر کچھ شاپنگ کر آؤ۔ ایسا کرنا مہینے بھر کا سامان لے آنا۔"

"ٹھیک ہے میں چلی جاتی ہوں۔ کمرے سے اپنا کوٹ لے آؤں۔" وہ اثبات میں سر ہلا کر کہتی اپنا کوٹ لینے اوپر کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ جبکہ مشہد ناشتے کے برتن دھونے لگی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

مری کی فلک بوس پہاڑیاں اور ان پہاڑیوں کے سینے سے بہتے جھرنوں کی آوازیں وہاں موجود ہر شخص کو سکون بخش رہی تھی ہر سو سبزہ ہی سبزہ پھیلا ہوا تھا۔ ایسے میں وہ بلیک کوٹ اور سر پر لال اسکارف پہننے، ہاتھوں میں شاپر بیگز تھامے اپنی ہی دھن میں مگن سڑک پر آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ جب گاڑی کے تیز ہارن کی آواز پر چونک کر اچھلی۔ ہاتھ میں پکڑے شاپر بیگز چھوٹ کر زمین بوس ہو چکے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

"اف!! یہ کیا ہو گیا۔"

غصّے سے اپنے سامنے موجود کار میں بیٹھے شخص کو دیکھ کر وہ نیچے جھکی اور شاپر بیگز اُٹھانے لگی جب وہ کار سے باہر نکل کر گاڑی کا دروازہ بند کرتا اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

"مس خطرہ!! میری ہی گاڑی ملی تھی سامنے آکر خود کشی کیلئے؟"

اس سوال پہ ماتھے پر بل ڈالے خاطرہ نے چہرہ اُٹھا کر اسے دیکھا جو وائٹ پینٹ شرٹ پر بلیک کوٹ پہنے آنکھوں پہ سن گلاسز لگائے اس کے سر پر کھڑا تھا۔

"او ہیلو!! اول تو یہ کے میرا نام "خاطرہ" ہے نہ کے "خطرہ" اور دوسرا میں کوئی خود کشی نہیں کر رہی تھی بلکہ آپ مجھے اپنی گاڑی کے نیچے کچلنے والے تھے۔" وہ اس کے مقابل کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔

"اول تو خود گاڑی کے سامنے آکر مجھے بھی کورٹ جانے کیلئے دیر کروا رہی ہیں دوسرا اوپر سے کہہ رہی ہیں میں آپ کو اپنی گاڑی سے کچلنے والا تھا آر یو میڈ مس خاطرہ؟"

آنکھوں سے گلاسز اُتارتے ہوئے وہ بھی اسی کے انداز میں بولا۔ جبکہ اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے خاطرہ مبہوت سی ہو کر ان سمندر جیسی نیلی آنکھوں کو دیکھنے لگی تھی کہ ایک دم چونکی۔

"ایک منٹ!! آپ کو کیسے پتہ میرا نام خاطرہ ہے؟"

"کیا!! دماغ تو ٹھیک ہے آپ کا؟" اس نے حیرت سے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا جو ناک پھلائے اپنی سیاہ آنکھوں سے اسے مشکوک انداز میں دیکھ رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"ابھی آپ نے ہی بتایا میرا نام "خطرہ" نہیں "خاطرہ" ہے۔ حالانکہ اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کیلئے بھی خطرہ بنی ہوئی ہیں۔" ایک ابرو اُٹھا کر کہتے ہوئے اس نے یوں کار کے سامنے آجانے پر چوٹ کی۔

"میں نہیں آپ خطرہ بنے پھر رہے ہیں سڑک پر چلنے والے لوگوں کیلئے مسٹر لائر (جھوٹا) صاحب" !!

اب کے خاطرہ نے بھی اس کے مخصوص وکیلوں والے حلیے کو ایک نظر دیکھتے ہوئے چوٹ کی اور شاپر بیگز کو مضبوطی سے پکڑ کر اس کے سائڈ سے نکلتی چلی گئی۔ جبکہ وہ مسکرا کر اس کی پشت کو دیکھتا مڑا ہی تھا کہ نیلی سمندر جیسی آنکھوں کی جگہ لال انگارا آنکھوں نے لے لی۔

۔*********۔

"ماما یہ دیکھ لیں میں سامان لے آئی ہوں۔" گھر میں داخل ہو کر اس نے شاپر بیگز ڈائننگ ٹیبل پر رکھے ساتھ ہی مشہد کو آواز لگائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کتنی دیر لگا دی تم نے آنے میں، میں تو پریشان ہی ہو گئی تھی۔"

اپنے سنہرے بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکلی۔ بھوری آنکھوں اور لہجے میں فکر واضح تھی۔

"اوہو!! پریشان ہونے والی کیا بات ہے۔ کونسا پہلی دفعہ ہم یہاں آئے ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

اسکارف اور کوٹ اُتار کر صوفے پر رکھتے ہوئے وہ کچن کی طرف بڑھی اور فریج سے پانی کی بوتل نکال کر پینے لگی۔

"بیٹا جن مکان کی چھت نہ ہو وہاں چوروں کے آنے کا خطرہ ہی رہتا ہے۔ پہلے تم اپنے بابا کے ساتھ جاتی تھیں اور آج اکیلے۔"

دھیمے لہجے میں کہتے ہوئے انہوں نے بیٹی کی طرف دیکھا جس کی گلابی رنگت اور تیکھے نین نقوش تو ماں سے مشابہت رکھتے تھے مگر بال اور آنکھیں اس کے پاپا پر تھے "سیاہ"

خاطرہ پانی کی بوتل واپس فریج میں رکھ کر وہ مشہد کے پاس چلی آئی۔

"پیاری ماما آپ کی فکر ٹھیک ہے مگر اللہ کا سہارا ہے نا ہمارے ساتھ اور اللہ اپنے بندوں کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا۔"

ماں کے کندھے پر ٹھوڑی رکھ کر وہ پیار سے بولی۔ مشہد نے بھی نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چلو اب کچن سے باہر نکلو میں زرا کھانے کی تیاری کر لوں۔"

"اوکے۔"

مشہد کے گال پر بوسہ دیتی وہ پیچھے ہٹی اور کچن سے باہر نکل کر لیونگ روم کے صوفے پر رکھا اپنا کوٹ اور اسکارف اُٹھا کر لکڑی کی سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔ جبکہ وہ وہیں صوفے پر بیٹھا اپنی آگ رنگ آنکھوں میں پُراسرار چمک اور ہونٹوں پر تبسم لیے بڑبڑایا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"دیوونتم" !!

۔*********۔

آسمان پر چھائے سرمی بادل اور ہلکی پھلکی بارش میں مری کا موسم جہاں خوشگوار لگ رہا تھا وہیں ذوالفقار پیلس میں پراسرار سا سماں تھا۔اندھیرے کمرے میں وہ ایزی چیئر پر بیٹھا اپنی سمندر جیسی نیلی آنکھوں سے آتش دان میں اُٹھتے شعلوں کو دیکھ رہا تھا کہ تبھی اس کے عقب سے ایک نسوانی آواز ابھری۔

"غازی میرے بچے تم کب آئے ؟"

سیاہ لباس میں ملبوس،اپنے سیاہ گھنے بالوں کا جوڑا بنائیں وہ اس کے سامنے آئیں۔ان کی سمندر جیسی نیلی آنکھوں میں اپنے بیٹے کیلئے محبت صاف واضح تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ کیوں آیا تھا یہاں ؟"

جتنے نرم لہجے میں رباب نے اسے مخاطب کیا تھا اتنی ہی گرجدار آواز میں اس نے پوچھا تھا کہ ذوالفقار پیلس کے درودیوار بھی اس کی دھاڑ سے گونج اُٹھے تھے۔

"غازی تمہارے دادا کی طبیعت خراب ہے بیٹا آرام سے اور وہ بابا سے ملنے ہی آیا تھا۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ اسے پیار سے سمجھانے لگیں۔ جس کی آنکھیں اب لال انگارا ہو رہی تھیں۔

"آئندہ وہ مجھے ذوالفقار پیلس تو کیا مری میں بھی نظر نہ آئے ورنہ اس بار کوئی اسے نہیں بچا پائے گا۔" وہ دانت پیستے ہوئے غرایا۔

"غازی!!" اب کے رباب کی آواز میں بھی سختی در آئی۔

غازان سر جھٹکتا چیئر سے اُٹھا اور اپنا کوٹ اُتارنے لگا۔ وہ ابھی بھی اپنے وکیلوں والے حلیے میں ہی تھا۔

"مجھے کورٹ جاتے وقت ہی محسوس ہو گیا تھا کہ وہ مری میں ہے۔"

"غازی یہ گھر اس کا۔۔۔"

وہ بول ہی رہی تھیں کہ ایک دم رکیں ساتھ ہی نظروں کا رخ دروازے کی جانب کیا۔ جو خود بخود کھلتا چلا گیا تھا۔

"تم!!" غازان کے ماتھے پر بل پڑے۔

"میں آپ سے ملنے ہی آ رہی تھی پر آپ لوگوں کی باتیں کرنے کی آوازیں سن کر باہر رک گئی۔"

ریڈ گاؤن میں ملبوس قانتا کہتی ہوئی اندر آئی۔ وہ عام سے نقوش کی حامل لڑکی تھی جس نے اپنے چہرے کو میک اپ کی تہ میں چھپا رکھا تھا۔

"ہماری باتوں کی آوازوں پر باہر رک گئی یا باتیں سننے کیلئے باہر رک گئیں۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ اسی طرح ماتھے پر بل ڈالے سختی سے پوچھ رہا تھا جبکہ قانتا اس کی بات کو نظرانداز کرتی رباب کے پاس جا کھڑی ہوئی۔

"کیا حال ہیں میڈم حسینہ!!"اپنی خالہ کے گلے میں بازو ڈال کر اس نے لاڈ سے پوچھا۔

رباب مسکرا دیں۔وہ واقعی کہیں سے بھی غازان کی ماں نہیں لگتی تھیں۔سرخ و سفید رنگت پر خوبصورت نین نقوش، سمندر جیسی نیلی آنکھیں اور اس پر ان کے کالے سیاہ لمبے بال جس کے باعث وہ ادھیڑ عمری میں بھی جوان ہی نظر آتی تھیں۔

"میں بالکل ٹھیک بچے۔تم کب آئیں؟"

"بس تبھی جب آپ نے میرے استقبال کیلئے دروازہ کھولا تھا۔"وہ آنکھوں میں شرارت لیے بولی۔

"اچھا چلو باہر چل کر باتیں کرتے ہیں۔"

رباب اس سے کہہ کر غازان کی جانب مڑیں جو بیزار نظر آرہا تھا۔انہوں نے مسکرا کر اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھاما اور آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا ہی تھا کہ وہ ایک دم ٹھہر گئیں۔نظروں کے سامنے غازان کسی لڑکی کے ساتھ کھڑا نظر آیا تھا۔

"میں تم سے بعد میں بات کروں گی۔"

وہ پیچھے ہوتے ہوئے بولیں۔آنکھوں میں سرد مہری در آئی تھی۔جسے غازان بڑے آرام سے نظرانداز کر گیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

رباب قانتا کو اپنے ہمراہ لیے کمرے سے باہر نکل گئیں۔جبکہ وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا جہاں سے وہ چھوٹی چھوٹی اینٹوں سے بنا خوبصورت سا گھر صاف دکھائی دے رہا تھا۔وہ ایک چھلاوے کی طرح کھڑکی سے باہر نکلا اور بائیں جانب موجود درختوں سے گزرتے ہوئے اس ایک درخت پر جا بیٹھا جہاں سے اس گھر کے اندر کا منظر واضح دکھائی دے رہا تھا۔

"تو میڈم آرام فرما رہی ہیں۔"

غازان کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا۔کمرے سے چھلکتی بلب کی روشنی میں وہ اپنے بیڈ پر نیم دراز ٹی وی دیکھنے میں مگن تھی۔

۔*********۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فجر کے بعد سے ہی ہلکی پھلکی بارش کا سلسلہ بند ہو چکا تھا۔جسے دیکھتے ہی خاطرہ ناشتے کے بعد مشہد سے اجازت لے کر چہل قدمی کیلئے گھر سے باہر نکل آئی تھی اور اب بلیک کوٹ اور ریڈ اسکارف میں ملبوس،مری کی دلکش وادیوں کو دیکھتے ہوئے گیلی سڑک پر آگے بڑھتی جا رہی تھی جب اس کی نظر سڑک کے بائیں جانب موجود محل نما گھر پر پڑی۔

Posted on Kitab Nagri

"یہ گھر تو۔۔۔"

اس نے آگے بڑھ کر مین گیٹ پر نصب تختی کو دیکھا جس پر ذوالفقار پیلس لکھا تھا۔

"یہ گھر تو مسٹر آفندی کا تھا یہ کب سے ذوالفقار پیلس میں بدل گیا۔" وہ بڑبڑائی۔

آواز اتنی اونچی تھی کہ اس کے پیچھے چلتے غازان نے باآسانی سن لی۔

"تقریباً ایک سال پہلے۔"

عقب سے آتی آواز پر وہ چونکی۔مڑ کر دیکھا تو غازان ٹریک سوٹ پہنے، سینے پر بازو باندھے کھڑا سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"ایک سال؟" خاطرہ نے دھرایا۔

"ہاں!! تقریباً ایک سال ہونے والا ہے۔مسٹر آفندی کو یہ گھر بیچے ہوئے اور ہمیں یہاں رہتے ہوئے۔" اس کے چہرے کے اُتار چڑھاؤ کو بغور دیکھتے ہوئے اس نے بتایا۔

"ویسے مس خطرہ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کیسے جانتی ہیں یہاں مسٹر آفندی اور ان کی فیملی رہتے تھے؟" غازان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔جس کے ماتھے پر "خطرہ" سنتے ہی بل پڑ گئے تھے۔

"مائنڈ یو!! اول تو میرا نام خطرہ نہیں خاطرہ ہے اور دوسری بات میں آپ کو جواب دینا ضروری نہیں سمجھتی مسٹر۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"غازان۔۔۔غازان ذوالفقار" !!

اس سے پہلے وہ ایک بار پھر اسے "لائر" جیسے لقب سے نوازتی خاطرہ کی بات کاٹتا وہ اپنا تعارف کرانے لگا۔

"جو بھی ہو اب خطرہ بولا ناتو واقعی خطرہ بن کر آپ پر نازل ہو جاؤ گی۔"

غصّے سے پیر پٹختی وہ اس کے سائڈ سے نکلتی چلی گئی۔غازان نے چمکتی آنکھوں سے اسے دور جاتے دیکھا پھر مڑ کر خود بھی ذوالفقار پیلس کے اندر چلا گیا۔

۔*********۔

"تو میرا پوتا آگیا۔"

دادا ذوالفقار نے اسے کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر کہا۔جو اپنی خالہ زاد قانتا اور چچازاد میکال کو ان کے کمرے میں بیٹھا دیکھ کر ایک دم سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"کیسی طبیعت ہے دادا؟" انکے بیڈ کے قریب جاتے ہوئے اس نے نرم لہجے میں ان کی خیریت دریافت کی۔

"اب بالکل ٹھیک ہوں۔تم بتاؤ کل سے کہاں غائب تھے؟"

Posted on Kitab Nagri

سفید شلوار قمیض میں ملبوس،اپنے پُر نور چہرے پر سجی لمبی سفید داڑھی پر ہاتھ پھیرتے وہ اس کے چہرے کے تاثرات کا بغور جائزہ لے رہے تھے۔

"آپ جانتے ہیں پھر کیوں پوچھ رہے ہیں؟"اس نے پلٹ کر سوال کیا۔ قانتا اور میکال خاموشی سے انہیں گفتگو کرتے دیکھ رہے تھے۔

"خیر میں پھر آؤں گا ابھی مجھے ضروری کام سے جانا ہے۔"سنجیدگی سے کہتا وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی باہر نکل گیا۔ اس کے جاتے ہی میکال دادا ذوالفقار کو دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔

"تو اسے پتا چل گیا وہ آیا تھا؟"

"اُس کے آنے کی خبر کسی کو ہو نہ ہو اسے لازمی ہو جاتی ہے۔"وہ جتاتے ہوئے بولے۔ جس پر میکال اپنا سر کھجا کر رہ گیا۔

آخر کو وہ کیسے سوچ سکتا تھا غازان ذوالفقار کو اس بات کی خبر نہ ہوگی؟ اگر کوئی پرندہ بھی ذوالفقار پیلس میں پر مارے تو اسے خبر ہو جاتی تھی۔ تو پھر اپنے دشمن کی آمد کی خبر اسے کیسے نہ ہوتی۔

۔*********۔

Posted on Kitab Nagri

مشہد اپنے جاب انٹرویو کیلیئے جا چکی تھی اس لیے گھر کی صاف صفائی کے بعد خاطرہ اپنے کمرے میں چلی آئی تھی۔ تنہا گھر میں اسے نہ جانے کیوں عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔

"اف!! تھوڑی دیر کمر سیدھی کر لوں پھر دوپہر کے کھانے کی تیاری کروں گی۔"

خود سے بڑبڑاتی وہ بیڈ پر جا لیٹی ابھی آنکھیں بند کیے چند منٹ ہی گزرے تھے کہ ایک زوردار آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔

"یہ کیسی آواز ہے؟"

چہرہ موڑ کر دیکھا تو کمرے کا دروازہ کھلا پڑا تھا وہ ایک جھٹکے سے اُٹھ بیٹھی ساتھ ہی بیڈ سے اُتر کر دروازے کی جانب بڑھی۔

"میں نے تو دروازہ بند کیا تھا۔ یہ کیسے کھلا؟"

کمرے سے باہر نکل کر اس نے سیڑھیوں سے نیچے جھانکا۔ پورے لیونگ روم میں اندھیرا چھایا ہوا تھا جو اس بات کا ثبوت تھا کہ مشہد ابھی تک واپس نہیں لوٹی۔

"ماما تو ابھی تک نہیں آئیں پھر یہ۔۔۔اف شاید میرا وہم تھا۔"

سر پر ہاتھ مارتی وہ واپس کمرے میں آئی ساتھ ہی دروازے کو اچھے سے لاک لگا کر بیڈ پر جا لیٹی مگر اب جسمانی تھکن کے بجائے ذہنی تھکن سوار ہو چکی تھی۔ اس لیے کچھ دیر کروٹیں بدلتے رہنے کے بعد وہ تنگ آ کر بیڈ سے

Posted on Kitab Nagri

اُٹھی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔جبکہ وہیں بالکنی سے باہر درخت پر بیٹھے کوّے کی آگ رنگ آنکھیں چمک اُٹھی تھیں۔

۔*********۔

کمرے سے نکل کر وہ نیچے کچن میں چلی آئی تھی اور اب دوپہر کے کھانے کی تیاری میں لگی تھی جب باہر دروازے سے بیل بجنے کی آواز آئی۔اس نے کوفت سے دروازے کو دیکھا اگر مشہد ہوتی تو چابی ان کے پاس تھی وہ خود دروازہ کھول کر آجاتیں مگر اب نہ جانے کونسا بن بلایا مہمان آگیا تھا جو دروازے کی بیل مسلسل بجائے جارہا تھا۔جیسے اگلے نے دروازہ کھولنے چل کر نہیں اُڑ کر آنا ہے۔

"آئی بھئی صبر۔"

اس نے کچن سے ہی آواز لگائی پھر ہاتھ صاف کرتی دروازے کی جانب بڑھی۔

"جی کون؟"

دروازہ کھولا تو سامنے ہی ایک خوش شکل نوجوان کو کھڑا پایا۔

"جی میں آپ کا پڑوسی ہوں۔وہ اُس گھر سے۔"اس نے دائیں جانب موجود ایک گھر کی طرف اشارہ کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"جی ٹھیک ہے پھر؟" خاطرہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ کیا وہ بس یہ بتانے آیا تھا۔

"جی یہ میری امی نے بھیجا ہے دراصل آج کے دن ہم حلوہ بنا کر بانٹتے ہیں تو پڑوسی ہونے کے ناطے میں آپ کو بھی دینے چلا آیا۔"

اس نے کہتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی پلیٹ خاطرہ کی طرف بڑھائی۔ جسے اس نے جھجکتے ہوئے تھام لیا تھا۔

"شکریہ" !!

خاطرہ نے چہرے پر مسکراہٹ سجا کر کہا۔ جواباً وہ بھی مسکراہٹ اچھالتا وہاں سے چلا گیا۔ جبکہ خاطرہ دروازہ بند کرتی واپس کچن میں چلی آئی۔ ہاتھ میں پکڑی پلیٹ سلیب پر رکھ کر اس نے دیکھا تو سوجی کا حلوہ تھا۔

"فریج میں رکھ دیتی ہوں۔ ماما آئیں گی تو وہی دیکھیں گی کیا کرنا ہے۔"

سوچتے ہوئے اس نے پلیٹ اُٹھا کر فریج میں رکھ دی۔ گو کہ یہ کوئی نئی بات نہیں تھی کراچی میں بھی ہر تہوار کے موقع پر یا ویسے ہی عام دنوں میں بھی ایسے کھانے پینے کی چیزیں بنا کر بانٹی جاتی تھیں۔ مگر اس انجان جگہ میں آکر اسے سب کچھ عجیب لگ رہا تھا حالانکہ اس کیلئے مری اتنا انجان بھی نہیں تھا۔

۔*********۔

Posted on Kitab Nagri

غازان اپنے کمرے میں داخل ہوا تو رباب کو دیکھ کر ایک دم ٹھٹھک گیا۔ جو غالباً اُس کے ہی انتظار میں یہاں موجود تھیں۔

"آپ یہاں؟"

غازان ان کی موجودگی کی وجہ سے انجان نہیں تھا پر پھر بھی انجان بن کر سوال کر رہا تھا۔

"سیریئسلی غازان؟" انہوں نے حیرت سے اسے دیکھا۔ لیکن وہ خاموش رہا۔

"سچ میں تم۔۔۔ تم ایک انسان سے؟"

وہ شاکڈ تھیں بھلا یہ تربیت تو انہوں نے نہیں کی تھی۔ انہوں نے تو اسے انسانوں کے درمیان رہتے ہوئے انسانوں سے دور رہنا سکھایا تھا۔

"ماما میں اس معاملے میں بے بس ہوں اور اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔"

غازان کہتا ہوا کمرے میں موجود صوفے پر جا بیٹھا۔ وہ غصّے سے اس کی طرف مڑیں۔

"تم شاید بھول رہے ہو غازان۔"

"میں کچھ نہیں بھولا۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ بھی غصّے سے دھاڑ اُٹھا جس پر ذوالفقار پیلس کے در و دیوار بھی اس کی دھاڑ سے گونج اُٹھے تھے۔ باہر سے گزرتا میکال بھی ایک پل کیلئے چونکا مگر پھر سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔ غازان کے غصّے سے ہر کوئی واقف تھا۔ اتنا غصّہ اتنا جنون تو شاید باپ میں بھی کبھی نہیں رہا تھا جتنا بیٹے میں موجود تھا۔

"نہیں تم بھول رہے ہو کہ تم انسان نہیں بلکہ۔۔۔"

"ایک جن ہوں۔"

غازان نے رباب کی بات کاٹی۔ آنکھوں کا رنگ بدل کر لال انگارا ہو رہا تھا۔ جیسے شعلے بھڑک رہے ہوں۔

"ہاں اور اللہ نے جن و انس کے درمیان ایک حد قائم کی ہے جسے تم پار کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ ہم ان کے درمیان تو رہ سکتے ہیں مگر ان کے ساتھ نہیں۔"

اب کے رباب کے لہجے میں سختی کی جگہ نرمی نے لے لی تھی۔ آخر کو اکلوتی اولاد تھی اور پھر ماں چاہے جس بھی روپ میں ہو آخر کو ماں ہوتی ہے جو اپنی اولاد کو ہر سرد و گرم سے بچا کر رکھنا چاہتی ہے۔ وہ نہیں چاہتی تھیں غازان اُس لڑکی کی وجہ سے کسی مشکل میں پڑ جائے۔

"کچھ نہیں بھولا ہوں میں ماں۔ لیکن میں کیا کروں؟ میں وہ دن آج تک نہیں بھولا جب پہلی بار میں نے اسے کراچی میں اپنے روبرو دیکھا تھا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

سر صوفے سے ٹکائے بے بسی سے کہتا وہ آنکھیں بند کر گیا۔ جبکہ رباب ساکت کھڑی اسے دیکھ رہی تھیں۔وہ کیا کہہ گیا تھا۔۔"کراچی"

۔*********۔

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Posted on Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

"یہ تم نے بنایا ہے؟"

مشہد نے پلیٹ میں موجود سوجی کے حلوے کو دیکھتے ہوئے خاطرہ سے پوچھا جو ڈائننگ ٹیبل پر کھانا لگا رہی تھی۔

"نہیں کوئی لڑکا دے کر گیا ہے کہہ رہا تھا پڑوسی ہے۔" وہ سرسری سے لہجے میں بولی۔

"اچھا ٹھیک ہے۔"

مشہد نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ ان باتوں کی وہ خود بھی عادی ہو چکی تھیں۔ انہوں نے چمچہ اُٹھایا اور تھوڑا سا چکھ کر دیکھا۔

"کافی اچھا بنایا ہے۔ تمہاری دادی بھی ایسے ہی حلوہ بنایا کرتی تھیں جب وہ ہم سے ملنے کراچی آتی تھیں تو اپنے ساتھ بنا کر لے آتی تھیں۔ تمہارے پاپا کو بہت پسند تھا نا۔" وہ کہتے ہوئے گزرے وقت کو یاد کرتیں اداسی سے مسکرائیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

خاطرہ نے خاموشی سے چاول پلیٹ میں نکال کر ان کے سامنے رکھے۔ کبھی کبھی تسلی، دلاسے کیلئے انسان کے پاس الفاظ کم پڑ جاتے اور اس وقت سب سے بہتر راستہ "خاموشی" ہی ہوتا ہے۔

"آپ کے انٹرویو کا کیا بنا؟ ویسے میں بتاتی ہوں واپسی پر آپ جتنی خوش تھیں اس سے تو یہ ہی لگ رہا ہے کہ جاب مل گئی۔" خاطرہ ان کے سامنے رکھی چیئر پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

Posted on Kitab Nagri

" بالکل ٹھیک لگ رہا ہے۔مجھے اسکول میں انگلش لیکچرر کی جاب مل گئی ہے۔اولیولز کے بچوں کو پڑھانا ہے اور سیلری بھی اچھی ہے۔" وہ مسکرا کر بولیں۔خوشی ان کے انداز سے ہی جھلک رہی تھی۔

" چلیں اچھا ہے۔میں بھی سوچ رہی تھی کوئی آن لائن جاب کرلوں۔"

خاطرہ کی بات پر مشہد کی مسکراہٹ ایک دم سمٹی۔منہ تک جاتا نوالہ ہوا میں ہی رہ گیا تھا۔انہوں نے گھور کر اسے دیکھا۔

"تم بس پڑھائی کا سوچو فضول باتوں کو دماغ سے نکال دو ویسے بھی پیسوں کی کمی نہیں۔تمہارے پاپا کافی پیسہ بینک میں چھوڑ کر گئے ہیں پھر اب میں بھی جاب کروں گی اور گھر کے رینٹ کا بھی اب کوئی مسئلہ نہیں تو بہتر ہے بس پڑھائی کے بارے میں سوچو اس کے بعد جہاں جاب کرنا ہو کرلینا سمجھی ؟"

" سمجھی نہیں سمجھی۔" وہ منہ کر بولی۔

" زیادہ میری اماں بننے کی کوشش مت کرو۔"

اسے ڈپٹ کر وہ واپس اپنی پلیٹ پر جھک گئیں جبکہ خاطرہ منہ بنا کر چیئر سے اُٹھی کہ اچانک سر چکرانے لگا۔اس نے فوراً ہاتھ بڑھا کر ٹیبل کو تھاما۔

"کیا ہوا؟" مشہد متفکر سی ہو اُٹھیں۔

"کچھ نہیں میں ٹھیک ہوں آپ کھانا کھائیں۔"

Posted on Kitab Nagri

انہیں بیٹھے رہنے کا اشارہ کرتی وہ چکراتے سر کے ساتھ کچن کی طرف بڑھنے لگی تھی جب کسی خیال کے تحت اس نے مڑ کر حلوے کی طرف دیکھا جسے آدھے سے زیادہ وہ کھا چکی تھی۔

"میں بھی نہ جانے کیا سوچ رہی ہوں۔ بھلا حلوے میں کیا ہو گا۔"

سر جھٹکتی وہ واپس کچن کی طرف بڑھ گئی۔

۔*********۔

کمرے میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔رباب خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھیں۔ساری کہانی سننے کے بعد انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اسے کیسے منع کریں کہ اس لڑکی سے دور رہے مگر۔۔۔کچھ تو کرنا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں اُس سے دور نہیں رہوں گا ماما۔اس لیے اگر آپ نے اسے مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی یا اُسے نقصان پہنچایا تو میں خود کو ختم کر دوں گا۔" وہ جیسے ان کی سوچ پڑھ گیا تھا۔

رباب نے شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا۔شوہر کے بعد اپنی اکلوتی اولاد کو وہ کھو نہیں سکتی تھیں آخر کو اسی کا چہرہ دیکھ کر تو وہ جی رہی تھیں۔ورنہ زندگی نے دیا ہی کیا تھا۔بے لوث محبت کے بدلے بے وفائی۔

Posted on Kitab Nagri

"ٹھیک ٹھیک میں کچھ نہیں کروں گی مگر تم اُس سے دور رہو گے۔"

"میں نے کہا نا میں اس سے دور نہیں رہ سکتا۔" وہ دھاڑتا ہوا ایک دم صوفے سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ رباب ڈر کر ایک قدم پیچھے ہٹی تھیں۔

"تم۔۔۔ تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟ کہیں تم نے۔۔۔ تم نے اس پر اپنی مہر تو نہیں لگا دی؟"

وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگیں۔ مگر غازان کے چہرے پر کوئی افسوس، کوئی ملال نہیں تھا۔ بلکہ ضد تھی، جنون تھا، ملکیت کا نشہ تھا، سب کچھ پا لینے کی چاہ تھی۔

"اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ میں اُس سے دستبردار نہیں ہو سکتا۔"

کہنے کے ساتھ ہی وہ وہاں سے غائب ہو گیا جبکہ رباب کی چیخ و پکار پورے ذوالفقار پیلس میں گونج اُٹھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

کھانے کے بعد مشہد تھکن کے باعث اپنے کمرے میں آرام کرنے چلی گئی تھیں۔ جبکہ خاطرہ وہیں لیونگ روم میں رکھے صوفے پر بیٹھی اپنے موبائل میں مصروف تھی جب دروازے سے بیل بجنے کی آواز آئی۔

"شاید وہ لڑکا اپنی پلیٹ لینے آیا ہو۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ سوچتے ہوئے صوفے سے اُٹھی اور دروازے کی طرف بڑھی۔ ہاتھ بڑھا کر ابھی دروازہ کھولا ہی تھا کہ اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"آپ" !!

"جی میں ؟" غازان مسکرایا۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں اور یہ آپ کو کیسے پتہ میرا گھر ہے ؟"

خاطرہ نے اسے مشکوک انداز میں گھورا ساتھ ہی دروازہ بند کر کے گھر سے باہر نکل آئی تاکہ مشہد کی نیند نہ خراب ہو۔

"آپ نے تو بتایا تھا آج صبح۔ لگتا ہے بھول گئیں۔"

غازان اسے چمکتی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بولا۔ جو ریڈ ہائی نیک اور بلیک جینز پر گلے میں اسٹالر پہنے کھڑی اسے گھور رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں نے !! میں نے کب بتایا؟" وہ حیران ہوئی۔

"ارے آپ بھول گئیں۔ آپ تو اپنا نام بتا کر بھی بھول گئی تھیں۔" غازان نے اسے جتایا۔

خاطرہ الجھ کر اسے دیکھتی ذہن پر زور ڈالنے لگی جب غازان اس کا دھیان بٹانے کیلئے بول پڑا۔

"ویسے آپ کا گھر بہت پیارا ہے اندر نہیں بلائیں گی ؟"

Posted on Kitab Nagri

"میں بن بلائے مہمان کو گھر کے اندر نہیں بلاتی۔" وہ منہ بنا کر بولی۔

غازان دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ سارا غصّہ، ساری تھکن اسے سامنے دیکھ کر ہی ہوا ہو گئی تھی۔

"اچھا دیکھیں موسم کتنا پیارا ہو رہا ہے کہیں گھومنے چلتے ہیں۔"

"او بھائی ہیلو!! کیوں بلا وجہ فری ہو رہے ہو اور میں کیوں جاؤں آپ کے ساتھ؟" دونوں ہاتھ کمر پر رکھے اس نے گھورا۔

"استغفر اللّٰہ!! اتنا ہینڈسم بندہ آپ کو بھائی لگ رہا ہے توبہ یہ سننے سے پہلے میرے کان پھٹ کیوں نہیں گئے۔" غازان نے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگایا۔

"اُف!! خاصے چھچھورے ہیں آپ لائر۔۔۔"

"ایڈووکیٹ غازان ذوالفقار" !!

اس سے پہلے وہ پھر اسے لائر جیسے لقب سے نوازتی غازان اس کی بات کاٹتا جلدی سے بول اُٹھا۔

"جو بھی ہوں۔ یہاں کیوں آئے ہیں آپ؟"

"میں تو ہمسایوں کے حقوق نبھانے آیا تھا مگر آپ تو سیدھے منہ بات ہی نہیں کر رہیں۔" غازان نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"اب نبھا لیجیے نا حقوق جائیں مجھے اور بھی بہت کام ہیں۔" خاطرہ کہہ کر جانے لگی تھی جب غازان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔

"یہ آپ کی انگوٹھی ہے جو آپ میرے گھر کے سامنے چھوڑ آئی تھیں۔"

چند منٹ پہلے اس کے کمرے سے چوری کی ہوئی انگوٹھی غازان نے مسکراتے ہوئے اس کے سامنے کی۔

"یہ کب میں نے تو وضو کرتے وقت اُتار دی تھی۔" وہ الجھی ساتھ ہی شرمندگی بھی ہوئی۔ وہ اس کی انگوٹھی لوٹانے آیا تھا اور وہ کیا سوچ رہی تھی۔

"کیا ہوا آپ کی نہیں ہے؟"

"نہیں۔۔۔ میرا مطلب میری ہی ہے پر۔۔۔۔"

"پر کیا؟ آپ کی ہے تو لیں۔" غازان نے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ میں تھمائی۔

"چلیں چلتا ہوں پھر ملاقات ہو گی۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسے وہیں کشمکش میں کھڑا چھوڑ کر وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی واپس ہو لیا۔ خاطرہ نے الجھن بھری نظروں سے اپنے ہاتھ میں موجود انگوٹھی کو دیکھا نہ جانے آج اس کے ساتھ ہو کیا رہا تھا۔

"مجھے شاید آرام کی ضرورت ہے۔" خود سے بڑبڑاتی وہ واپس گھر کے اندر چلی گئی۔

Posted on Kitab Nagri

۔*********۔

رباب پریشان سی کمرے میں ادھر سے اُدھر ٹہل رہی تھیں۔ غازان کا انداز انہیں کسی خطرے کی علامت لگ رہا تھا۔ پر اسے روکنا بھی ناممکنات میں سے تھا۔ وہ یوں ہی سوچتی پریشانی سے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگیں جب قانتا اچانک وہاں نمودار ہوئی۔ اس کا یوں آنا رباب کو سخت ناگوار گزرا۔

"تم اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو؟"

"آپ کا اور غازان کا جھگڑا کیوں ہو رہا تھا ایسی کیا بات ہوئی ہے؟" وہ ان کی بات نظرانداز کرتے ہوئے بولی۔

"کچھ نہیں تمہیں پتہ تو ہے جب "وہ" آتا ہے تو غازان ایسے ہی بھڑک جاتا ہے۔"

رباب کہتے ہوئے سائڈ ٹیبل کی جانب بڑھیں اور وہاں رکھا لال مشروب اب گھونٹ گھونٹ اپنے اندر اُتار رہی تھیں۔

"تو پھر آپ اتنے غصّے میں کیوں چیخ رہی تھیں؟" قانتا جیسے مطمئن نہیں ہوئی تھی۔

"قانتا یہ ہم ماں بیٹے کے بیچ کی بات تھی۔ تم چھوڑو اسے اور مجھے بتاؤ میری بہن نازیہ کیسی ہے؟"

وہ اس کے پاس آ کے گال تھپتھپا کر بولیں پھر اسے لیے صوفے پر جا بیٹھیں۔

Posted on Kitab Nagri

"ماما بالکل ٹھیک ہیں اور وہ چاہتی ہیں آپ جلد از جلد ان کے داماد سے بات کریں۔" وہ تھوڑا شرماتے ہوئے بولی۔

رباب کے چہرے پر ایک دم سنجیدگی چھا گئی تھی۔اب وہ اسے کیا بتاتیں کہ ان کا بیٹا ایک انسان پر عاشق ہو گیا ہے اور اب وہ اس سے شادی نہیں کرے گا۔

"بیٹا تم فکر نہیں کرو میں جلد بات کروں گی۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولیں۔ذہن میں ایک جنگ سی چھڑ چکی تھی۔

"اور کتنا وقت خالہ ستائیس سال کا ہے وہ اور آپ ابھی بھی صرف بات کریں گی۔" قانتا نے الجھ کر انہیں دیکھا۔

غازان کی ضدی طبیعت کے باعث اسے ہمیشہ سے ڈر تھا کہیں وہ اپنی مرضی سے شادی نہ کر لے گو کہ وہ کوئی عاشق مزاج جن نہیں تھا جو ہر کسی پر فدا ہو جائے۔وہ جن ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سچا مسلمان بھی تھا جو خود کو اپنی محرم کیلئے محفوظ رکھتا تھا۔ مگر قانتا سے غازان ذوالفقار کا گریز اسے ہمیشہ ہی خوف کا شکار کر دیتا تھا۔

"میں نے کہا نا، تم فکر نہیں کرو میں تمہیں مایوس نہیں کروں گی۔" وہ اسے تسلی دینے لگیں جبکہ ذہن صرف ایک ہی بات پر اٹکا ہوا تھا۔

"اگر وہ نہیں مانا تو۔۔۔"

-********-

Posted on Kitab Nagri

اس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی مگر چہرے کو جھلسا دینے والی سورج کی کرنوں نے اس کی کوشش کو نام بنا دیا تھا۔ جسم جل رہا تھا جیسے کسی نے آگ کے قریب لا کھڑا کیا ہو اور آگ کی لپٹیں اسے چھونے کی کوشش کر رہی ہوں۔

گلے میں چبھن سی محسوس ہو رہی تھی جس کے ساتھ ہی پیاس کی شدت بڑھتی جا رہی تھی۔اس نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر ارد گرد دیکھنا چاہا مگر یہ کیا۔۔وہ تو کسی تپتے صحرا میں آ گری تھی۔

"میں۔۔۔میں یہاں کیسے؟"

اس نے خوف سے ارد گرد دیکھا۔دور دور تک ریت ہی ریت نظر آ رہی تھی۔

"میں ادھر کیسے آئی؟ میں تو گھر پر تھی؟"خوف بڑھتا جا رہا تھا جب ایک چنگھاڑتی ہوئی آواز اسے اپنے عقب سے سنائی دی۔

وہ ایک جھٹکے سے پیچھے مڑی جب چمگادڑ نما دیو قامت پروں والے خوفناک پرندے کو اپنے پیچھے آتے دیکھ اس نے سامنے دوڑ لگا دی۔

پیچھے مڑے بغیر وہ آگے بھاگتی جا رہی تھی۔ سانس بھی اب پھولنے لگی تھی جب کڑکتی دھوپ اور پیاس کی شدت سے نڈھال ہو کر وہ منہ کے بل تپتی ریت پر جا گری۔ آنکھیں بند ہونے لگی کہ تبھی اپنے گرد سخت گرفت محسوس ہوئی۔اس نے آنکھوں کو بمشکل کھولنے کی کوشش کی جب اس نے اپنے چہرے پر کسی کو جھکتا ہوا پایا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"چھوڑو مجھے۔۔۔"

وہ چیختے ہوئے اُٹھ بیٹھی۔ماتھے پر پسینے کے قطرے چمک رہے تھے۔اس نے ارد گرد دیکھا وہ اپنے کمرے میں ہی موجود تھی۔کمرے کی لائٹس بھی جل رہی تھیں اور دروازے کے سامنے مشہد کھڑی تھیں۔

"مغرب کے وقت سوتی رہو گی تو ایسے ہی ڈراؤنے خواب آئیں گے۔" وہ اس کے چیخنے پر طنز کرتے ہوئے بولیں۔

"سوری وہ میں بور ہو رہی تھی تو لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی تھی۔"

خاطرہ کہتی ہوئی اُٹھ کھڑی ہوئی اور سیدھا باتھ روم میں گھس گئی۔منہ ہاتھ دھو کر اس نے سامنے لگے آئینے میں خود کو دیکھا تو چونک اُٹھی۔

"یہ کیسے ہوا؟"

گردن پہ موجود سرخ نشان اسے ایک پل کیلئے ساکت کر گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

Posted on Kitab Nagri

نیم اندھیرے کمرے میں پھیلتا لال دھواں ماحول کو پر اسرار بنا رہا تھا۔ وہیں وہ ایک کونے میں کھڑی، آگ کے اوپر رکھی بڑی سی دیگچی میں چمچہ چلاتی ساتھ ساتھ کچھ پڑھتی جا رہی تھی جب "وہ" دروازہ کھول کر تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"کیا ہے؟ کیوں آئے ہو؟"

وہ ناگواری سے اسے دیکھتے ہوئے بولیں۔ جو آتے ہی سائڈ ٹیبل پر رکھے کیمیکلز کی بوتلیں اُٹھا اُٹھا کر دیکھ رہا تھا۔

"ماما زوجیل!! آپ کا دیا مشروب ختم ہو گیا مجھے اور چاہیئے۔"

وہ اپنی آگ رنگ آنکھوں سے انہیں سنجیدگی سے دیکھتا ہوا گویا ہوا۔

"پہلے بھی تم لے کر گئے تھے آخر کرنا کیا چاہ رہے ہو تم؟" زوجیل نے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا۔

"اپنے دشمن کو سبق سکھانا چاہتا ہوں اور کیا۔ بس آپ مجھے وہ مشروب دے دیں۔ میں اس وقت فضول بحث کے موڈ میں نہیں۔" وہ آنکھیں گھماتا ہوا بولا۔

"زوالقرنین!!" وہ دھاڑ اُٹھیں۔

"وہ بھائی ہے تمہارا دشمن نہیں۔"

"اوہ پلیز ماما!! یہ بھائی بھائی بہت کھیل لیا اب وقت آگیا ہے کہ یہ کھیل ختم کیا جائے۔"

Posted on Kitab Nagri

منہ بنا کر کہتا وہ دائیں ہاتھ پر بنے کیبنٹ کی طرف بڑھا۔کھول کر دیکھا تو سامنے ہی من چاہا مشروب رکھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں چمک اُٹھیں۔

ہاتھ بڑھا کر اس نے مشروب اُٹھایا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں سے غائب ہو گیا۔جبکہ زوجیل سر جھٹکتی ایک بار پھر اپنے سابقہ کام میں مشغول ہو چکی تھیں۔

۔*********۔

اُس کے کمرے میں اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔آج شاید جلدی سوگئی تھی ورنہ رات کے دو بجے سے پہلے وہ سویا نہیں کرتی تھی۔

غازان باہر ٹیرس میں کھڑا دور سے اس کے کمرے کو دیکھ رہا تھا۔دل تھا کہ وہاں جائے مگر دماغ تھا جو اسے روک رہا تھا۔آخر اس سے اتنی بڑی غلطی کیسے ہوگئی تھی۔اسے یہ نہیں بھولنا چاہیئے تھا کہ وہ جن ہے اور خاطرہ ایک انسان اس طرح دو مخلوق کا ملن ناممکن تھا۔مگر مشکل تو نہیں تھا اگر وہ خاطرہ کو اور اس کی ماں کو نہ بتائے تو۔۔۔؟

لیکن یہ دھوکے والی بات ہو جائے گی پھر اگر سچ بتائے گا تو بھی وہ اسے کھو دے گا اور خاطرہ کو وہ کھونا نہیں چاہتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"غازی؟"

میکال کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ غازان نے مڑ کر نہیں دیکھا اس کی پکار سے پہلے ہی وہ اس کی آمد سے واقف ہو چکا تھا۔

"تم گئے نہیں لندن ظہیر چاچو اور صبرینا چچی کے پاس؟"

غازان نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا جو اس کے برابر آ کھڑا ہوا تھا۔

"نہیں!! عدینہ (بہن) بھی پوچھ رہی تھی کب تک آؤں گا پر اب میرا جانے کا ارادہ نہیں۔" میکال آسمان پر نظر آتے تاروں کو دیکھتے ہوئے بولا۔

ظہیر ذوالفقار اور صبرینا ذوالفقار اپنی چھوٹی بیٹی عدینہ کے ساتھ ایک ماہ پہلے لندن شفٹ ہو چکے تھے۔ مقصد وہاں بزنس کی دنیا میں اپنا نام بنانا تھا۔ جوان کیلیۓ مشکل نہیں تھا۔ مگر میکال کا لندن جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اس لیئے بعد میں آنے کا بہانہ بنا کر وہ یہیں رک گیا تھا۔

"کیوں؟ تم نے تو کہا تھا بعد میں جاؤ گے اور اب تو ایک ماہ ہو گیا۔" غازان پوری طرح سے اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"یار بھائی میں یہیں رہنا چاہتا ہوں۔ تمہارے اور دادا ذوالفقار کے پاس مجھے لندن نہیں جانا۔" اس نے منہ بنایا۔

"تو پھر جھوٹ کیوں بولا تھا۔"

Posted on Kitab Nagri

"کیونکہ ماماایموشنل بلیک میل کرنے بیٹھ جاتیں اس لیے انہیں ٹالنے کیلئے بول دیا تھا۔"

وہ سر کھجاتا ہوا بولا۔غازان نے مسکرا کر اس کے سر پر ہاتھ مارا۔

"اف کتنا بھاری ہاتھ ہے۔"

"ایک اور ماروں۔"

"نہیں نہیں۔"میکال نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔

"اچھا ایک بات تو بتاؤ تمہارا بڑی ماں سے کیوں جھگڑا ہوا ہے؟"میکال اب اصل بات پر آیا تھا۔

"کچھ خاص نہیں بس ویسے ہی؟"غازان ایک دم سنجیدہ ہوا۔

"تم جھوٹ نہیں بول سکتے یہ کام بس مجھے جچتا ہے۔"

اس نے کہتے ہوئے فخریہ انداز میں کالر جھاڑے۔غازان خاموش رہا۔ایک بار پھر اس کی سوچوں کا محور خاطرہ کی جانب ہوا تھا۔

"باس کہیں کسی جنی کا چکر تو نہیں؟کہیں تم قانتا کے ساتھ بے وفائی کا تو نہیں سوچ رہے۔"

میکال تو مزاحیہ انداز میں بولا مگر قانتا کا ذکر اور لفظ بے وفائی نے غازان کو بھڑکنے پر مجبور کر دیا۔

"دماغ درست ہے تمہارا کیا بکواس کر رہے ہو۔"

Posted on Kitab Nagri

اس کی دھاڑ سے ذوالفقار پیلس کی در و دیوار تک ہل کے رہ گئی۔ آنکھوں میں بھی سرخی اُتر آئی تھی جس پر میکال کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔ اس لیے ایک بھی پل مزید ضائع کیے بغیر وہ فوراً وہاں سے غائب ہوا۔

۔*********۔

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

whatsapp _ 0335 7500595

صبح ہوتے ہی مشہد ناشتے کے بعد تیار ہو کر اسکول کیلیئے نکل چکی تھی جبکہ خاطرہ گھر کی صاف صفائی میں لگ گئی تھی۔ کیونکہ فی الوقت اس کے پاس اپنی مصروفیات کیلیئے اور کچھ تھا بھی نہیں۔ جلدی جلدی ہاتھ چلاتی وہ گھر کو سمیٹنے میں لگی تھی جب دروازے کی بیل بجی۔

"کہیں آج پھر تو نہیں آ گئے؟"

اسے غازان کا خیال آیا مگر پھر سر جھٹکتی دروازے کی طرف بڑھی۔ ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا تو سامنے وہی حلوے والا شخص کھڑا تھا۔

"آآ۔۔۔آپ" !!

"جی وہ پلیٹ لینے آیا تھا۔" وہ اس کی جھجک محسوس کرتا وضاحت دینے لگا۔

"اوہ ہاں!! ہاں ابھی لائی۔"

خاطرہ جلدی سے دروازہ بند کر کے کچن کی جانب مڑی اور سلیب پر رکھی پلیٹ اُٹھا کر واپس دروازے پر آئی۔

"یہ لیں آپ کی پلیٹ، کافی اچھا بنا تھا حلوہ۔"

اس کی بات پر سامنے کھڑے شخص کی بھوری آنکھوں میں چمک سی ابھری۔

"واقعی آپ کو پسند آیا؟"

Posted on Kitab Nagri

"جی اپنی امی کو میرا شکریہ کہیے گا۔" وہ مسکرا کر بولی۔

"جی ضرور، ویسے کیا میں آپ کا نام جان سکتا ہوں؟"

اب کے خاطرہ کی مسکراہٹ سمٹی۔ وہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔

"وہ دراصل پھر امی کو کیسے بتاؤ گا کہ کن محترمہ نے ان کے حلوے کی تعریف کی ہے اور شکریہ بھی کہا ہے۔ اس لیے آپ کا نام پوچھا۔ اب تو ویسے بھی ہم پڑوسی ہیں آنا جانا تو لگا رہے گا۔" وہ لہجے میں شرارت لیے وضاحت کرنے لگا۔ خاطرہ دھیرے سے مسکرا دی۔ اس کی مسکراہٹ دیکھ کر وہ مزید ہمت کرتا اپنا تعارف کرانے لگا۔

"ویسے میرا نام رہبان مرزا ہے۔ پچیس سال عمر ہے اور ایک کمپنی میں سافٹ وئیر انجینئر ہوں۔"

"اور میرا نام خاطرہ گردیزی ہے۔ اے لیول کیا ہے اور فی الوقت فارغ ہوں"

اسے سر سے ٹالنے کیلئے ناچار خاطرہ کو بھی بتانا پڑا۔ مگر چونکہ لڑکیاں عمر نہیں بتاتیں اس لیے وہ بھی چھپا گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نائس!!" رہبان ہنسا۔

"خیر اچھا لگا آپ سے مل کر پھر ملاقات ہو گی۔"

مسکرا کر کہتا وہ پلیٹ ہاتھ میں لیے اپنے گھر کی جانب بڑھ گیا۔ جبکہ خاطرہ لب کاٹتی اس کی پشت کو گھورے جا رہی تھی۔

"اف!! میرا دماغ خراب ہو گیا ہے میں کل سے کچھ زیادہ ہی سوچے جا رہی ہوں۔"

Posted on Kitab Nagri

خود سے بڑبڑاتی وہ دروازہ بند کر کے واپس اپنے کام میں لگ گئی۔ابھی اسے دوپہر کے کھانے کی بھی تیاری کرنی تھی۔

۔*********۔

"کیاہوا رباب بیٹا؟ کل سے پریشان لگ رہی ہو۔"

رباب اس وقت داداذوالفقار کے کمرے میں تھیں جب انہوں نے پریشان دیکھ کر پوچھا۔

"کچھ نہیں بابابس غازان کی فکر ہے۔"

رباب چہرے پر جبراً مسکراہٹ سجا کر بولیں۔اب وہ داداذوالفقار کو کیا بتاتیں کہ ان کا پوتا ایک انسان کی چاہ میں عاشق بنا پھر رہا ہے۔

"تم اس کی فکر چھوڑ دو۔غازان اب سمجھدار ہو گیا ہے ہمارے خاندان کا سب سے لائق بچہ ہے۔"

وہ اپنے خوبرو پوتے کو سوچتے ہوئے فخر سے بولے۔رباب نے آنکھیں گھمائیں۔

"ابھی انہیں پتہ چل جائے ان کا لائق فائق پوتا کتنی سمجھداری کا کام کر رہا ہے تو دنیا سے کوچ کر جائیں گے۔"وہ سوچ کے رہ گئیں۔

Posted on Kitab Nagri

"اب کیا سوچ رہی ہو؟"

"کچھ نہیں میں آپ کیلئے سوپ لے کر آتی ہوں۔بہت کمزور ہو گئے ہیں۔"

"کمزور نہیں بوڑھا ہو گیا ہوں۔"

دادا ذوالفقار نے کہتے ہوئے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرا۔رباب مسکرا کر انہیں دیکھتی کمرے سے باہر نکلیں تو ایک بار پھر ان کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی۔

۔*********۔

کمرے میں آکر وہ بالکنی کے دروازے پر لگے پردوں کو درست کرنے لگی جب ایک تیز ہوا کا جھونکا اس کے چہرے پر آئی سیاہ زلفوں کو چھوتے ہوئے گزرا۔خاطرہ چونکی پھر سر جھٹک کر واپس پردوں کی طرف متوجہ ہوئی۔اس بات سے بے خبر کہ اس وقت وہ کمرے میں موجود دو نیلی پُر شوق نگاہوں کی زد میں ہے۔

"شاید پاپا کے انتقال کو میں نے اپنے سر پر سوار کر لیا اس لیے مجھے وہم ہونے لگا ہے۔"

وہ سوچتے ہوئے بالکنی کا دروازہ بند کر کے بیڈ کی جانب بڑھی کہ تبھی بالکنی کے دروازے سے کچھ ٹکرانے کی آواز آئی۔وہ تیزی سے مڑی،دروازہ کھول کر دیکھا تو پتھر پڑا ہوا تھا۔اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

Posted on Kitab Nagri

"یہ بچے بھی نا۔"

پتھر اُٹھا کر اس نے بالکنی سے نیچے جھانکا تو آنکھوں کی پتلیاں یکدم پھیل گئیں۔

"تم۔۔۔میرا مطلب آپ؟"

"ہاں میں نیچے آؤ۔"

غازان کے کہنے پر اس نے تیکھی نظروں سے گھورا پھر واپس کمرے کے اندر چلی گئی۔

نیچے کھڑا غازان اس کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا جب چند لمحوں بعد وہ فل سلیوز پنک ٹی شرٹ اور بلیو ٹائٹس میں ملبوس دروازہ کھول کر باہر آئی۔

"اب کیا ہوا؟آج تو میں گھر سے باہر بھی نہیں نکلی کہ آپ کے دروازے پر کچھ چھوڑ آئی ہوں۔"

"ہاں تو میں نے بھی کب کہا کچھ دینے آیا ہوں۔"غازان دلچسپی سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"کیا کوئی کام نہیں ہے آپ کو لائر صاحب؟"وہ طنز کرنے سے باز نہ آئی۔

"ہے نا مس خطرہ۔"غازان نے مسکراہٹ دبائی۔

"ہے تو پھر جا کر کریں۔"

"وہی کر رہا ہوں۔"

"کیا؟"خاطرہ نے بھنویں بھینچ کر اسے دیکھا۔

Posted on Kitab Nagri

"مطلب میں نے کہا تھا نا پھر ملاقات ہو گی۔کل مجھے ضروری کام تھا اس لیے جانا پڑا لیکن آج فارغ ہوں تو بتائیں کیا کہنا ہے۔"وہ لہجے میں شرارت لیے بولا۔

"مجھے کچھ نہیں کہنا آپ جائیں یہاں سے۔"

"چلیں پھر ساتھ چلتے ہیں۔"اس کی ڈھٹائی پر اب کی بار خاطرہ کا منہ کھل گیا۔

"کہاں ؟ "

"کہیں بھی گھومنے چلیں موسم کتنا خوبصورت ہو رہا ہے۔"

"موسم روز ایسے ہی خوبصورت ہوتا ہے اور آپ کیا ہر کسی کو ایسے ہی گھومنے کی آفر کرتے رہتے ہیں جو آج میرے پاس آگئے ؟"وہ ماتھے پر بل ڈال کر بولی۔دل تو چاہ رہا تھا اسے کہیں اُٹھا کر پھینک دے۔

"استغفراللہ!!میں "ون ویمن مین "ہوں۔ہر کسی کو ایسی آفر کرنا تو دور یوں ہر کسی سے بات بھی نہیں کرتا۔" غازان اس کی بات کا برا مان گیا۔

"تو پھر مجھے کیوں کر رہے ہیں ؟"خاطرہ نے دونوں بازوں سینے پر باندھے۔

"کیونکہ آپ "ہر کسی "میں شامل نہیں ہوتیں۔"

Posted on Kitab Nagri

غازان نے کہتے ہوئے اپنی چمکتی آنکھیں اس کی آنکھوں پہ جمائیں۔ دو منٹ کیلئے تو خاطرہ ہر چیز سے غافل ہو کر اس کی سمندر جیسی نیلی آنکھوں کو دیکھنے لگی۔ عین ممکن تھا کہ وہ اس کے جملوں پر ایمان لے آتی کہ ایک دم چونک کر پیچھے ہٹی۔

"بہت بہت شکریہ لیکن مجھے کہیں نہیں جانا۔"

اتنا کہہ کر وہ تیزی سے مڑی اور گھر کے اندر جا کر دروازہ غازان ذوالفقار کے منہ پر بند کر دیا۔ اب وہ دروازے کے ساتھ لگی اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر تیز ہوتی دھڑکنوں کو قابو کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"اف یہ آدمی!! لگتا ہے مجھے اپنا اسیر بنا کر ہی دم لے گا۔"

۔*********۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ آج کل تم کیا کر رہے ہو ذوالقرنین؟"

کمرے میں داخل ہو کر وہ تیز لہجے میں بولیں۔ سامنے ہی بیڈ پر لیٹا وہ اپنا من پسند مشروب پینے میں مصروف تھا۔

"ماما زوجیل!! جب سب جانتی ہیں تو پھر کیوں پوچھ رہی ہیں۔ ہر وقت تو اُس جادوئی بال کے زریعے مجھ پر نظر رکھتی ہیں پھر بھی یہ ڈرامے۔" سرخ خون کو اپنے حلق سے اُتارتے ہوئے وہ زوجیل کو تیش دلا گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"تمیز سے بات کیا کرو ماں ہوں تمہاری۔"

"اور میں بھی آپ کی اولاد ہوں وہ بھی ناجائز، پھر آپ اپنے گناہ سے نیکی کی امید کیسے کر سکتی ہیں؟"

زوالقرنین کی بات سے زوجیل کا چہرہ سرخ پڑ گیا جبکہ وہ سکون سے بیٹھا چہرے پر مکرو مسکراہٹ سجائے انہیں دیکھ رہا تھا۔

" صحیح کہتا تھا تمہارا باپ تمہارا اور "اس کا" کوئی مقابلہ نہیں۔"

اب کے زوجیل نے بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اسے تیش دلانے کی۔ان کی بات پر ایک جھٹکے سے اُٹھتا ان کے پاس پہنچا اور گردن کو دبوچ کر دیوار سے لگا دیا۔

"میرا اور اس کا کوئی مقابلہ نہیں؟"اس نے گرفت مزید سخت کی۔

"ہاں وہ میرے سامنے کچھ بھی نہیں چیونٹی کی طرح مسل کر نہ رکھ دیا تو میرا نام بھی "زوالقرنین ذوالفقار" نہیں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایک جھٹکے سے ان کی گردن چھوڑتا وہ دیوار کے آر پار نکل گیا۔ جبکہ زوجیل گردن پہ ہاتھ رکھے، کھانستی ہوئی وہیں گھٹنوں کے بل بیٹھتی چلی گئیں۔انکے اپنے گناہ زوالقرنین کی بدولت اب سامنے آرہے تھے۔

۔*********۔

Posted on Kitab Nagri

وہ غصّے سے بپھرا درختوں سے گزرتے ہوئے جنگل کے بیچوں بیچ جا کھڑا ہوا تھا۔خاطرہ کی گردن پہ موجود نشان اس سے مخفی نہیں رہا تھا۔غازان اُس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ اُس کی گردن پہ وہ نشان کیسے آیا مگر اس کے پوچھنے سے پہلے ہی خاطرہ گھر کے اندر جا چکی تھی۔

پھر وہ نشان بھی کوئی معمولی نشان نہیں تھا۔ایسے نشانات کسی جنات کے چھونے سے ہی انسان کے جسم پر نمایاں ہوتے تھے اور یہی بات غازان کو پاگل کر دینے کیلیئے کافی تھی۔

"آخر کون کر سکتا ہے ایسا؟"اس نے غصّے سے پاس موجود درخت پر ہاتھ مارا۔

"کہیں ماما؟نہیں وہ ایسا کبھی نہیں کریں گی۔باقی کسی اور میں بھی اتنی ہمت نہیں کے میری چیز کو ہاتھ لگانے کی جرات کرے۔پھر کون ہو سکتا ہے؟"غازان سوچتے ہوئے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا کہ ایک دم چونکا۔

"کہیں وہ۔۔۔نہیں نہیں وہ اگر مری میں ہوتا تو مجھے معلوم ہو جاتا۔"اس نے خود کو جھٹلایا۔

"پھر کون۔۔۔ڈیم اٹ مجھے اس پر نظر رکھنی چاہیئے تھی تاکہ اُسے کوئی چھونا تو دور آنکھ اُٹھا کر دیکھ بھی نہ سکے۔"

Posted on Kitab Nagri

خود سے کہتے ہوئے اس نے پاس موجود درخت پر ایک بار پھر غصّے سے ہاتھ مارا مگر اس بار انداز میں ایسی شدت تھی کہ درخت اُکھڑ کر زمین پر جا گرا ساتھ ہی ایک زوردار آواز فضاء میں بلند ہوئی تھی۔ جس کے بعد جانوروں کی آوازیں بھی اس خوفناک جنگل کی فضاؤں میں گونجنے لگیں تھی۔

"تم جو کوئی بھی ہو، تمہیں اس کی قیمت چکانی پڑے گی۔"

اپنی سمندر جیسی نیلی آنکھوں میں بدلے کی آگ لیے وہ تیزی سے درختوں کے اوپر سے گزرتا چلا گیا جبکہ دور ایک درخت پر بیٹھا، چہرے پر پُراسرار مسکراہٹ لیے، وہ اسے جاتے دیکھ رہا تھا۔

۔*********۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم ابھی تک گئی نہیں؟"

کمرے میں بیٹی قانتا اپنا میک اپ درست کرنے میں لگی تھی جب ایک دم میکال اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔

"تم سے مطلب؟"

اس نے ایک اچٹتی نظر آئینے میں ڈالی جس میں اس کے ساتھ ساتھ میکال کا عکس بھی واضح دکھائی دے رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"مطلب تو بہت ہے پیاری بہنا۔آخر کو ہمارے گھر میں ڈیرہ جما کر بیٹھی ہو۔" وہ جلانے والی مسکراہٹ لیے اسے دیکھتا ہوا بولا۔

"اول تو یہ میں تمہاری بہن نہیں ہونے والی بھابھی ہوں اور دوسرا میں تمہارے گھر نہیں اپنی خالہ کے گھر ہوں۔"

میکال کی بات پر بڑی مشکل سے اس نے خود پر ضبط کرتے ہوئے کہا ورنہ دل تو کر رہا تھا ابھی اسے جلا کر راکھ کر دے۔

"اوو بھابھی صاحبہ !! لیکن جہاں تک مجھے یاد ہے غازان نے تو کبھی تمہیں اس نظر سے دیکھنا تو دور سوچنے کی بھی کوشش نہیں کی پھر کس بھرم میں یہ بات کہہ رہی ہو؟"

میکال نے جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی۔آج نہ جانے کیوں وہ اس کے سر پر کھڑا اس کے ضبط کو آزمارہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں اس کے بچپن کی منگیتر ہوں۔" آخر کار ضبط ٹوٹا،وہ چلاتے ہوئے اس کی جانب مڑی۔

"کونسی منگیتر؟ یہ تو بڑوں کی بات تھی جبکہ غازان نے تو تم سے کوئی عہد وپیمان نہیں باندھے بلکہ آج کل تو وہ کسی اور کے خیالوں میں مصروف ہے۔"

روانی میں کہتا میکال کیا کہہ گیا تھا،اسے خود بھی اندازہ نہیں ہوا۔جبکہ قانتا اس کی بات پر ایک دم چوکنا ہوئی تھی۔

"ایک منٹ !! یہ تم کیا کہہ رہے ہو، کس کے خیالوں میں؟"

Posted on Kitab Nagri

"اوئی ماں ! ! اب تو تو گیا میکال۔ یہ کیا بول دیا۔"

اس نے اپنے خشک ہوتے لبوں پہ زبان پھیری ساتھ ہی قانتا کے سرخ لمبے ناخنوں کو دیکھا جو کسی کو بھی نوچ کر رکھ دینے کیلئے کافی تھے۔

"نہیں میں نے ایسا تو کچھ نہیں کہا پیاری بہنا۔ ٹھیک ہے اب میں چلتا ہوں۔"

کہنے کے ساتھ ہی وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی وہاں سے غائب ہو گا۔ ورنہ یہاں رک کر مزید کچھ کہتا تو قانتا اس کا خون کرے نہ کرے مگر غازان نے اس کے ٹکڑے کر دینے تھے۔

۔*********۔

اسکول سے چھٹی ہوتے ہی مشہد گھر کیلئے روانہ ہو چکی تھی۔ آج تھکن کچھ زیادہ ہی سوار تھی اس لیے تیزی سے گاڑی چلاتی وہ جلد از جلد گھر پہنچنا چاہتی تھی جب اچانک آدھے راستے میں گاڑی ایک جھٹکے سے رکی۔

"حد ہو گئی، اب اسے کیا ہوا؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

جھنجھلاتے ہوئے گاڑی کو بار بار اسٹارٹ کرنے کی کوشش کی مگر اس نے تو نہ چلنے کی قسم کھالی تھی۔ سڑک پر بھی دور دور تک کوئی نظر نہیں آرہا تھا کہ وہ کسی کو روک کر مدد لیتیں۔ اس لیے گاڑی سے اُتر کے خود ہی بونٹ اٹھا کر خرابی تلاش کرنے کی کوشش کرنے لگیں مگر بے سود، کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا۔

"کس مصیبت میں زندگی پھنس گئی ہے۔"

اچانک ہی انہیں رونا آیا۔ یوں تو وہ ایک خود مختار مصری خاتون تھیں مگر ایک لمبے عرصے سے عامر کے ساتھ نے انہیں محتاج بنادیا تھا کیونکہ عامر گردیزی کی موجودگی میں انہیں کبھی ایسی مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔

"ایکسکیوز می میم!! مے آئی ہیلپ یو؟"

خود سے الجھتے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ پشت سے آنے والی آواز پر وہ ٹھٹھک گئیں۔ گردن موڑی تو اپنے سامنے سوٹ بوٹ میں ملبوس غازان ذوالفقار کو پایا۔

"آنٹی آپ" !!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

غازان نے چہرے پر خوشگوار حیرت کے تاثرات لیے کہا۔ البتہ مشہد الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگیں۔ یہ کون تھا جو اسے جانتا تھا مگر وہ نہیں اور یہ آنٹی کیوں کہہ رہا ہے؟

"جی آپ کون؟"

"میں آپ کا پڑوسی ہوں غازان ذوالفقار، ایک سال پہلے مسٹر آفندی نے اپنا گھر ہمیں بیچ دیا تھا۔ ویسے مسٹر آفندی کو تو جانتی ہیں نا؟" غازان نے خوش اخلاقی سے بتاتے ہوئے آخر میں مشہد سے پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

"اوہ ہاں !! میرے ہسبینڈ سے اچھی بات چیت تھی ان کی۔" وہ یاد کرتے ہوئے بولیں۔

"لیکن آپ مجھے کیسے جانتے ہیں؟ میں نے تو آپ کو پہلے نہیں دیکھا۔" ذہن میں مچلتا سوال مشہد گردیزی کی زبان پہ آیا۔

"وہ آج صبح میں نے آپ کو آپ کے گھر سے نکلتے دیکھا تھا اور اب یہاں دیکھا تو پہچان گیا۔" اس نے فوراً وضاحت دی۔

"اوہ اچھا !! وہ دراصل ہم تین چار دن پہلے یہاں شفٹ ہوئے ہیں ورنہ بس کراچی سے چھٹیاں گزارنے ہی یہاں آتے تھے اور پھر ایک سال سے ہم یہاں آئے نہیں تو آپ کو جانتے نہیں ہیں۔" الجھن سلجھی تو اب کے مشہد نے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے بتایا۔

"جی کوئی بات نہیں اب تو جان پہچان ہوتی رہے گی۔ ویسے آپ کی گاڑی کو کیا ہوا؟"

"پتا نہیں چلتے چلتے بند ہو گئی اور اب اسٹارٹ نہیں ہو رہی۔" ایک بار پھر ان کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھرے۔

"اچھا آپ ایسا کریں میری کار پر گھر چلی جائیں۔ آپ کی گاڑی کو میں ٹھیک کروا کر آپ کے گھر پر چھوڑ دوں گا۔"

اس نے کہتے ہوئے ایک سائڈ پر کھڑی اپنی کار کی طرف اشارہ کیا۔

"لیکن آپ؟"

Posted on Kitab Nagri

"میری فکر نہیں کریں، میں آجاؤں گا۔چابی گاڑی میں لگی ہے آپ آرام سے جائیں۔"

اب کی بار مشہد نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلایا اور چند قدموں کے فاصلے پر کھڑی غازان کی گاڑی کی جانب بڑھ گئیں۔

ان کے روانہ ہوتے ہی غازان نے اپنا جھکا سر اُٹھا کر گاڑی کے بونٹ کو بند کیا۔چہرے پر شرارتی مسکراہٹ تھی۔

"سوری آنٹی ویسے تو میں پہلے ہی اچھا ہوں مگر آپ کی نظروں میں اچھا بننے کیلئے اس سے اچھا طریقہ مجھے کوئی اور نہیں سوجھا۔"

مشہد کے تصور سے مخاطب ہوتا وہ کندھے اچکا کر ڈرائیونگ سیٹ کی جانب بڑھا کہ اگلے ہی لمحے گاڑی ہوا سے باتیں کرتی اپنی منزل کی طرف گامزن ہوگئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

وہ صوفے پر بیٹھی کوئی ڈائجسٹ پڑھنے میں مصروف تھی جب اچانک باہر سے گاڑی کے رکنے کی آواز سنائی دی۔ وہ وہیں ڈائجسٹ کو صوفے پر چھوڑ کر کھڑکی کے سامنے جا کھڑی ہوئی کہ تبھی اپنے سامنے موجود بلیک کار کو دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔پہچاننے میں ایک لمحہ نہیں لگا تھا کہ یہ کس کی کار ہے۔

Posted on Kitab Nagri

"اس ایڈووکیٹ کی کار ماما کے پاس کیا کر رہی ہے؟" وہ الجھی کہ تبھی دروازہ کھول کر مشہد اندر داخل ہوئیں۔

"السلام علیکم" !!

"وعلیکم السلام!! ماما یہ کار؟" سلام کا جواب دیتے ہی اس نے پوچھا۔

"وہ سڑک پر میری گاڑی خراب ہو گئی تھی تو اُس لڑکے نے اپنی گاڑی مجھے دے دی اور۔۔۔"

ابھی وہ بتا ہی رہیں تھی کہ ایک بار پھر باہر سے گاڑی کے رکنے کی آواز آئی۔ خاطرہ نے آگے بڑھ کر کھڑکی سے جھانکا تو اس بار غازان تھا جو ان کی گاڑی سے نکل کر اب دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"لو اب یہ بھی آگئے۔"

اس نے آنکھیں گھمائیں اور کھڑکی سے ہٹ کر دروازے کو کھولا۔

غازان جو بیل بجانے ہی والا تھا کہ اچانک دروازہ کھلنے اور پھر سامنے کھڑی خاطرہ کو دیکھ کر مسکرا اُٹھا۔

"ارے واہ!! لگتا ہے میرا ہی انتظار کر رہی تھیں۔"

"خوش فہمی ہے آپ کی۔"

وہ کہتے ہوئے دروازے سے ہٹی تا کہ غازان گھر کے اندر آسکے۔

"یہ لیں آنٹی آپ کی چابی۔ چھوٹا سا مسئلہ تھا میں نے خود ٹھیک کر دیا۔" ڈھٹائی سے جھوٹ بولتے ہوئے اس نے گاڑی کی چابی مشہد کے سامنے کی۔

Posted on Kitab Nagri

"بہت بہت شکریہ بیٹا۔"

"ارے شکریہ کس بات کا یہ تو میرا فرض تھا۔آخر پڑوسی ہی پڑوسی کے کام آتے ہیں۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔آخر کو کارنامہ بھی تو اپنا ہی تھا پھر شکریہ کس بات پر وصول کرتا۔

"ارے نہیں بیٹا تم نے اتنی مدد کی ورنہ آج کل کے زمانے میں کون کس کی مدد کرتا ہے۔"

وہ مشکور لہجے میں کہہ رہی تھیں۔ناچاہتے ہوئے بھی غازان کو شرمندگی ہونے لگی۔

"اچھا آنٹی میں چلتا ہوں۔"

اس سے پہلے شرم سے چُلو بھر پانی میں ڈوب مرنے کا مقام آتا،اس نے واپس جانے کا سوچا۔

"ارے بیٹھو تو سہی، باتوں کے چکر میں چائے پانی کا بھی پوچھنا بھول گئی اور تم کھڑی کیا دیکھ رہی ہو جاؤ کچھ کھانے پینے کو لاؤ۔"

غازان سے کہتے ہوئے وہ غصّے سے خاطرہ کی جانب مڑیں۔جو ایک طرف کھڑی خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

"نہیں نہیں آنٹی مجھے ضروری کام ہے پھر کبھی۔"

"پر۔۔۔"

"پھر کبھی آنٹی۔ابھی چلتا ہوں اور میری چابی۔"

Posted on Kitab Nagri

نرمی سے ان کی بات کاٹ کر اس نے اپنی چابی کیلیئے ہاتھ آگے کیا تو مشہد نے بھی مسکراتے ہوئے چابی اس کے ہاتھ پر رکھ دی۔

غازان چابی لے کر جانے کیلیئے مڑا کہ تبھی کچھ عجیب سا محسوس ہوا۔اس نے نظریں گھما کر چاروں طرف دیکھا، سب کچھ ٹھیک ہی لگ رہا تھا۔وہ سر جھٹکتا گھر سے باہر نکل گیا۔جبکہ خاطرہ ایک بار پھر کھڑکی کے سامنے کھڑے ہو کر اسے جاتے دیکھ رہی تھی۔

۔*********۔

وہ کمرے میں جلے پیر کی بلی کی طرح ادھر سے اُدھر چکر لگا رہی تھی حالانکہ وہ جانتی تھی میکال اسے تنگ کرنے کیلیئے مذاق کر رہا ہو گا۔لیکن اگر اس کی بات سچ ثابت ہوئی تو؟

یہ سوچ ہی اسے بے چین کیے جا رہی تھی۔بچپن سے ہی وہ غازان کے ساتھ کو سوچتی آئی تھی۔اُسے من ہی من چاہتی آئی تھی۔ہاں!! یہ بات ٹھیک تھی کہ غازان نے اس کے بارے میں کبھی ایسا سوچا بھی نہیں تھا بلکہ ذوالفقار پیلس میں اس کے وجود کو بھی رباب کی وجہ سے برداشت کرتا تھا۔مگر اسے یقین تھا شادی کے بعد سب ٹھیک ہو جانا تھا۔غازان نے اسے قبول کر لینا تھا نہ صرف قبول بلکہ اس سے محبت بھی کرنی تھی مگر۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اس ایک مگر نے ہی اس کا سکون غارت کر دیا تھا۔اب جبکہ وہ اپنی منزل کے قریب تھی تو پھر یہ کون تھا جو غازان اور اس کے بیچ آگیا تھا؟

آخر کون۔۔۔؟

"اگر یہ بات جھوٹ ہوئی نامیکال تو تمہارا خون میرے ہاتھوں ہوگا۔"اس نے غصّے سے اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑا۔

"لیکن اگر یہ بات سچ ہوئی تو۔۔۔پھر اپنے اور غازان کے بیچ آنے والی ہر زی روح کو موت کے گھاٹ نہ اُتار دیا تو میرا نام بھی "قانتا اواب" نہیں۔"

خود سے کہتی وہ ایک دم غائب ہوگئی۔اسے ابھی رباب سے بھی اپنے سوالوں کے جواب چاہیئے تھے۔

۔*********۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ گھر میں داخل ہوا تو ایک دم ٹھٹھک گیا۔اُس کی موجودگی کا احساس آس پاس پھیل گیا تھا۔وہ یہاں تھا۔اس کے گھر میں یہ بات ہی اس کے غصّے کو بھڑکانے کیلئے کافی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"تو تو پھر آ گیا۔"

اس نے مٹھیاں بھینچ لیں۔آنکھوں میں شعلے بھڑک اٹھے تھے۔غصّہ تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا مگر خود پر قابو پانے کے بجائے وہ بجلی کی سی تیزی سے دادا ذوالفقار کے کمرے کے سامنے پہنچا اور دھاڑ کی آواز کے ساتھ دروازے کو دھکیلتا اندر داخل ہوا۔جہاں وہ دادا ذوالفقار کے سامنے کھڑا،اس کی آمد کو محسوس کرتے ہی مسکرا دیا تھا۔

"غازی تم کب آئے؟"

دادا ذوالفقار اس کے غصّے سے بپھرے چہرے کو ایک نظر دیکھ کر گویا ہوئے۔دروازہ کھولنے کے انداز نے ہی بتا دیا تھا کہ یہ آتش فشاں پہاڑ بنا یہاں پھٹنے کیلئے آیا ہے۔

"ابھی چار سیکنڈ پہلے ہی آیا تھا کہ پتا چلا ذوالقرنین ذوالفقار آپ کے حُجرے میں تشریف لائے ہیں۔"کاٹ دار نظروں سے ذوالقرنین کو دیکھتا وہ طنز کرنے سے باز نہ آیا۔

"غازان" !!

دادا ذوالفقار کے لہجے میں اس کیلئے تنبیہ تھی۔

"رہنے دیں دادا ذوالفقار۔اب تو میں اس کے رویے کا عادی ہو چکا ہوں۔نہ جانے بڑے بھائی کی نفرت میرے اور میری ماں کیلئے کب ختم ہو گی۔"وہ چہرے پر معصومیت سجا کر بولا۔غازان نے مٹھیاں بھینچ لیں۔

"اگر آپ کو یہ اتنا ہی عزیز ہو گیا ہے تو بتا دیں میں اپنی ماں کو لے کر اس گھر سے نکل جاؤں گا۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ کہہ کر جیسے آیا تھا ویسے ہی وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ جبکہ زوالقرنین نے من ہی من مسکراتے ہوئے دادا ذوالفقار کو دیکھا اور ان سے جانے کی اجازت چاہی۔

"اب چلتا ہوں دادا ذوالفقار اپنا خیال رکھے گا۔"

اس کے کہنے پر دادا ذوالفقار نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلایا۔ زوالقرنین نے مسکراتے ہوئے سر کو خم دیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

اس کے جانے کے بعد دادا ذوالفقار خاموش بیٹھے اپنے دونوں خوبرو پوتوں کو سوچنے لگے۔ اگر غازان انہیں عزیز تھا تو زوالقرنین بھی ان کا خون تھا۔ بے شک دونوں کی مائیں ضرور الگ تھیں مگر دونوں ہی ان کے بڑے بیٹے کی اولادیں تھیں۔ ایک کیلیئے وہ دوسرے کی حق تلفی نہیں کر سکتے تھے۔ اس لیے ہی "قائم ذوالفقار" کی موت کے بعد ذوالفقار علی نے اس پر اس گھر کے دروازے کھول دیئے تھے۔ لیکن ان کا یہ فیصلہ غازان کو ایک آنکھ نہیں بھایا تھا اور اس کی اصل وجہ کیا تھی یہ تو بس غازان ذوالفقار ہی جانتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

"خالہ کیا آپ جانتی ہیں غازان کسی سے محبت کرتا ہے؟" قانتا غصّے سے رباب کے سر پر کھڑی پوچھ رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

رباب نے کتاب سے چہرہ اُٹھا کر اسے دیکھا۔ اس کی بات سے وہ پریشان تو ہوئی تھیں کہ آخر قانتا تک یہ بات کیسے پہنچی مگر چہرے سے ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔

"کیا کہہ رہی ہو؟ کس نے کہی تم سے یہ بات؟" انہوں نے اپنے لہجے کو سخت کرتے ہوئے پوچھا۔

"وہ میکال کہہ رہا تھا آج کل غازان کسی اور کے خیالوں میں گم ہے۔" رباب کے سختی سے پوچھنے پر وہ دھیمے لہجے میں بولی۔

"میکال کی تو عادت ہے ہر وقت مذاق کرنے کی مگر تم تو سمجھدار ہو تم نے کیسے اس کی بات پر یقین کر لیا۔"

رباب نے اسے گھورا۔ خود اپنے جھوٹ پر بھی غصّہ آرہا تھا مگر ایک آخری کوشش کرنے سے پہلے وہ اپنی بھانجی کا دل نہیں توڑنا چاہتی تھیں۔

"خالہ میں کیا کروں آپ تو جانتی ہیں غازان نے کبھی اس بچپن کی منگنی کو سنجیدگی سے نہیں لیا بلکہ وہ تو اس بارے میں بات کرنا بھی پسند نہیں کرتا۔ اس لیے مجھے ڈر رہتا ہے اگر اسے کسی اور سے محبت ہو گئی تو؟"

قانتا کہتی ہوئی ان کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گئی۔ جبکہ رباب کو قانتا کی بات سے ایک بار پھر شرمندگی نے آن گھیرا۔ البتہ چہرے کے تاثرات سے اب بھی ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔

"میں نے کہا تھا نا فکر نہیں کرو۔ میں کہوں گی غازان سے جلد میری بیٹی کو اس گھر میں بہو بنا کر لے آئے۔"

رباب نے کہتے ہوئے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ قانتا ایک دم پُر سکون ہوئی تھی۔ جبکہ کمرے کے باہر کھڑا زوالقرنین مکرو مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہاں سے غائب ہو گیا۔

Posted on Kitab Nagri

۔*********۔

وہ بالکنی میں لگی گریل سے ٹیک لگائے کھڑا پُر سکون انداز میں اسے نماز پڑھتے دیکھ رہا تھا۔داداذوالفقار کے کمرے سے نکلنے کے بعد وہ ذہنی سکون کیلئے سیدھا اس کے پاس آگیا تھا اور اب اس کے فارغ ہونے کا انتظار کر رہا تھا جو جائے نماز پر بیٹھی دعا مانگ رہی تھی۔

"عشقم!!"(میری محبت)وہ بڑبڑایا۔

ادھر خاطرہ دعا مانگنے کے بعد جائے نماز اُٹھا کر ٹیبل پر رکھ رہی تھی۔جب بالکنی سے اس کے نام کی پکار سنائی دی۔

"کون ہے؟"

وہ بالکنی کی جانب بڑھی کہ اپنے سامنے گریل پر بیٹھے غازان ذوالفقار کو دیکھ کر اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔

"اف لڑکی!!کان پھاڑنے ہیں کیا؟"غازان نے اپنے کانوں میں انگلیاں گھسائیں۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں اور یہ کونسا طریقہ ہے کسی کے گھر میں گھسنے کا؟"دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے،وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔

Posted on Kitab Nagri

"یہ بڑا رومینٹک طریقہ ہے کسی کے گھر آنے کا۔لڑکیاں تو خواب دیکھتی ہیں کوئی اپنی جان پر کھیل کر ان سے یوں ملنے آئے۔" غازان شرارت سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

البتہ اس کا یہ اندازا گر میکال دیکھ لیتا تو اُس نے بے ہوش ہو جانا تھا۔ہر وقت سنجیدہ اور غصّے سے بھرا غازان ذوالفقار کیا اتنا چھچھورا بھی ہو سکتا ہے۔

"وہ دوسری لڑکیاں ہوں گی میں نہیں۔"

خاطرہ ماتھے پر بل ڈالے اس کے عین مقابل جا کھڑی ہوئی۔درمیان میں بس دو قدم کا فاصلہ رہ گیا تھا۔

"ویسے اچھا طریقہ ہے ماما کو ایمپریس کر کے گھر میں داخل ہونے کا۔"

"ارے واہ لڑکی!! بہت سمجھدار ہو۔کیسے پتہ چلا میں نے گھر میں گھسنے کیلئے یہ سب کیا ہے؟" غازان اس کے صحیح اندازہ لگانے پر محظوظ ہوا۔

"کیوں کر رہے ہیں یہ سب؟" خاطرہ نے اس کا سوال نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"میں یہ سب اس لیے کر رہا ہوں کیونکہ۔۔۔" وہ رکا۔خاطرہ کی بھنویں بھینچ گئیں۔

"کیونکہ؟"

"کیونکہ۔۔۔دیوونتم"!!

"کیا۔۔۔اس کا کیا مطلب ہے؟" غازان کے کہنے پر وہ الجھ کر اسے دیکھنے لگی۔

Posted on Kitab Nagri

"مجھے کیا پتہ خود معلوم کرلیں۔"اس نے کہتے ہوئے کندھے اچکائے۔

"لیکن بولا تو آپ نے ہے۔"

"کہا تو آپ کیلیئے ہے۔چلتاہوں پھر ملاقات ہوگی۔"

کہنے کے ساتھ ہی وہ چھلانگ لگا کر نیچے اترا اور ہاتھ ہلا کر اسے بائے کہتا وہاں سے تیزی سے نکل گیا۔

اس کے جاتے ہی خاطرہ کمرے میں آئی اور ٹیبل پہ رکھا اپنا لیپ ٹاپ اُٹھایا کر بیڈ پر جا کے بیٹھ گئی۔

اب وہ اسکرین پہ نظریں جمائے "دیوونتم "کا معنی تلاش کررہی تھی کہ تبھی اسکرین پر اُبھرتے لفظوں کو دیکھ کر ایک پل کیلیئے ساکت رہ گئی۔

" I'm crazy about you "

ساکت ،اسکرین پر نظریں جمائے،وہ زیرِلب بڑبڑائی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

"کیوں بلایا آپ نے مجھے ؟"غازان نے شکوہ کناں نظروں سے انہیں دیکھا۔

خاطرہ سے بات کرتے وقت ہی اسے داداذوالفقار کا سگنل مل گیا تھا جس کی وجہ سے فوراًوہاں سے چلا آیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"یہ کیا کہہ کر گئے تھے؟ تم اچھے سے جانتے ہو تم سے زیادہ عزیز مجھے کوئی نہیں۔" وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہے تھے۔

"تو اور کیا کہوں پھر؟ آپ بھی اچھے سے جانتے ہیں مجھے اُس کا یہاں آنا پسند نہیں۔" کہتے ہوئے اس نے دائیں ہاتھ کی مٹھی بھینچ لی۔

"غازی جب تم اپنے باپ کو معاف کر چکے ہو تو اس سے نفرت کیوں۔ آخر اس کی کیا غلطی؟"

دادا ذوالفقار کو ان پانچ سالوں میں آج تک اس کی نفرت کی وجہ سمجھ نہیں آئی تھی۔

"کیونکہ اسے دیکھ کر میری ماں کا ہر زخم تازہ ہو جاتا ہے۔ وہ زبان سے کچھ نہیں کہتیں کہ وہ آپ کے بیٹے کی اولاد ہے اس خاندان کا خون ہے مگر اس کا مطلب یہ نہیں وہ اسے قبول کر چکی ہیں اور پھر بھلے پانچ سال پہلے قائم ذوالفقار کی موت پر میں نے اور میری ماں نے انہیں معاف کر دیا تھا۔ لیکن اس تنہائی کو نہیں بھولے جو ذوالقرنین اور اس کی ماں کی وجہ سے ہمارا مقدر بنی تھی۔"

آج جب بولنا شروع کیا تو پھٹ ہی پڑا۔ آنکھوں میں بھی سرخی در آئی۔ جبکہ دادا ذوالفقار خاموشی سے سر جھکائے اسے سن رہے تھے۔

"بابا اس دنیا سے چلے گئے اور ہم یہاں بے خبر بیٹھے رہے کہ ایک دن اُن کا بیٹا آ کر ہمیں خبر دیتا ہے کہ قائم ذوالفقار اس دنیا میں نہیں رہے۔" وہ رکا اور اپنا غصّہ ضبط کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

Posted on Kitab Nagri

"پھر بیٹے کی موت کے غم میں داداذوالفقار سب کچھ بھلا کر اپنے دوسرے پوتے کو بھی قبول کر لیتے ہیں۔ ذوالفقار پیلس کے دروازے اس پر کھول دیتے ہیں۔ کہ اب بیٹا نہیں رہا تو بیٹے کی اولاد تو ہے۔"

غازان کی بات پر داداذوالفقار نے اپنا چہرہ اُٹھا کر اسے دیکھا۔ جو اپنے دل میں زوالقرنین کے ساتھ کہیں نا کہیں ان کے لیے بھی بدگمانی لیے بیٹھا تھا۔

"مجھے معلوم نہیں تھا کہ میرے ایک فیصلے سے تم اپنے دل میں میرے لیے بھی نفرت پال لوگے۔"وہ بولے تو لہجے میں دکھ سمٹ آیا۔

"مجھے کسی سے کوئی نفرت نہیں ہے۔ بس اتنا چاہتا ہوں وہ اس گھر میں کم ہی دکھائی دیا کرے۔ بار بار میرے اور میری ماں کے سامنے آکر یہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ قائم ذوالفقار بے وفا تھا۔"وہ کہہ کر تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

داداذوالفقار نے بے بسی سے اسے جاتے دیکھا۔ وہ بیٹے کو کھو چکے تھے مگر اب غازان کو نہیں کھونا چاہتے تھے۔ اس لیے انہیں جلد از جلد کوئی فیصلہ کرنا تھا۔ جو غازان کے اندر پلتی بدگمانی کو نکال سکے۔

۔*********۔

Posted on Kitab Nagri

مری کی وادیوں میں رات اُتری تو ٹھنڈ بھی اپنے جوبن پر پہنچ گئی۔ اس لیے سردی کی شدت کو کم کرنے کیلئے آتش دان میں مزید لکڑیاں ڈال کر وہ صوفے کی طرف بڑھی جہاں مشہد ہاتھ میں بھاپ اُڑاتی کافی کا کپ تھامے اس کا انتظار کر رہی تھیں۔ خاطرہ ان کے سامنے والے صوفے پر جا بیٹھی ساتھ ہی ٹیبل پر رکھا اپنا کافی کا کپ اُٹھا کر پینے لگی۔

"کیا ہوا اتنی خاموش کیوں ہو؟"

مشہد کب سے اس کی خاموشی کو محسوس کر رہی تھیں۔ کھانے کے وقت بھی وہ بالکل چپ تھی اور ایسا تب ہی ہوتا تھا جب کوئی بات اسے اندر سے پریشان کر رہی ہوتی تھی۔

"کچھ نہیں ماما بس ایسے ہی گھر میں رہ کر بوریت محسوس ہو رہی ہے۔ سوچ رہی ہوں یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے ہی لوں۔" بھاپ اُڑاتے کپ پر نظریں جمائے وہ دھیرے سے بولی۔

"اچھی بات ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ تم نے پڑھائی کے بارے میں سوچا۔"

مشہد نے مسکراتے ہوئے کہا۔ انہیں حقیقتاً اُس کے فیصلے سے خوشی ہوئی تھی۔ وہ چاہتی تھیں خاطرہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اپنا مستقبل بنائے تاکہ ان کے بعد در در کی ٹھوکریں نہ کھانی پڑیں۔

"ویسے جب تک ایڈمیشن نہیں ہوتے تم باہر گھومنے چلی جایا کرو۔ گھر میں رہ کر واقعی بوریت محسوس ہوتی ہو گی۔" ان کی بات پر خاطرہ نے سر اُٹھا کر انہیں دیکھا پھر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔

"ہاں میں بھی یہی سوچ رہی تھی پر آپ سے پوچھا نہیں تھا اس لیے کہیں گئی نہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

"ہمم اچھا کیا۔" مشہد کہتی ہوئی کافی کا کپ ٹرے میں رکھ کر اُٹھ کھڑی ہوئیں۔

"چلو اب میں کمرے میں جا رہی ہوں۔ کل اسکول بھی جانا ہے۔"

"اوکے گڈ نائٹ" !!

خاطرہ انہیں دیکھتے ہوئے بولی۔ پھر اپنا کپ ٹرے میں رکھ کر وہ ٹرے اُٹھاتی، کچن میں چلی آئی اور اب سنک میں کپ دھوتے ہوئے وہ مسلسل غازان کو سوچ رہی تھی۔ اُس کی کہی باتیں اسے الجھا رہی تھیں۔ آخر اس نے ایسا کیوں کہا تھا؟ کیا اُسے خاطرہ سے۔۔۔

"نہیں شاید وہ مذاق میں ایسا بول گئے یا کہیں دل لگی کرنے کی کوشش تو نہیں کر رہے۔ ویسے اس طرح کے لگتے تو نہیں ہیں۔ پر کسی کی شکل پر تھوڑی لکھا ہوتا ہے وہ کیسا انسان ہے اور پھر آج کل کا ماحول۔۔۔ اُف" !!

ساری سوچوں کو فی الوقت جھٹک کر اس نے دھولے ہوئے کپ سلیب پر رکھے اور لائٹس بند کر کے اوپر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ جبکہ اس کے جاتے ہی سلیب پر رکھا کپ اچانک ہی فرش پر جا گرا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

Posted on Kitab Nagri

کانوں میں پڑتی پیانو کی آواز پر اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا بس اوپری کھڑکی سے آتی چاند کی مدہم سی روشنی تھی۔ جس سے آنکھیں مانوس ہونے کی کوشش کر رہی تھیں۔اس نے ارد گرد دیکھا کمرہ ہر شے سے خالی تھا۔جبکہ وہ خود فرش پر دیوار سے ٹیک لگائے نیم دراز تھی۔وہ کہاں تھی؟ یہ اس کا کمرہ تو نہیں تھا؟ وہ ایک جھٹکے سے سیدھی ہوئی۔کانوں میں مسلسل پیانو بجانے کی آواز آرہی تھی۔

"کون ہے؟"

وہ کہتے ہوئے دیوار کا سہارا لے کر اُٹھی اور کمرے سے باہر نکل کر راہداری میں چلنے لگی۔

"یہ پیانو کون بجا رہا ہے؟ کون ہے؟"

وہ جیسے جیسے آگے بڑھتی جا رہی تھی پیانو بجنے کی آواز بھی اونچی ہوتی جا رہی تھی۔کانوں کو پھاڑ دینے والی آواز۔ اوپر سے اندھیرے کے باعث کچھ نظر بھی نہیں آرہا تھا کہ اچانک وہ رکی۔۔۔

ارد گرد ہلکی ہلکی سی روشنی پھیلنے لگی تھی۔ تبھی اس نے نظریں اُٹھا کر سامنے دیکھا بڑے سے ہال کے بیچوں بیچ کوئی چھوٹے سے سٹول پر بیٹھا پیانو بجا رہا تھا۔اس کے عین اوپر بڑا سا فانوس لٹک رہا تھا جس سے ہلکی ہلکی سی روشنی نکل کر ہال میں پھیل رہی تھی۔خاطرہ نے اس کا چہرہ دیکھنا چاہا جو نیم رخ ہونے کے باعث واضح طور پر دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"کون ہے؟"

Posted on Kitab Nagri

اس کی آواز پہ پیانو پر چلتی انگلیاں ایک دم ساکت ہوئی تھیں۔زرا کا زرا چہرہ موڑ کر خاطرہ کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔وہ اُٹھ کر دھیرے دھیرے قدم بڑھاتا اس کے پاس آیا۔

خاطرہ اس کے چہرے کو دیکھنے لگی۔جسے آنکھوں پر لگے ماسک نے آدھا چھپا دیا تھا۔

"کون ہو۔۔۔"

ابھی خاطرہ کی زبان سے لفظ ٹھیک سے ادا بھی نہ ہوئے تھے کہ سامنے کھڑے شخص نے اس کے سامنے اپنی ہتھیلی پھیلا دی۔ایک ٹرانس کی کیفیت میں خاطرہ نے اپنا ہاتھ اس کی پھیلی ہتھیلی پر رکھا۔جسے تھامتے ہی وہ اسے ہال کے بیچوں بیچ لا کر اب قدم سے قدم ملاتا ڈانس کرنے لگا تھا۔جبکہ وہ اس کی ماسک کے پیچھے چھپی آگ رنگ آنکھوں کو دیکھ رہی تھی کہ اچانک سامنے کھڑے شخص کے ہونٹوں پر پُراسرار سی مسکراہٹ پھیلی جس کے ساتھ ہی وہ دھیرے دھیرے خاطرہ کے چہرے پر جھکتا چلا گیا کہ تبھی ایک جھٹکے سے اس کی آنکھ کھلی۔پورے کمرے میں نائٹ بلب کی نیلگوں سی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔وہ اُٹھ بیٹھی۔

"یہ کیسا بیہودہ خواب تھا۔"

اسے خود سے الجھن محسوس ہوئی یہاں آنے کے بعد سے ایسے عجیب و غریب خواب کا سلسلہ سا بندھ گیا تھا۔

"ٹائم کیا ہو رہا ہے؟"

خود سے بڑبڑاتی وہ بیڈ سے اُٹھی اور کمرے کی لائٹس جلائی تو پورا کمرہ روشنی سے جگمگا اٹھا۔اس نے گھڑی کی طرف نظر دوڑائی جہاں صبح کے تین بج رہے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

"حد ہے نیند کا بیڑا غرق ہی ہو جاتا ہے ان خوابوں کے چکر میں۔" سر جھٹکتی وہ باتھ روم کی طرف بڑھی۔

اندر آکر اس نے لائٹ جلائی اور ایک نظر سامنے لگے آئینے پر ڈال کر واش بیسن پہ جھکی۔اب وہ منہ ہاتھ دھو رہی تھی کہ نل بند کر کے جیسے ہی اس نے چہرہ اُٹھا کر سامنے لگے آئینے میں دیکھا تو ایک فلک شگاف چیخ اس کے حلق سے نکلی۔

سامنے آئینے پر سرخ خون سے لکھا "دیوونتم" اسے خوف میں مبتلا کر گیا تھا۔دیوار سے پشت لگائے،آنکھوں کو پورا کھولے وہ بس آئینے کو گھورے جا رہی تھی جب مشہد کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔اس نے چہرہ موڑ کر دروازے کی طرف دیکھا۔

"کیا ہوا کیوں چیخ رہی ہو؟" دروازہ کھلا ہونے کے باعث وہ اندر آ گئیں۔

"وہ۔۔وہ۔۔۔"

اس نے آئینے کی طرف اشارہ کیا جہاں اب اسکا اور مشہد کا عکس ہی دکھائی دے رہا تھا۔کوئی خون اور خون سے لکھا لفظ وہاں موجود نہیں تھا۔

"یہ کہاں گیا؟" اس نے حیرت سے آگے بڑھ کر آئینے کو دیکھا۔

"کیا کہاں گیا؟آخر چیخی کیوں تھیں؟"

"ماما ابھی۔۔۔ابھی یہاں خون سے وہ لکھا تھا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"کیا؟ دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔" اس کے کہنے پر مشہد کے ماتھے پر بل پڑے۔ بھلا یہ کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہی تھی وہ۔

"نہیں ماما میں نے خود۔۔۔"

"بس کرو خاطرہ کچھ نہیں لکھا اس پر اور چلو کمرے میں۔" اس کی بات کاٹ کر وہ غصّے سے کہتی باتھ روم سے باہر نکل گئیں۔ جبکہ خاطرہ نے بے بسی اور خوف کے ملے جلے تاثرات لیے آئینے کی طرف دیکھا پھر تیزی سے باہر نکل کر مشہد کے ساتھ ان کے کمرے کی طرف چل پڑی۔ فی الوقت وہ تنہا کمرے میں نہیں رہ سکتی تھی۔

۔*********۔

صبح سو کر اُٹھی تو کمرے کے باہر سے کھٹ پٹ کی آوازیں آرہی تھیں۔ مشہد بھی کمرے میں موجود نہیں تھیں۔ یقیناً وہ ناشتہ بنا رہی تھیں۔ وہ جماہی روکتے ہوئے بیڈ سے اُتری اور کمرے سے باہر نکل کر سیدھا لونگ روم میں چلی آئی۔

"اُٹھ گئیں؟ اب ناشتہ کر لو مجھے اسکول بھی جانا ہے۔" مشہد اسے دیکھتے ہوئے بولیں۔

"جی اچھا۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ دھیرے سے کہتے ہوئے ڈائننگ ٹیبل کی کرسی کھسا کر بیٹھ گئی۔ سب کچھ ایک خواب سالگ رہا تھا مگر مشہد کے کمرے میں اس کی موجودگی نے یقین دلا دیا تھا کہ وہ سب خواب نہیں بلکہ حقیقت تھا۔

"اگر آیت الکرسی پڑھ کر سوگی تو ایسے خواب نہیں آئیں گے اور نہ ایسے وہم ہوگا۔" خاطرہ جو گم صم سی بیٹھی تھی مشہد کی آواز پر چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگی۔

"ماما وہ وہم نہیں تھا میں نے خود۔۔۔"

"خاطرہ وہاں کچھ نہیں تھا۔ تم ایک کام کرو گھر سے باہر نکلو، تازہ ہوا میں سانس لو تاکہ تمہارا ذہن بٹے۔ ایسے گھر میں رہ کر ہارر موویز اور ناولز پڑھو گی تو ذہن پر یہی سب سوار رہے گا۔" مشہد اس کی بات کاٹتے ہوئے بولیں۔

"پر ماما۔۔"

"بس بات ختم۔ ناشتہ کرو تاکہ میں نکلوں پھر۔" دوٹوک انداز میں کہہ کر وہ بات ختم کر گئیں۔ خاطرہ نے خاموشی سے انہیں دیکھا پھر اُٹھ کر خود بھی ڈائننگ ٹیبل پر ناشتے کے برتن لگانے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

Posted on Kitab Nagri

کورٹ جانے کیلئے ذوالفقار پیلس سے نکل کر اس نے کار کی رفتار ذرا تیز کی ہی تھی کہ مشہد اور خاطرہ کو ان کے گھر کے باہر کھڑا دیکھ، اس نے رفتار واپس دھیمی کی اور اپنی کار ان دونوں کے سامنے لے جا کر روکی۔

"السلام علیکم!! کیسی ہیں آنٹی آپ؟" گاڑی کا شیشہ نیچے کرتے ہوئے اس نے خوش اخلاقی سے پوچھا۔

"وعلیکم السلام!! میں بالکل ٹھیک بیٹا۔" مشہد نے مسکرا کر جواب دیا جبکہ خاطرہ خاموش کھڑی حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کہیں جا رہی ہیں آپ میں چھوڑ دوں؟"

"ارے نہیں میں اپنی گاڑی میں چلی جاؤں گی۔ ورنہ اسکول سے واپس آنے میں مسئلہ ہو جائے گا۔"

مشہد نے سبھاؤ سے انکار کیا ورنہ واپسی پر پبلک ٹرانسپورٹ کی تلاش میں واقعی انہیں مسئلہ ہو جاتا۔

"کوئی بات نہیں میں آپ کو لینے بھی آ جاؤں گا جب چھٹی ہو تو مجھے بتا دے گا۔"

غازان کی بات پر خاطرہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ صرف مشہد کی نظروں میں اچھا بننے کیلئے وہ سب کچھ چھوڑ کر اسے پک اینڈ ڈراپ تک دینے کیلئے تیار تھا۔

"ارے نہیں!! بہت بہت شکریہ تمہارا تم نے اتنا سوچا پر میں چلی جاؤں گی۔" مشہد نے ہنستے ہوئے کہا ساتھ ہی خاطرہ کی جانب مڑیں۔

"ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں کوشش کروں گی جلدی آ جاؤ۔"

Posted on Kitab Nagri

"اتنی بڑی ہو کر بھی یہ ڈرتی ہیں؟"غازان نے آنکھوں میں شرارت لیے اسے دیکھا جسے مشہد کا یوں غازان کے سامنے یہ بات کرنا اچھا نہیں لگا تھا۔

"ہاں وہ۔۔۔"

"جی نہیں میں نہیں ڈرتی،اور آپ جائیں آرام سے آئے گا میری طرف سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔"مشہد کے بولنے سے پہلے ہی غازان کو ترخ کر جواب دیتی وہ آخر میں مشہد سے بولی۔

"ٹھیک ہے جا رہی ہوں،اپنا خیال رکھنا۔"

مشہد کہتی ہوئی اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گئیں۔جبکہ غازان بڑے غور سے خاطرہ کے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا جس پہ پڑے نشان اس کے اندر کے سوئے حیوان کو بیدار کر رہے تھے مگر خود پر ضبط کرتے ہوئے اس نے مسکرا کر اسے دیکھا پھر ہاتھ ہلا کر بائے کہتے ہوئے خود بھی روانہ ہو گیا۔خاطرہ وہیں کھڑی دونوں گاڑیوں کو جاتے دیکھ رہی تھی جب عقب سے آنے والی آواز پر چونک کر مڑی۔

"آپ" !!

۔*********۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

آئینے کے سامنے کھڑی وہ سیاہ لباس میں ملبوس اپنی سیاہ زلفوں کو انگلی پہ لپیٹتے ہوئے اُس کے عکس کو آئینے میں دیکھ رہی تھی جو اس کے گرد حصار باندھے محبت کا اظہار کر رہا تھا کہ تبھی اپنے کوٹ کی جیب سے سیاہ گلاب نکال کر اُس نے اس صنف نازک کی سیاہ زلفوں کی زینت بنایا جن کا وہ تین سال سے دیوانہ تھا۔

"دیوونتم" !!

کان میں سرگوشی کرتا وہ اس کی گردن پر جھکا۔ جبکہ آئینے میں اپنے اور اس کے عکس کو دیکھتے ہوئے وہ مسکرائی کہ اچانک آئینے میں نظر آتا عکس دھندلانے لگا، منظر بدلا تو سامنے قائم ذوالفقار کی تصویر لگی تھی۔ جسے دیکھتے ہوئے رباب اکثر ماضی میں گم ہو جایا کرتی تھیں اور آج بھی ایسا ہی ہوا تھا۔

"تم نے ایسا کیوں کیا قائم؟ انسان کی زندگی سے تم اس قدر متاثر ہوئے کہ ان کی طرح بے وفا ہو گئے۔" ان کی تصویر سے مخاطب ہوئیں تو سیاہ سیال خود بخود آنکھوں سے بہہ نکلے۔

"تین سال کی رفاقت کے بعد بیس سال کی جدائی کو تم نے میرا مقدر بنا دیا اور پھر تمہاری خبر ملی بھی تو کب جب تم اس دنیا میں نہیں رہے نہ صرف یہ بلکہ تمہارا ایک بیٹا اور دوسری بیوی بھی تھے۔"

قائم ذوالفقار کی تصویر پر نظریں جمائے وہ گزرے پانچ سالوں کی طرح آج پھر ان سے شکوہ کر رہی تھیں کہ تبھی اپنی پشت سے آتی آواز پر وہ ایک پل کیلئے ہل نہ سکیں۔

"وہ بے وفا نہیں تھے۔"

"ذوالقرنین" !!

Posted on Kitab Nagri

مڑے بغیر ہی رباب نے جب اس کا نام پکارا تو آواز میں نہ چاہتے ہوئے بھی سختی اُتر آئی۔

"وہ آپ کے پاس نہیں تھے مگر ان کا دل ہمیشہ آپ کیلئے دھڑکتا تھا۔" وہ کہتا ہوا رباب کے برابر آ کھڑا ہوا نظریں باپ کی تصویر پر جمی تھیں۔

"کہنا کیا چاہتے ہو۔" تلخ لہجے میں پوچھا۔

ذوالقرنین نے چہرہ موڑ کر انہیں دیکھا پھر ہاتھ بڑھا کر آنسوؤں سے تر چہرے کو صاف کرنے لگا۔

"بس اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ قائم ذوالفقار ہمیشہ سے رباب کا تھا اور رباب کا ہی رہا انسانوں کی زندگی سے متاثر ہو کر بھی وہ انسانوں کی طرح بے وفا نہیں بنا۔"

نرمی سے آنسو صاف کرتے ہوئے وہ جب بولا تو ہر ایک حقیقت سے پردہ ہٹاتا چلا گیا۔ جبکہ رباب آنکھوں میں بے یقینی لیے اسے سنتی جا رہی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted on Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"آپ" !!

"جی میں۔" رہبان چلتے ہوئے اس کے سامنے آیا۔

"آپ کوئی کام وام نہیں کرتے ؟"

"کرتا ہوں نا بتایا تو تھا ایک کمپنی میں سافٹ ویئر انجینئر ہوں۔" خاطرہ کے سوال پر وہ ہنستے ہوئے بولا۔

"مجھے یاد ہے۔ میرا مطلب تھا جاب پر نہیں گئے یا آپ کی کمپنی نے آپ کو فارغ کر دیا۔" اس کے بلاوجہ ہنسنے پر خاطرہ اب کے طنزیہ انداز میں بولی۔

Posted on Kitab Nagri

"دراصل امی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو اس لیے آج کل گھر ہی ہوتا ہوں۔"

"اوہ سوری" !!

"نہیں کوئی بات نہیں۔"اس کی شرمندگی کو محسوس کرتے، رہبان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے آپ کے گھر میں اور کوئی نہیں؟"

"بابا کا دو سال پہلے انتقال ہو گیا تھا ایک چھوٹی بہن ہے وہ اسکول جاتی ہے۔"

"اوہ اچھا!! خیر میں چلتی ہوں بہت کام ہیں پھر مجھے مال روڈ بھی جانا ہے۔" خاطرہ کہہ کر جانے ہی لگی تھی کہ رہبان کی بات پر واپس اس کی طرف مڑی۔

"ویسے آپ میرے ساتھ مال روڈ چلیں گی؟"

"جی" !!

"وہ دراصل مجھے بھی کچھ شاپنگ کرنی تھی اور پھر آپ بھی جا رہی ہیں تو ایک سے بھلے دو۔"اس کے ماتھے پر پڑتے بل دیکھ کر رہبان نے فوراً وضاحت دی۔

خاطرہ الجھ کر اسے دیکھنے لگی۔ وہ بھلا ایک اجنبی پر بھروسہ کیسے کر سکتی تھی جس سے آج تیسری بار ہی ملاقات ہوئی تھی۔

"نہیں میں۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

"مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہیں۔اتنا بھی بے اعتبار نہیں میں اور پھر اکیلے ٹیکسی ڈرائیور کے ساتھ سفر کرنے سے بہتر نہیں آپ میرے ساتھ سفر کر لیں۔زیادہ نہ سہی تھوڑا بہت تو جان ہی گئی ہیں مجھے۔"

رہبان اس کی بات کاٹتا ہوا بولا تو ایک منٹ کیلیئے وہ بھی سوچ میں پڑ گئی۔ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا کسی ٹیکسی ڈرائیور کے ساتھ سفر کرنے سے بہتر تھا وہ اس کے ساتھ چلی جائے کم از کم جان پہچان والا تو تھا۔

"ٹھیک ہے میں گھر کے کام نبٹالوں پھر ایک گھنٹے بعد چلتے ہیں۔"

"جی جیسا آپ کو بہتر لگے۔"

مسکرا کر کہتا وہ اپنے گھر کی جانب بڑھ گیا۔جبکہ وہ وہیں کھڑی اب بھی اپنے فیصلے پر غور کر رہی تھی کہ کیا اس ٹھیک کیا؟

"اب بول دیا ہے تو چلی جاتی ہوں۔"

خود سے کہتی وہ بھی گھر کے اندر چلی گئی تا کہ جلد سے جلد سارے کام ختم کر سکے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

Posted on Kitab Nagri

کمرے کے وسط میں بیٹھی وہ زمین پر سفیدی سے لکیروں کا جال بچھا رہی تھیں۔ جس کے قریب دائرے کی صورت موم بتیاں جل رہی تھیں۔ جن سے اُٹھتے دھوئیں نے ارد گرد کے منظر کو دھندلا سا کر دیا تھا۔

وہ اپنا کام ختم کرتیں سیدھی ہوئیں اور آنکھیں بند کیے کچھ منتر پڑھنے لگیں۔ جب زوردار آواز کے ساتھ کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے وہ اندر داخل ہوا۔ زوجیل نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں۔

"زوالقرنین!! کتنی بار کہا ہے میری عبادت کے وقت مخل مت ہوا کرو۔" وہ بولیں تو لہجے میں ناگواری اُتر آئی۔

"کیوں شیطان ناراض ہو جاتا ہے؟" اندر تک جلا دینے والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ ما ما زوجیل کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"اپنی حد میں رہو تم۔"

زوجیل کہتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئیں۔ زوالقرنین کی موجودگی میں ان کی عبادت یونہی ادھوری رہ جاتی تھی۔

"یہ آج کل تمہارا ذوالفقار پیلس میں آنا جانا کچھ زیادہ نہیں ہو رہا۔" سیاہ مشروب کو گلاس میں نکالتے ہوئے انہوں نے طنزیہ انداز اپنایا۔

"مجھے نہیں لگتا آپ کو اس سے مسئلہ ہونا چاہیئے کیونکہ کل تک تو آپ مجھے یہ بتانے میں لگی تھیں کہ غازان میرا بھائی ہے۔"

وہ چلتا ہوا ان کے سامنے آیا اور ہاتھ سے مشروب لیتے ہوئے ایک سانس میں ہی اپنے اندر اُتار گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"مجھے مسئلہ ہے۔ میں چاہتی ہوں تم ان سے دور رہو۔ ان سے دشمنی یا محبت جیسے کسی بھی تعلق سے بندھنے کی ضرورت نہیں۔" لہجے میں غراہٹ لیے وہ کھوجتی نظروں سے اسے دیکھنے لگیں۔

"کیوں کہیں آپ مشکل میں نہ پڑ جائیں اس لیں؟ کہ اگر غازان کو پتا چل گیا اتنے سال آپ اس کے باپ کے ساتھ کیا کرتی آئی ہیں تو آپ کی گردن اُڑانے میں ایک سیکنڈ نہیں لگائے گا۔"

مکروہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ ان کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھنے لگا پھر زرا جھک کر بولا تو کوئی بھید کو اپنے لہجے میں سمو لیا۔

"میں آپ کی طرح دوسروں کی چیزوں پر نظر نہیں رکھتا۔"

۔*********۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آسمان پر سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے۔ جن سے گرتے پانی کے قطروں نے چاروں سوں مٹی کی خوشبو کو مہکا دیا تھا۔ مری کے مال روڈ پر لوگ ہاتھوں میں چھتریاں لیے اس موسم سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ جب لوگوں کی اس آمد و رفت میں، ہاتھوں میں شاپنگ بیگز تھامے وہ بازار سے نکلتے ہوئے ایک دم رکی اور مڑ کر رہبان کو دیکھا جو فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔

"اف!! یہ بھی فون سے چپک ہی گئے۔"

Posted on Kitab Nagri

کوفت سے اس نے اپنے ہاتھوں میں تھامے شاپنگ بیگز کو دیکھا جن کا بوجھ اس کی ہمت سے زیادہ ہو گیا تھا۔

"جلدی چلیں دیر ہو رہی ہے۔"

رہبان کو قریب آتے دیکھ وہ عجلت سے بولی۔کچھ وقت ایک دوسرے کی ہمراہی میں گزارنے کا ہی اثر تھا کہ دونوں کے بیچ حائل تکلف کی دیوار گر چکی تھی۔

"لنچ کر کے چلتے ہیں۔ویسے بھی موسم کتنا حسین ہو رہا ہے۔"

وہ خاطرہ کے انداز سے محظوظ ہوتا اسے تنگ کرنے کی غرض سے بولا جبکہ اچھے سے جانتا تھا وہ انکار کر دے گی اور پھر جواب بھی خاطرہ نے اس کی امید کے مطابق ہی دیا۔

"نہیں ماما کے آنے کا ٹائم ہو رہا ہے اس لیے گھر جا کر ہی کرے گا،اب چلیں جلدی۔"

"اچھا اچھا ٹھیک ہے چلو۔"

کہتے ہوئے رہبان نے کار کا دروازہ کھول کر سارا سامان پچھلی نشست پر رکھا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر گاڑی اسٹارٹ کر دی۔خاطرہ کے بیٹھتے ہی وہ گاڑی کو واپسی کے راستے پر ڈال چکا تھا۔

۔*********۔

Posted on Kitab Nagri

وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھے اپنے کمرے میں بیٹھی تھیں۔کچھ دیر پہلے ملی آگاہی کسی نئے عذاب سے کم نہیں تھی ہر شکوہ افسوس میں بدلتا چلا گیا تھا۔غم تھا کہ اشکوں میں آ ٹھہرا تھا۔وہ تین سال کی رفاقتوں کے مناظر کسی فلم کی طرح ذہن کے پردے پر گھومنے لگے تھے۔

"میں نے کیوں یہ جاننے کی کوشش نہ کی کہ تم کہاں ہو، کس حال میں ہو۔"

خود احتسابی کی کیفیت سے گزرتے ہوئے انہوں نے آنکھوں کو زور سے میچا کہ تبھی ہاتھ میں کتاب لیے میکال کمرے کے اندر داخل ہوا۔دروازے کو کھولنے جیسی زحمت اس نے گوارا نہیں کی تھی۔

"بڑی ماں یہ دیکھیں۔غازان کا دل قانتا کی طرف مائل ہو جائے اس لیے میں کیا لایا ہوں۔"

بغیر رباب کی طرف دیکھے وہ جوش سے بتاتا ہوا ان کے سامنے جا بیٹھا نظریں ابھی بھی کتاب پر جمی تھیں۔

"اس میں لکھا ہے محبوب کو قدموں میں لانے کیلیئے الو کی ہڈیوں کا۔۔۔"بات ابھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ رباب اس کی بات کاٹتے ہوئے ٹھہرے ہوئے لہجے میں گویا ہوئیں۔

"میکال!! سوائے اللہ کے دنیا کی کوئی طاقت جن وانس کا دل، اُس کے جذبات واحساسات کو نہیں بدل سکتی۔ ہم کسی کے دماغ کو تو اپنے تابع کر سکتے ہیں مگر دل کو نہیں۔"

آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے رباب نے اس کی طرف دیکھا تو ایک پل کیلیئے اسے چپ سی لگ گئی۔اسرار کی دبیز چادر اوڑھے وہ سرخی مائل سمندر جیسی نیلی آنکھیں اس پر جمی تھیں۔جن کے بھید پانا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"بڑی ماں" !!

"جاؤ یہاں سے۔"

خاموشی کو توڑتے ہوئے اس نے کچھ بولنا چاہا۔ مگر اس سے پہلے ہی رباب کہتی ہوئی رخ موڑ گئیں۔

۔*********۔

حالتِ اسراع میں سڑک پر دوڑتی گاڑی سیدھا اس کے گھر کے سامنے جا رکی تھی۔ جس کے ساتھ ہی خاطرہ نے مڑ کر پچھلی نشست سے سامان اُٹھایا اور دروازے کو کھولتی گاڑی سے باہر نکل گئی۔ رہبان بھی اس کے ساتھ ہی نکلا تھا۔

"چائے پانی کا نہیں پوچھیں گی؟"

اسے گھر کی طرف بڑھتا دیکھ رہبان نے پیچھے سے آواز لگائی۔

"جب ماما ہوں تو دس دفعہ آئے گا چائے کیا کھانا بھی کھلائیں گے۔"

مسکراہٹ دبا کر کہتی وہ ایک بار پھر مڑنے لگی تھی کہ رک کر رہبان کو دیکھا جس کی بھوری مسکراتی نظریں اسی پر جمی تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

"شُکراً اَجزیلاً!! (بہت بہت شکریہ)"

شاپنگ بیگز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خاطرہ نے اپنی ماں کی مصری زبان میں اس کا شکریہ ادا کیا۔

"انٹرسٹنگ!! عربی آتی ہے؟" وہ دلچسپی سے پوچھ رہا تھا۔

"تھوڑی تھوڑی ماما مصری ہیں نا۔"

"اوہ ہاں!! ویسے میں نے آج دیکھا تھا کافی مشابہت رکھتی ہیں آپ بس بال اور آنکھوں کا فرق ہے۔" رہبان نے یاد کرتے ہوئے کہا۔

"جی دراصل پاپا پر ہیں اس لیے، خیر بائے ماما آنے والی ہوں گی۔" مسکرا کر کہتی وہ دروازے کی جانب بڑھی اور لاک کھول کر گھر کے اندر چلی گئی۔

"پھر ملاقات ہو گی پرنسس" !!

رہبان نے اپنی بھوری چمکتی آنکھوں سے اسے جاتے دیکھا۔ پھر خود بھی گاڑی میں بیٹھ کر اپنے گھر کی جانب روانہ ہو گیا۔ ابھی اور بھی کام تھے جو کرنے باقی تھے۔

۔*********۔

Posted on Kitab Nagri

گھر کے اندر داخل ہو کے اس نے سارا سامان لیونگ روم میں موجود صوفے پر رکھا اور خود اس سے منسلک چھوٹے سے کچن میں جا کر فریج سے ٹھنڈا پانی نکال کر پینے لگی۔اس کی ایک یہی عادت تھی جس سے مشہد کو سخت چڑ تھی۔وہ ٹھنڈ میں بھی ٹھنڈا پانی نہیں چھوڑتی تھی۔

"اف!!مال میں چل چل کر میرے پاؤں دکھ گئے۔"

وہ بڑبڑاتی ہوئی واپس صوفے کی طرف بڑھی کہ تبھی دروازے سے بیل بجنے کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

"اب یہ کون آگیا؟"

اس نے کوفت سے سوچا اور آگے بڑھ کر دروازہ کھولا ہی تھا کہ تیزی سے غازان ذوالفقار گھر کے اندر داخل ہوا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے؟"وہ چلائی۔

"کہاں گئی تھیں تم؟"

اس کی بات کو نظر انداز کرتا،وہ متفکر سا ہو کر پوچھنے لگا۔خاطرہ کا سیاہ کوٹ اور ریڈ اسکارف اس کے باہر جانے کی گواہی دے رہا تھا۔

"مال روڈ گئی تھی۔"اب کے وہ چلائی نہیں تھی پر ماتھے پہ شکنیں ضرور واضح ہوئی تھیں۔

"اکیلے؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

غازان کے انداز سے عجیب دیوانگی جھلک رہی تھی۔وہ کب سے اس کی موجودگی کو محسوس کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اسے کچھ محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا اس لیے سارے کام چھوڑ کر وہ اس کے پاس چلا آیا تھا۔

"نہیں رہبان ساتھ تھا۔"

"کون رہبان؟"

خاطرہ کے کہتے ہی وہ ایک دم چوکنا ہوا۔وہ کسی مرد کے ساتھ گئی تھی اور اسے ادراک تک نہ ہوا۔

"یہ تم کیوں مجھ سے سوال پر سوال کیے جا رہے ہو؟ کیوں بتاؤں میں تمہیں؟"

اس نے دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر غازان کو گھورا۔جبکہ خاطرہ کی بات پر اس کا پارہ مزید چڑھ گیا۔

"آج کے بعد تم کسی کے ساتھ باہر نہیں جاؤ گی۔جہاں جانا ہو گا میں لے کر جاؤں گا۔"

"کیوں کیوں؟"

خاطرہ نے حیرت سے اسے دیکھا جو نہ جانے کس حق سے اس پر پابندی لگا رہا تھا۔

"بس کہہ دیا نا۔"وہ دوٹوک انداز میں بولا۔

"جاؤں گی مجھے جس کے ساتھ جانا ہو گا جاؤں گی۔"وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی اتنی آسانی سے کہاں مانتی۔

"ٹھیک ہے پھر اُس کی حالت کی ذمہ دار بھی تم ہی ہو گی۔"غصّے کو ضبط کرتا، وہ کہہ کر یہاں رکا نہیں تھا۔ورنہ ممکن تھا کہ ادھر ہی تباہی مچا دیتا۔

Posted on Kitab Nagri

"ہیں !! یہ کیا تھا بھئی؟ عجیب زبردستی ہے۔"

خاطرہ نے خود سے کہتے ہوئے بند دروازے کو دیکھا جہاں سے غازان ذوالفقار ابھی ابھی باہر گیا تھا۔وہ سر جھٹک کر صوفے کی طرف آئی اور شاپنگ بیگز اُٹھاتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔اس کی نماز کا ٹائم بھی نکلتا جارہا تھا۔

۔*********۔

وہ غصّے سے بھرا گھر واپس لوٹا تھا۔خاطرہ کسی مرد کے ساتھ گئی تھی یہ بات ہی اسے پاگل کرنے کیلیئے کافی تھی مگر سب سے زیادہ پریشان کن بات یہ تھی کہ یہ بات اسے معلوم کیوں نہیں ہوئی۔خاطرہ کی موجودگی کو وہ محسوس کیوں نہیں کر پارہا تھا کہ وہ کہاں ہے؟

"آخر یہ رہبان کون ہے؟ کیوں مجھے محسوس نہیں ہوا خاطرہ اُس کے ساتھ ہے؟"اس نے غصّے سے بالوں کو مٹھی میں جکڑا۔

"مجھے اب ہر وقت اس کے پاس رہنا ہوگا۔بس بہت رکھ لیے فاصلے ہمارے درمیان،اب میں تمہیں خود سے دور نہیں رکھ سکتا۔"وہ سوچتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا۔

Posted on Kitab Nagri

آج وہ کھل کر رباب اور دادا ذوالفقار سے بات کر لینا چاہتا تھا ان پر اپنی پسند واضح کر دینا چاہتا مگر ابھی دروازے کی طرف قدم بڑھائے ہی تھے کہ قانتا ایک دم اس کے سامنے آئی۔غازان بر وقت پیچھے ہٹا۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے؟کیوں آئی ہو یہاں؟"وہ غصّے سے دھاڑا۔

"ڈیئر کزن!!آخر اتنا غصّہ کس بات کا ہے۔تھوڑی دیر بات کرنے ہی تو آئی ہوں۔ویسے بھی جلد ہماری شادی ہو جائے گی۔"

وہ ایک ادا سے کہتی اس کی طرف بڑھنے لگی تھی کہ اچانک اپنی جگہ جم سی گئی۔غازان نے آنکھوں کے اشارے سے ہی اسے اپنی جگہ منجمد ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔

"خوش فہمی ہے تمہاری کہ میں تم سے شادی کروں گا۔تمہارے دماغ میں جس نے بھی یہ خناس بھری ہے جا کر اُس سے لڑو اور آئندہ میرے قریب مت آنا۔"

انگلی اُٹھا کر کہتا وہ قانتا کی ساری غلط فہمیوں کو دور کر چکا تھا۔جبکہ اپنی اتنی تذلیل پر وہ غصّے سے کھولتی فوراً وہاں سے غائب ہوئی۔مگر غازان سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے کا وہ پکا ارادہ کر چکی تھی۔

۔*********۔

Posted on Kitab Nagri

"آخر خود کو سمجھتے کیا ہیں یہ۔ مجھ سے سوال جواب کر رہے ہیں، کہاں گئی تھیں تم۔"

کمرے میں آکر بھی اسے رہ رہ کر غازان پر غصّہ آرہا تھا اور اس غصّے میں ان دونوں نے ہی اس بات پر دھیان نہیں دیا تھا کہ سارے تکلفات کو ایک طرف رکھ وہ دونوں ہی "آپ" سے "تم" تک آگئے تھے۔

"اذْهَبْ إلى الجَحِيم !!(جہنم میں جاؤ) میں بھی وہی کروں گی جو میرا دل چاہے گا۔"

بڑبڑاتے ہوئے اس نے سارا سامان بیڈ پر چھوڑا اور وضو کرنے باتھ روم کی طرف بڑھی۔اندر آکر اس کی نظر سیدھا آئینے پر پڑی تھی جس کے ساتھ ہی سارا واقع ایک بار پھر اس کی نظروں کے سامنے گھوم گیا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے، ہر بار تو میرا وہم نہیں ہو سکتا۔"

اسنے سوچتے ہوئے سر جھٹکا اور نل کھول کر وضو کرنے کیلیئے جھکی ہی تھی کہ تیز دھار سے نکلتے خون کو دیکھ کر چیختے ہوئے پیچھے ہٹتی، باتھ روم سے باہر بھاگی۔پورا گھر اس کی چیخوں سے گونج اُٹھا تھا۔تیزی سے سیڑھیاں اُترتی وہ نیچے آئی جب دو مظبوط ہاتھوں نے نرمی سے اسے اپنی گرفت میں لیا۔

"خاطرہ کیا ہوا کیوں چیخ رہی ہو؟" غازان نے اسے بازوؤں سے تھامتے ہوئے پوچھا جو مسلسل چہرہ پیچھے موڑے اپنے کمرے کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا ہے بتاؤ؟"

اب کے غازان نے اسے جھنجھوڑا تو وہ خوف زدہ سی اسے دیکھنے لگی۔خاطرہ کے چہرے پر پھیلا خوف اور آنکھوں میں آنسوؤں کو دیکھ کر وہ تڑپ اُٹھا۔

Posted on Kitab Nagri

"کیا ہوا ہے بتاؤ مجھے، کوئی تھا کیا اوپر؟" وہ کہتا ہوا خاطرہ کو چھوڑ کر سیڑھیوں کی جانب بڑھا کہ تبھی خاطرہ نے اس کا بازو دبوچ لیا اور تیزی سے نفی میں سر ہلانے لگی۔

"نہیں!! نہیں اوپر نہیں جاؤ وہاں کوئی ہے۔ وہ مار دے گا ہمیں، تم مت جاؤ۔" خوف کے باعث اس نے یہ تک نہیں سوچا تھا کہ غازان یہاں کیسے آیا۔

"کچھ نہیں ہوگا، میں دیکھ کر آتا ہوں۔"

"نہیں میں کہہ رہی ہوں ناتو۔۔۔" کہتے ہوئے وہ ایک دم غازان کے بازوؤں میں جھول گئی۔

"خاطرہ۔۔۔خاطرہ اُٹھو۔۔۔"

"خاطرہ!!" مشہد جو ابھی گھر میں داخل ہوئی تھیں، خاطرہ کو یوں غازان کے بازوؤں میں بیہوش دیکھ ایک پل کیلئے اپنی جگہ ساکت رہ گئیں۔ جو سوچ ان کے ذہن میں آرہی تھی وہ خوف زدہ کرنے کیلئے کافی تھی۔

"کیا کیا ہوا ہے اسے؟"

خود پر قابو پاتی وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھیں۔

"پتا نہیں میں یہاں سے گزر رہا تھا جب باہر تک ان کے چیخنے چلانے کی آواز آئی۔ اندر آکر پوچھا تو کہنے لگیں اوپر کوئی ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

خاطرہ کو صوفے پر لیٹا کر غازان سیدھا ہوتے ہوئے وضاحت دینے لگا۔ مشہد جو خاطرہ کی بیہوشی کی وجہ غازان کو سمجھ رہی تھیں یکدم شرمندہ ہوئیں۔

"سوری!! مجھے لگا۔۔۔"

"کوئی بات نہیں آنٹی، آپ بیٹی کی ماں ہیں سمجھ سکتا ہوں۔" غازان نے ان کو شرمندگی سے نکالنا چاہا۔

"ویسے کیا پہلے بھی ایسا ہوا ہے؟"

"ہاں صبح کے تین بجے اُٹھ کر بھی چلا رہی تھی کہ باتھ روم کے آئینے پر کچھ لکھا ہے۔" مشہد نے یاد کرتے ہوئے کہا۔

"کیا لکھا تھا؟" وہ ایک دم بے چین ہوا۔

"پتا نہیں، میں نے دھیان ہی نہیں دیا تھا۔ مجھے تو یہی لگا وہم ہو گا۔"

مشہد اب حقیقتاً پریشان ہو چکی تھی۔ مگر اب بھی انہیں یہ کوئی جن بھوت کا معاملہ نہیں لگ رہا تھا۔ بلکہ وہ اسے سائیکالوجیکل پرابلم سمجھ رہی تھیں۔

"آپ کو دھیان سے ان کی بات سننی چاہیئے تھی۔" غازان کو ان کی بات سن کر افسوس ہوا مگر ان کے منہ سے نکلی اگلی بات پر تو حیران ہی رہ گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"مجھے لگتا ہے کسی سائیکالوجسٹ کو دکھانا ہوگا۔یہ کوئی ذہنی بیماری ہے۔شاید اپنے پاپا کے انتقال کو سر پر سوار کر لیا۔"مشہد نے کہتے ہوئے خاطرہ کو دیکھا جو ہوش میں آ رہی تھی۔

"خاطرہ ٹھیک ہو بیٹا؟"وہ جھک کر اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں۔

خاطرہ خالی خالی نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی ذہن ابھی بھی بیدار نہیں ہوا تھا۔

"خاطرہ کیا ہوا بچے؟"

"ماما وہ۔۔۔وہ۔۔۔"

خاطرہ ایک دم صوفے سے اُٹھی اور چہرہ موڑ کر اپنے کمرے کی طرف دیکھا۔جبکہ غازان بظاہر تو ان کے ساتھ کھڑا تھا لیکن ذہنی طور پر وہ پورے گھر کو چیک کرنے میں لگا تھا۔مگر کوئی سراغ ہاتھ ہی نہیں آ رہا تھا۔

"آنٹی آپ انہیں اپنے کمرے میں لے جائیں شاید آرام کریں تو ٹھیک ہو جائیں۔"

خاطرہ کی حالت کو دیکھتے ہوئے مشہد کو بھی غازان کی بات درست لگی اس لیے اثبات میں سر ہلاتیں وہ اسے لیے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔خاطرہ بھی کوئی چوں چرا کیے بغیر ان کے ساتھ چل دی تھی۔وہ اس قدر خوف زدہ تھی کہ اب اپنے کمرے میں جانے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

"کیا ہے یہاں آخر میں پکڑ کیوں نہیں پا رہا؟مجھے یقین ہے خاطرہ نہ تو جھوٹ بول رہی ہے نہ یہ کوئی ذہنی بیماری ہے پھر کیا ہے جو اسے تنگ کر رہا ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

ان کے جاتے ہی غازان چاروں طرف نظرے دوڑاتا سوچنے لگا۔آخر کیا تھا جو اسے نہ تو دکھائی دے رہا تھا اور نہ ہی محسوس ہو رہا تھا۔

"غازان بیٹا!!"مشہد کی پکار پر غازان اپنی سوچوں سے باہر آتا ان کی طرف مڑا۔

"سو گئیں وہ؟"

"ہاں نیند کی دوا دی ہے سو جائے گی۔"وہ کہتے ہوئے اس کے قریب آئیں۔

"شکریہ بیٹا تم نے اتنی مدد کی اور میں نے تمہیں۔۔"وہ اب بھی اپنی سوچ پر شرمندہ تھیں۔اس لیے دانستہ طور پر بات ادھوری چھوڑ دی۔

"ارے نہیں آنٹی شکریہ کی ضرورت نہیں اور نہ ہی شرمندہ ہونے کی ضرورت ہے آپ اپنی جگہ بالکل ٹھیک تھیں۔آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو ایک غیر مرد کو اپنی بیٹی کے ساتھ دیکھ کر ایسے ہی ردِ عمل دیتا۔"
دھیمی مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ بولا تو مشہد کو نہ جانے کیوں اس میں عامر گردیزی کا عکس نظر آیا۔

"اچھا اب میں چلتا ہوں گھر پر سب انتظار کر رہے ہوں گے۔"

"ٹھیک ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

غازان کے کہنے پر انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔یوں تو وہ چاہتی نہیں تھیں بغیر کچھ کھائے پیے وہ دوسری بار ان کے گھر سے جائے مگر حالات کے پیش نظر مشہد چاہتے ہوئے بھی روک نہ سکیں۔

۔*********۔

"کہاں جا رہی ہو تم؟"

رباب نے اسے دیکھا جو غصّے سے بھری ان سے لڑ جھگڑنے کے بعد دروازے کی جانب بڑھ رہی تھی۔

"ہنہہ!! جا رہی ہوں میں واپس اب مجھے یہاں نہیں رہنا۔"

ہنکار بھر کر کہتی وہ ان کی طرف دیکھے بغیر ہی دروازے سے باہر نکل گئی۔

"مجھے معاف کر دو قانتا جب دل نہ ملیں تو زبردستی کے رشتے بھلے جڑ بھی جائیں مگر دیرپا نہیں رہتے۔"

رباب سوچتے ہوئے افسردہ سی اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس جا کھڑی ہوئیں جہاں سے قانتا انہیں بیرونی دروازہ پار کرتی دکھائی دے رہی تھی۔

"مجھے اُمید ہے اس بار ماضی نہیں دھرایا جائے گا۔تم سمجھ گئی ہو گی، جو تمہارا ہے ہی نہیں تو تم چاہ کے بھی اسے کبھی حاصل نہیں کر سکتی۔"

Posted on Kitab Nagri

ذوالفقار پیلس سے دور جاتی قانتا کو دیکھ کر وہ بڑبڑائی پھر وہاں سے ہٹ کر داداذوالفقار کے پاس چلی گئیں۔ جبکہ سڑک پر چلتی قانتا انتقام کی آگ لیے آگے بڑھتی جارہی تھی کہ ایک تیز ہوا کا جھونکا اس کے قریب سے گزرا۔وہ چونکی پیچھے مڑ کر دیکھا تو آنکھوں میں حیرت اُتر آئی۔

"تم ک۔۔۔"

ابھی لفظ منہ سے ادا بھی نہ ہوئے کہ کسی ان دیکھی قوت نے اس کے قدموں کو جکڑا۔ قانتا بھرپور مزاحمت کرنے کی کوشش کررہی تھی۔ مگر اس کے پاؤں کے ساتھ ساتھ وہ اس کے اوپری حصے کو بھی اپنے شکنجے میں لے رہا تھا۔ قانتا نے چیخنے چلانے کی کوشش کی تھی مگر اس دُھند بھری شام میں اس کا وجود ایک دم غائب ہوگیا۔

۔*********۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

گھر سے جانے کے بجائے وہ بالکنی سے سیدھا خاطرہ کے کمرے میں آیا تھا۔تاکہ اس جن کا پتا لگا سکے جو خاطرہ کو نہ صرف تنگ کررہا تھا بلکہ اس سے تعلق بنانے کی بھی پوری کوشش کررہا تھا۔خاطرہ کے جسم پر وہ نشان اور آج اس کا یوں ڈر کر بھاگنا اس بات کی دلیل تھا کہ وہ اپنے پاپا کے انتقال کے باعث ذہنی دباؤ کا شکار نہیں بلکہ واقعی کوئی ہے جو اسے خوف زدہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کررہا ہے۔ مگر کون؟

"یہاں تو کسی کی موجودگی محسوس نہیں ہورہی۔"

Posted on Kitab Nagri

غازان نے چاروں طرف نظر دوڑائی کمرے میں ایسا کچھ موجود نہیں تھا جو مشکوک ہو۔

"آخر کون ہو سکتا ہے؟"

وہ سوچتے ہوئے باتھ روم کی طرف بڑھا۔ مگر وہاں بھی اس کی توقع کے برعکس کچھ نہیں تھا۔

"کون کون ہو سکتا ہے؟ کہیں وہ۔۔۔"اس نے غصّے سے دیوار پر ہاتھ مارا۔

"زوالقرنین اگر تم ہو تو اپنے انجام کیلئے تیار ہو جاؤ۔ تمہاری ماں نے میرے باپ کو تو چھین لیا پر تمہیں خاطرہ کو مجھ سے چھیننے نہیں دوں گا۔"

سرخ آنکھوں سے غازان نے خود کو آئینے میں دیکھا اور اس کے ساتھ ہی وہاں سے غائب ہو گیا۔ جبکہ کمرے میں رکھی کرسی اس کے جاتے ہی اپنے آپ ہلنے لگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

"اب کیسا محسوس کر رہی ہو؟"

ڈائننگ ٹیبل پر کھانے کے برتن سجاتے ہوئے مشہد نے خاطرہ کی طرف دیکھ کر پوچھا جو ان کے بلانے پر اب کمرے سے باہر نکلی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"ٹھیک ہوں۔"

دھیرے سے کہتے ہوئے وہ ڈائننگ ٹیبل کی طرف آئی اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔ مشہد بغور اس کے بجھے ہوئے چہرے کو دیکھ رہی تھیں۔

"میں سوچ رہی تھی تمہارے لیے ڈاکٹر سے اپائنٹمنٹ لے لوں۔"

"کیوں؟" خاطرہ نے چونک کر ان کی طرف دیکھا۔

"مجھے لگتا ہے تم ذہنی دباؤ کا شکار ہو رہی ہو اس لیے تم ایسی۔۔۔"

"آپ کو لگتا ہے میں جھوٹ بول رہی ہوں؟"

مشہد کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ چیخ پڑی۔ حیرت کی انتہا تھی کہ اس کی ماں اس کی بات کا یقین کرنے کے بجائے اسے ذہنی مریضہ سمجھنے لگی تھیں۔

"نہیں میرا مطلب یہ نہیں تم۔۔۔"

"آپ کا مطلب یہی ہے کہ میں من گھڑت کہانیاں بنا رہی ہوں۔ بابا کے انتقال کو سر پر سوار کر لیا اس لیے میں ایسی باتیں کر رہی ہوں ہیں نا؟"

مشہد اس کے کہنے پر نفی میں سر ہلانے لگیں۔ خاطرہ ان کی بات پر یوں ردِ عمل دے گی۔ یہ تو انہوں نے سوچا ہی نہیں تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"خاطرہ تم غلط سمجھ رہی ہو۔۔۔"

"میں غلط نہیں سمجھ رہی اور نہ ہی میں کسی ڈاکٹر کے پاس جاؤں گی۔آپ کھانا کھالے گا مجھے بھوک نہیں۔"وہ کہہ کر کرسی سے اُٹھی اور تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

مشہد نے تاسف سے اسے جاتے دیکھا پھر ایک نظر کھانے پر ڈال کر برتن سمیٹنے لگیں۔ان کی اپنی بھوک بھی خاطرہ کی باتوں کی وجہ سے مٹ چکی تھی۔

۔*********۔

بالکنی میں کھڑی وہ بے تاثر آنکھوں سے آسمان پر کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔ مشہد کی باتوں کا دکھ اتنا تھا کہ وہ اپنے خوف کو بھی فراموش کرتے ہوئے تنہائی کی خاطر اپنے کمرے میں چلی آئی تھی اور اب بالکنی میں کھڑی مشہد کی باتوں کو سوچے جا رہی تھی جب اچانک غازان اس کے سامنے آیا۔

"بھاؤ" !!

"آآااااہ!!"وہ چیختے ہوئے پیچھے ہٹی اور دل پر ہاتھ رکھ کر پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی جو گریل کو مضبوطی سے تھامے کھڑا مسکرا رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"کیا بد تمیزی ہے یہ ؟ابھی میرا ہارٹ فیل ہو جاتا تو؟"

"ہارٹ فیل ہو آپ کے دشمنوں کا۔"وہ مسکراتا ہوا بولا۔

"ایسے نہ بولیں ورنہ ایسا نہ ہو کہ آپ ہی اللہ کو پیارے ہو جائیں۔"

خود پر قابو پاتی اب وہ بھی طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے ہوئے تھی کہ یوں ایک بار پھر وہ "تم" سے "آپ" پر آ گئے۔

"ارے ہم تو آپ کے خیر خواہ ہیں پر افسوس آپ ہمیں دشمن سمجھتی ہیں۔"غازان نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔

"کیوں آئے ہیں ؟"اس کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے اب خاطرہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"کچھ کہنا تھا مس خطرہ" !!

"کیا کہنا تھا؟"اب کے دانت پیستے ہوئے پوچھا۔

"حالانکہ یہ کہنے میں بڑا"خطرہ"ہے مگر پھر بھی میں یہ کہنا چاہوں گا۔۔۔"وہ رکا، خاطرہ ایک ابرو اُٹھائے کڑے تیوروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"مس خطرہ یہ لائر مین (جھوٹا آدمی) آپ کی سچی محبت میں گرفتار ہو گیا ہے۔کیا اس کی محبت کو قبول کر کے آپ اس کی زندگی کا سب سے بڑا"خطرہ"بننا پسند کریں گی؟"

Posted on Kitab Nagri

بالکنی میں لگی گریل کو مضبوطی سے پکڑے کھڑا وہ اپنے انوکھے انداز میں اس سے اظہارِ محبت کر رہا تھا۔ سمندر جیسی نیلی آنکھوں میں محبت کے ساتھ ساتھ شرارت بھی واضح تھی۔

خاطرہ کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا۔ وہ تھوڑا آگے بڑھی اور شہادت کی انگلی سے اس کے چہرے کو چھوتے ہوئے بولی۔

"محبت کا دعوے دار یہاں ہر کوئی ہے مگر۔۔۔ محبت کے مفہوم سے واقف یہاں کوئی کوئی ہے۔ ایڈووکیٹ غازان صاحب" !!

ایک ادا سے کہتی وہ اسے وہیں کھڑا چھوڑ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ جبکہ غازان صاحب اس بات کو فراموش کرتے ہوئے کہ وہ اس وقت کہاں کھڑے ہیں۔ اس ادا پہ مسکرا کر آنکھیں بند کی ساتھ ہی اپنے دونوں ہاتھ دل کے مقام پر رکھے ہی تھے کہ اگلے ہی لمحے وہ بالکنی سے نیچے پکی سڑک پر جا گرے۔

"اف اللّٰہ" !!

کمر پر ہاتھ رکھ کر وہ کراہتے ہوئے کھڑا ہوا، وجہ یہ نہیں تھی کہ گرنے کے باعث کہیں چوٹ آئی تھی بلکہ وجہ یہ تھی کہ گرنے کی آواز سن کر خاطرہ واپس بالکنی میں آگئی تھی اور اب گریل کو تھامے نیچے جھانک رہی تھی۔ چہرے پر مسکراہٹ بھی واضح تھی، جو یقیناً غازان کے اس طرح گرنے پر نمودار ہوئی تھی۔

"مدد چاہیئے مسٹر عاشق؟" مسکراہٹ دباتے ہوئے خاطرہ نے طنزیہ لہجہ اپنایا۔

"نہیں چلتا ہوں بائے۔"

Posted on Kitab Nagri

ہاتھ ہلا کر بائے کہتا وہ بھرپور اداکاری کے ساتھ کمر تھامے، لنگڑاتا ہوا آگے بڑھا ہی تھا کہ چند قدموں کے فاصلے پر کھڑے اس جن کو دیکھ کر غازان کی آنکھوں میں شعلے بھڑک اٹھے۔

۔*********۔

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Posted on Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

خاطرہ واپس اپنے کمرے میں چلی آئی تھی اور اب ٹی وی آن کیے بیڈ پر نیم دراز غازان کے بارے میں سوچ رہی تھی۔اس نے غازان کے اظہار کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی تھی کیونکہ اس کی آنکھوں اور لہجے میں ناچتی شرارت اس بات کا ثبوت تھی کہ وہ محض مذاق کی غرض سے کہہ رہا تھا تاکہ خاطرہ کا موڈ بدل سکے کیونکہ آج جو کچھ بھی ہوا وہ سب غازان سے چھپا نہیں رہا تھا۔

"کیا وہ صرف مذاق کر رہے تھے یا پھر واقعی۔۔۔"

سوچتے ہوئے اس کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا کہ دل کے کسی کونے میں چاہے جانے کی خواہش سر اُٹھانے لگی تھی۔

"ویسے کتنے چھچھورے ہیں بھلا ایسے مذاق بھی کوئی کرتا ہے۔"

بڑبڑاتے ہوئے وہ اب ٹی وی کی جانب متوجہ ہوئی۔لبوں پہ مسکراہٹ اب بھی قائم تھی اس بات کو بھلائے کہ سب سے زیادہ مذاق، دکھ اور دھوکے، ایک محبت کے نام پر ہی تو دیئے جاتے ہیں۔

۔*********۔

www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"سیر ئیسلی غازان" !!

میکال حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا جس کی آنکھوں میں اسے دیکھتے ہی شعلے بھڑک اٹھے تھے۔

"تم ایک انسان سے۔۔۔"

"اپنے کام سے کام رکھو۔" غازان اس کی بات کاٹتا ہوا غرایا۔

"تم نے ایک بار بھی بڑی ماں اور قانتا کے بارے میں نہیں سوچا۔ بڑے بابا کی طرح تم۔۔۔"

"بکواس بند کرو اپنی۔ میں قائم ذوالفقار کی طرح نہیں سمجھے، مجھے ان سے ملانے کی کوشش مت کرنا۔" وہ ایک دم دھاڑا مگر میکال پر اس کی دھاڑ کارتی برابر اثر نہ ہوا۔

"میں بس اتنا کہہ رہا ہوں کہ ہمیں لگتا تھا اُن کی طرح تم بھی بس انسانوں کی زندگی سے متاثر ہو مگر ہم نے یہ نہیں سوچا تھا کہ تم انسانوں سے بھی متاثر ہونا شروع کر دو گے۔" اب کے میکال کے لہجے میں بھی سختی اُتر آئی۔

"میں نے کہا بکواس بند کرو اور اس سے دور رہنا سمجھے۔" غازان کہتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ جبکہ میکال نے اس کی پشت کو گھورا پھر پیچھے سے چلایا۔

"مجھے شوق بھی نہیں انسانوں کے پاس جانے کا۔ کیونکہ ان سے بڑا دھوکے باز اور کوئی نہیں ہوتا۔"

Posted on Kitab Nagri

میکال کی بات پر ایک پل کیلیئے اس کے قدم رکے پھر سر جھٹکتا آگے بڑھ گیا۔ البتہ میکال نے چل کر جانے جیسی زحمت اپنے پیروں کو نہیں دی بلکہ چٹکی بجاتے ہی وہاں سے غائب ہو گیا۔

۔*********۔

جہاں اس خالی کمرے میں ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ وہیں بیچوں بیچ ایک لکڑی کا تختہ موجود تھا جس کے ساتھ وہ زنجیروں سے جکڑی مسلسل خود کو چھڑوانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ وہ یہاں کیوں لائی گئی تھی، اس بات سے اب تک انجان تھی۔

"کیوں باندھا ہے مجھے چھوڑو۔"

قانتا نے چلاتے ہوئے زنجیر کو جھٹکا دیا۔ مگر ہر بار کی طرح اس بار بھی ناکام۔ اوپر سے اندھیرا اتنا تھا کہ کچھ دکھائی بھی نہیں دے رہا تھا حالانکہ وہ اندھیرے میں بھی باآسانی سب کچھ دیکھ سکتی تھی پر نہ جانے ایسی کون سی قوت تھی جس نے اس کی صلاحیت کو مفلوج کر دیا تھا۔

"کیا ہے؟ کیوں چلا رہی ہو؟" کمرے میں کرخت بھری آواز گونجی مگر پوچھنے والا خود دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"تم کون ہو؟ سامنے آؤ۔"

Posted on Kitab Nagri

جواب دینے کے بجائے وہ بھی چلاتے ہوئے بولی۔ تبھی کمرے میں کسی کی آہٹ محسوس ہوئی۔ایک ہوا کے جھونکے کی طرح قانتا کے قریب سے گزرتا وہ اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا تھا۔

"ششش" !!

پیچھے سے اپنا چہرہ اس کے کان کے قریب کرتے ہوئے اس نے سرگوشی کی۔

"آواز نہیں۔تم جلد یہاں سے آزاد ہو جاؤ گی اگر میری بات مان لو تو۔"

اس کی بات پر قانتا نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھنا چاہا مگر وہی بات اندھیرے کے باعث کچھ نظر نہیں آیا۔ حتیٰ کہ وہ یہ تک محسوس نہیں کر پا رہی تھی کہ وہ جن ہے یا انسان۔

"کونسی بات؟"

اپنی بات پر اُسے راضی ہوتا دیکھ اس کی آگ رنگ آنکھیں چمک اُٹھیں۔ایک جاندار قہقہہ لگاتا اب وہ قانتا کے مقابل آ کھڑا ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

Posted on Kitab Nagri

رات بھر ہوتی ہلکی ہلکی برف باری کے بعد صبح کا آغاز مسحور کن تھا۔آسمان پر چھائے سرمئی بادل اور برف سے ڈھکے درخت وہ ان کے سحر میں جکڑی ناشتے کے بعد مشہد سے اجازت لے کر گھر سے باہر نکل آئی تھی اور اب برف پر اپنے قدموں کے نشان چھوڑتی آگے بڑھ رہی تھی جب غازان اچانک اس کے سامنے آیا۔وہ اس وقت ٹریک سوٹ میں موجود تھا اور خاطرہ ہمیشہ کی طرح اپنے سیاہ کوٹ اور ریڈ اسکارف میں ملبوس۔

"کہاں جا رہی ہیں مس خطرہ؟"آنکھوں میں شرارت اب بھی واضح تھی۔

"کہیں نہیں۔"

خاطرہ اسے گھورتے ہوئے سائڈ سے گزرنے لگی کہ وہ پھر اس کے سامنے آ کر راستہ روک گیا۔

"اچھا طبیعت کیسی ہے اب؟ کل پھر ڈر تو نہیں لگا۔"غازان نے اب سنجیدگی سے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں۔ویسے تھینکس کل اتنی مدد کرنے کیلیئے۔لیکن اس بیہودہ مذاق کی ضرورت نہیں تھی۔"

اس کی آخری بات پر غازان نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔کل واقعی اس نے جو کہا تھا مذاق میں کہا تھا۔وہ اتنی جلدی ابھی اظہارِ محبت کرنا بھی نہیں چاہتا تھا کہ ابھی اس نے اُس جن کو بھی پکڑنا تھا جو اس کی خاطرہ کو نقصان پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔لیکن اس سے پہلے وہ اظہار کر کے اپنی کوئی کمزوری اس جن کے ہاتھ میں نہیں دینا چاہتا تھا۔

"ویسے اگر آپ کہیں نہیں جا رہی تو آئیں اپنی ماما سے ملاؤں۔"خاطرہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا وہ ذوالفقار پیلس کی طرف بڑھا۔

Posted on Kitab Nagri

"ہاتھ چھوڑیں۔"

"یار اتنا بھی بے اعتبار نہیں۔اب تو تمہیں اور تمہاری ماں کو مجھ پر یقین ہو جانا چاہیئے۔"

سنجیدگی سے کہتا ایک بار پھر وہ "آپ" سے "تم" پر آگیا۔خاطرہ گڑبڑا کر ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔ساتھ ساتھ ہاتھ چھڑوانے کی کوشش بھی کررہی تھی۔مگر غازان کی گرفت مضبوط تھی۔

"اچھا ماما بھی ہیں آپ کی؟"

ہاتھ چھڑوانے کی کوشش ترک کرتے ہوئے خاطرہ نے پوچھا۔شاید غازان کی بات کا اثر تھا کہ وہ اب اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا رہی تھی۔

"ہاں!!کیوں صرف تمہاری ہو سکتی ہیں؟" غازان نے گھورا۔

"نہیں اصل میں آپ کی خود پاپا کہلانے کی عمر ہے تو۔۔" مسکراہٹ دباتے ہوئے خاطرہ نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

"ہاں!!پر تم نے "ہاں" کہا ہی نہیں کہ مجھے پاپا کہنے والے اس دنیا میں آتے۔"

اب تپانے کی باری غازان کی تھی اور وہ کامیاب بھی ہوا تھا خاطرہ غصّے سے اسے گھورتے ہوئے ایک بار پھر اپنا ہاتھ چھڑانے لگی۔

"چھوڑیں مجھے،آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا۔"

Posted on Kitab Nagri

"اچھا یار سوری مذاق کر رہا تھا چلو۔"

زبردستی اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے وہ ذوالفقار پیلس کے سامنے جا کر رکا ہی تھا کہ عین اسی وقت دروازے کھول کر زوالقرنین ذوالفقار باہر آیا۔

"ہیلو برادر" !!

۔*********۔

دادا ذوالفقار کے کمرے سے نکل کر رباب اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھیں جب انہیں آس پاس انسانی جسم کی خوشبو محسوس ہوئی کوئی انسان ان کے بنائے دائرے میں چلا آیا تھا مگر کون ؟

"آج تک تو کوئی انسان گھر میں داخل نہیں ہوا پھر یہ کون ہے ؟"

وہ سوچتی ہوئی تیزی سے اپنے کمرے میں آئیں اور کھڑکی پر ڈلے پردوں کو ہٹا کر نیچے جھانکنے لگیں جہاں وہ تینوں کھڑے نظر آرہے تھے۔

"غازی !! دماغ خراب ہو گیا ہے ان دونوں کا۔"

Posted on Kitab Nagri

لب بھینچے رباب کمرے سے نکل کر باہر کی جانب بڑھیں۔خاطرہ کی موجودگی میں زوالقرنین اور غازان کا آمنا سامنا عنقریب کسی طوفان کی آمد کی گواہی تھا۔مگر اس سے پہلے کے معاملات بگڑیں انہیں جاکر دونوں کو ایک دوسرے کی نظروں سے دور کرنا تھا۔

۔*********۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

غازان نے مٹھی بھینچے خود پر ضبط کرتے ہوئے پوچھا۔ورنہ دل تو کر رہا تھا اسے اُٹھا کر کہیں دور پھینک دے تاکہ بھولے بھٹکے سے بھی یہاں واپس نہ آئے۔مگر خاطرہ کی موجودگی میں خود پر قابو پانے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔

"تعارف نہیں کراؤ گے برادر؟"

اس کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے وہ خاطرہ کی جانب مڑا اور مصافحہ کیلئے ہاتھ آگے بڑھایا مگر ہاتھ ملانے کے بجائے وہ اس کی آنکھوں کو دیکھ رہی تھی۔

"یہ تو وہی آنکھیں ہیں جو میں خواب میں اکثر دیکھتی ہوں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

خاطرہ نے الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کچھ بولنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی غازان نے زوالقرنین کا وہی ہاتھ تھام کر زور سے جھٹکا دیا۔

"وہ ہر ایرے غیرے سے ہاتھ نہیں ملاتی۔"

"ہاں پر تم جیسے ایرے غیرے کو منہ لگا لیتی ہے۔"

جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہتا وہ غازان کو تپش دلا گیا لیکن اس سے پہلے وہ کچھ کرتا کہ عین اسی وقت دروازہ کھول کر رباب باہر آئیں۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟"

"کچھ نہیں ماما رباب میں چلتا ہوں اپنا خیال رکھے گا۔"

رباب کے سوال میں چھپی فکرمندی کو محسوس کرتا وہ فوراً وہاں سے چلا گیا۔ رباب نے بھی سکھ کا سانس لیا اور غازان کی طرف مڑیں۔ جو ابھی بھی جاتے ہوئے زوالقرنین کی پشت کو گھور رہا تھا۔

"یہ کون ہے؟"

غازان چونکا اور رباب کی طرف دیکھا جو سوالیہ نظروں سے اسے تو کبھی خاطرہ کو دیکھ رہی تھیں۔ حالانکہ وہ اچھے سے پہچان گئی تھیں کہ سامنے کھڑی لڑکی کوئی اور نہیں بلکہ ان کے بیٹے کی محبت ہے۔

"ماما یہ خاطرہ ہے آپ کو بتایا تھا نہ اس کے بارے میں۔"

Posted on Kitab Nagri

آنکھوں ہی آنکھوں میں وہ کل کا سارا واقع ان تک پہنچانے لگا۔

"آں!! ہاں بتایا تھا۔اب کیسی طبیعت ہے بیٹا آپ کی؟"سب جان لینے کے بعد رباب فوراً خاطرہ کی طرف متوجہ ہوئیں۔

"ٹھیک ہوں آنٹی۔"

"آؤ اندر آؤ نا۔"رباب نے شفقت بھرے لہجے میں کہا۔

خاطرہ نے غازان کی طرف دیکھا۔نرم تاثرات چہرے پر سجائے اس نے چلنے کا اشارہ کیا تو وہ ان دونوں کے ساتھ اندر کی جانب بڑھ گئی۔ جبکہ وہیں درخت پر بیٹھا کوّا بھی ان کے جاتے ہی اپنے اصلی روپ میں آچکا تھا۔

"غازان ذوالفقار اور خاطرہ گردیزی!! کہانی تو اب شروع ہو گی رباب قائم ذوالفقار۔۔۔ایک بار پھر ماضی دھرایا جائے گا۔"سوچتے ہوئے اس کی آگ رنگ آنکھوں میں چمک سی ابھری تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

"وہ آپ کا بھائی تھا؟"

Posted on Kitab Nagri

غازان کے ساتھ چلتے ہوئے اس نے آہستگی سے پوچھا تاکہ رباب تک آواز نہ پہنچ سکے۔

"ہاں" !!

ایک لفظی جواب دے کر وہ خاموش ہو گیا۔اسے زوالقرنین کے متعلق بات کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ مگر نہ جانے کیوں خاطرہ دلچسپی لے رہی تھی۔

"لیکن وہ تو آپ میں نہیں ملتے نہ آنٹی میں۔ان کی آنکھوں کا رنگ بھی مختلف ہے۔"

"وہ بابا پر ہے۔ "

"اوہ اچھا۔"

اس نے سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا کہ تبھی وہ تینوں ایک کمرے کے سامنے جا رکے۔

"غازان تم خاطرہ کو بٹھاؤ میں ابھی آئی۔"

"جی ماما۔"

رباب مسکرا کر خاطرہ کی طرف دیکھتی وہاں سے چلی گئی۔ جبکہ غازان اسے لیے اپنے کمرے کے اندر داخل ہوا۔

"یہ کس کا کمرہ ہے؟"

سیاہ اور سفید رنگ میں ڈوبے مگر خوبصورتی سے سجے کمرے کو دیکھتے ہی اس نے پوچھا۔

"میرا ہے، تمہیں پسند آیا؟"

Posted on Kitab Nagri

خاطرہ کے چہرے کے تاثرات کو بغور دیکھتے ہوئے اس نے مسکرا کر پوچھا۔

"ہاں !!اچھا ہے۔"

"ویسے مجھے یاد آیا کل آپ ہمارے گھر کیسے آئے تھے ؟"

اس اچانک پوچھے جانے والے سوال پر غازان نے گڑبڑا کر اسے دیکھا جواب سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ کم گھور زیادہ رہی تھی۔

"دروازے سے آیا تھا اور کیسے آؤں گا۔"

"نہیں دروازہ لاک تھا۔پھر آپ کیسے آئے ؟"اب کے خاطرہ کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"جی نہیں آپ نے لاک نہیں کیا تھا مجھے لگتا ہے آپ کو بھولنے کی بیماری ہو گئی ہے۔"

غازان کے کہنے پر وہ غصّے سے بھری اسے کچھ سنانے کیلئے منہ کھول ہی رہی تھی کہ رباب ہاتھ میں ٹرے تھامے کمرے میں داخل ہوئیں۔

"یہ کیا غازی، تم نے اسے بٹھایا نہیں۔"چائے کی ٹرے ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ غازان سے بولیں پھر خاطرہ کی جانب مڑیں۔

"بیٹھو بیٹا۔"

"جی" !!

Posted on Kitab Nagri

"غازان نے تمہارے بارے میں بتایا تھا اور آج دیکھ بھی لیا۔ تم واقعی بہت پیاری ہو۔" رباب اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولیں۔

خاطرہ کی نظر یکدم غازان کی طرف اُٹھیں مگر اُس کی آنکھوں میں نظر آتا اپنا عکس اسے واپس نظریں جھکانے پر مجبور کر گیا۔

رباب کے ساتھ چائے پینے اور چند ادھر اُدھر کی باتوں کے بعد وہ واپس غازان کے ساتھ گھر چلی آئی جب گھر کے دروازے پر رکتے ہوئے غازان نے پوچھا۔

"کل ایوبیہ چلو گی میرے ساتھ؟"

"ایوبیہ کیوں؟" دل میں اُٹھتی خواہش کو ڈپٹ کر اس نے سوال کیا۔

"ویسے ہی گھوم پھر لینگے تمہیں بھی اچھا لگے گا۔" وہ سر کھجاتا ہوا بولا۔

"ہمم!! ماما سے پوچھوں گی۔" خاطرہ نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اوکے تو میں رات کو کال کر کے پوچھوں گا بائے۔"

وہ کہہ کر واپس گھر کے راستے چل پڑا۔ خاطرہ اس کی پشت کو دیکھتی مسکرانے لگی کہ ایک دم چونکی۔

"ان کے پاس نمبر کہاں سے آیا؟"

Posted on Kitab Nagri

۔*********۔

"آخر تم بتاؤ گے یہ کب سے چل رہا ہے اور آج تو اسے گھر بھی لے آئے۔" غازان کے گھر پہنچتے ہی میکال اس کے سر پر جا کھڑا ہوا۔ جو اپنے کمرے میں ایزی چیئر پر آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔

"کب سے۔۔۔" اس نے زیرِ لب دھرایا۔

"ہاں کب سے بتاؤ۔"

"کراچی سے" !!

آنکھیں بند کیے وہ پُر سکون سا بولا۔

"کراچی !! کراچی تو تم تقریباً پانچ ماہ پہلے گئے تھے۔ کسی کیس کے سلسلے میں۔"

میکال بے یقینی سے اسے دیکھے گیا۔ کیا وہ جھوٹ بول کر گیا تھا؟

"ہاں !! پانچ ماہ ہو گئے اس بات کو جب اس دن مری واپس آنے کیلئے میں ہوٹل سے نکلا تھا تب میرے سامنے ہی سڑک پر ایک تیز رفتار سے آتی کار کا بُری طرح ایکسیڈنٹ ہوا۔ اس وقت وہاں کوئی موجود نہیں تھا کہ کار میں زخمی پڑے شخص کو ہسپتال لے کر جائے۔ اس لیے ناچار مجھے ہی اسے ہسپتال لے جانا پڑا مگر۔۔۔" وہ رکا، جیسے مزید کہنے کیلئے الفاظ ڈھونڈ رہا ہو۔

Posted on Kitab Nagri

"مگر وہاں پہنچ کر میری دنیا ہی بدل گئی۔ جب وہ دونوں ماں بیٹی باپ کی حالت کا سنتے ہی ہسپتال پہنچی تھیں۔ لیکن جب تک پہنچی باپ اس دنیا سے جا چکا تھا۔ یہ خبر ملتے ہی ان دونوں نے رونا شروع کر دیا تھا۔ اس وقت وہ ہر چیز سے بیگانہ ہو کر بس اپنے پیارے کیلئے آنسو بہا رہی تھیں اور میں وہیں بے بس کھڑا اسے روتے دیکھ رہا تھا۔ ناجانے کیوں اس کی آنکھ سے گرتا ہر ایک آنسو مجھے میرے دل میں جذب ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔" کہتے ہوئے اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری اس نے آنکھیں کھول کر سامنے کھڑے میکال کو دیکھا۔

"انسان اپنی محبوبہ کی خوبصورتی پر مر مٹتے ہیں اور مجھے دیکھو، میں اس کے آنسوں پر مر مٹا تھا۔" اپنی ہی کیفیت پر ہنستے ہوئے اس نے سر جھٹکا۔

"خیر!! باقی کا سارا وقت بھی خاطرہ کی نظروں میں آئے بغیر میں اس کے ساتھ رہا تھا۔ لیکن پھر ماما کے بلانے پر میں واپس مری آگیا تھا۔ مگر وقتاً فوقتاً بس اس کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے کراچی ضرور جاتا تھا۔" اس نے بات ختم کرتے ہوئے میکال کو دیکھا جو اب بھی بے یقینی کی کیفیت میں گھیرا ہوا تھا۔

"تو مطلب یہ سب اب سے نہیں بلکہ پانچ ماہ سے چل رہا ہے اور تم نے کسی کو خبر بھی نہیں ہونے دی۔"

www.kitabnagri.com

"جس سے محبت کرتا ہوں اُسے خبر نہیں ہونے دی تو تمہیں کیسے پتا چلتا۔" غازان کہتا ہوا چیئر سے اُٹھا اور کھڑکی کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"اب کیا کرو گے؟ مطلب تم جانتے ہو تم کیا ہو غازان۔" وہ اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے کیا جتا رہا تھا غازان اچھے سے جانتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"میں سب جانتا ہوں۔" وہ سپاٹ چہرے سے بولا۔

"تو۔۔۔تو پھر تم یہ بھی جانتے ہو گے کہ وہ تمہاری حقیقت جاننے کے بعد تمہیں قبول نہیں کرے گی۔"

اب کی بار غازان خاموش رہا، کہنے کو کچھ تھا ہی نہیں۔ خاطرہ اور اس کے درمیان موجود یہ تلخ حقیقت وہ چاہ کر بھی جھٹلا نہیں سکتا تھا۔

۔*********۔

مسلسل بجتی بیل پر مشہد نے تیزی سے جا کر دروازہ کھولا تو سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر آنکھوں میں اجنبیت اُتر آئی۔

"اسلام علیکم" !!

"وعلیکم السلام!! آپ کون؟"

"جی میں رہبان مرزا!! آپ کا پڑوسی۔" اُس نے اپنا تعارف کرایا۔

"اوہ!! آپ وہی ہیں نا جو خاطرہ کو مال روڈ لے کر گئے تھے۔" مشہد یاد کرتے ہوئے بولیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

آج صبح ہی خاطرہ نے انہیں بتایا تھا۔ جس پر مشہد کو کچھ اچھا تو نہیں لگا تھا پر کوئی خاص ردِ عمل بھی نہیں دیا تھا کیونکہ وہ جس ماحول سے آئی تھیں وہاں لڑکا لڑکی کی دوستی کو معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ مگر اس کے بعد بھی وہ لڑکا لڑکی کی دوستی میں ایک حد کی قائل تھیں۔

"آؤ اندر آ جاؤ۔" مشہد نے سائڈ پر ہو کر اسے اندر آنے کا راستہ دیا۔

"آپ بیٹھو بس میں ابھی آئی۔" مشہد کہتی ہوئی کچن کی جانب بڑھیں اور اس کیلئے کافی بنانے لگیں۔

رہبان وہیں صوفے پر بیٹھا چاروں طرف نظریں دوڑا رہا تھا کہ شاید کسی کمرے سے وہ باہر نکل آئے۔

"یہ لو کافی پیو۔"

چند لمحوں بعد ٹرے ہاتھ میں لیے مشہد اس کے سامنے صوفے پر آ بیٹھیں۔ رہبان نے شکریہ ادا کرتے ہوئے بھاپ اُڑاتی کافی کا کپ اُٹھا کر لبوں سے لگایا۔

"کل میری بہن کی سالگرہ ہے۔اس لیے میں آپ لوگوں کو انوائیٹ کرنے آیا ہوں۔" کافی کا کپ نیچے کرتے ہوئے وہ گویا ہوا۔

"یہ تو اچھی بات ہے، ہم ضرور آئیں گے۔" مشہد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے تو ماما بھی آنا چاہ رہی تھیں مگر ان کے گھٹنوں میں درد تھا اس لیے میں نے سوچا یہ کام بھی میں ہی انجام دے دوں۔" رہبان نے کہتے ہوئے انوٹیشن کارڈ مشہد کی طرف بڑھایا جسے انہوں نے فوراً تھام لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

چند مزید باتوں کے بعد وہ گھر سے چلا گیا تو مشہد اُٹھ کر کچن کی جانب بڑھ گئیں۔ جبکہ اپنی بالکنی میں کھڑی خاطرہ حیرت سے رہبان مرزا کو گھر سے باہر نکلتے اور اب اپنے گھر کی طرف جاتے دیکھ رہی تھی۔

"یہ کیوں آیا تھا؟"

۔*********۔

میکال رباب کے کمرے میں داخل ہوا جو ہاتھ میں تسبیح لیے کچھ پڑھنے میں مصروف تھیں۔ وہ وہیں رک کر ان کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

"کیا ہوا میکال؟"

اس کے چہرے پر چھائی سنجیدگی دیکھتے ہوئے انہوں نے پوچھا۔

"بڑی ماں!! آپ کو سب پتا تو ہے۔" وہ کہتا ہوا ان کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گیا۔ میکال کس بات کی طرف اشارہ کر رہا تھا رباب اچھے سے جانتی تھیں۔

"میں نے سمجھانے کی بہت کوشش کی پر تم جانتے تو ہو۔ ایک بار کوئی جن کسی کے عشق میں مبتلا ہو جائے تو اس سے دستبردار نہیں ہوتا۔" وہ دھیمی آواز میں بولیں۔

Posted on Kitab Nagri

"مگر دادا ذوالفقار ان تک بات پہنچ گئی تو۔۔۔"

"غازان کے آگے وہ بھی سر جھکا دینگے، تمہیں پتہ تو ہے۔"رباب کے کہنے پر میکال نے اثبات میں سر ہلایا مگر اب بھی وہ مطمئن نظر نہیں آرہا تھا۔

"کوئی اور پریشانی ہے؟"رباب پوچھے بغیر نہ رہ سکیں۔

"ہاں خاطرہ!! بڑی ماں وہ لڑکی، کیا وہ قبول کرلے گی غازان کی حقیقت جاننے کے بعد؟"

اس کے سوال پر رباب نے نظریں چرالیں۔ایک یہی سوال تھا جس کا جواب فی الحال کسی کے پاس نہیں تھا۔

"اللہ بہتر جانتا ہے بیٹا۔"

وہ بولیں تو میکال کو نا جانے کیوں ان کے لہجے میں بھگاپن محسوس ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted on Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"رہبان یہاں کیوں آئے تھے ؟"

مشہد کے کمرے میں داخل ہوتے ہی ذہن میں مچلتا سوال زبان تک آیا۔

"کل اس کی بہن کی سالگرہ ہے تو ہمیں انوائیٹ کیا ہے۔"بیڈ شیٹ کو درست کرتے ہوئے وہ سر سری انداز میں بولیں۔

"اوہ" !!

"کیا ہوا۔۔کوئی پریشانی ہے ؟"

خاطرہ کے چہرے کے تاثرات کو بغور دیکھتے ہوئے مشہد نے سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

"ہاں وہ کل غازان کے ساتھ ایوبیہ جانے کا سوچ رہی تھی۔پر ابھی آپ سے پوچھا نہیں تھا تو غازان کو جواب نہیں دیا۔" وہ کہتی ہوئی ان کے پاس بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔اس کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ وہ ایوبیہ جانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

"پر کل رہبان کی بہن کی سالگرہ کے وہاں بھی تو جانا پڑے گا کچھ ہمسایوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہوتے ہیں۔" مشہد الماری کی طرف بڑھتی ہوئی بولیں ساتھ ہی الماری سے اپنے کپڑے نکالنے لگیں۔خاطرہ نے منہ بسور کر ان کی پشت کو دیکھا۔

"تو آپ چلے جائیے گا نا۔"

"تم غازان کے ساتھ جانا چاہتی ہو؟" اب کے مشہد سنجیدگی سے اس کی جانب متوجہ ہوئی تھیں۔

"میں ایوبیہ جانا چاہتی ہوں۔" خاطرہ نے اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر چلی جاؤ پر شام سے پہلے واپس آنا۔" سنجیدگی سے اجازت دیتی،وہ اسے پابند بھی کر چکی تھیں۔ خاطرہ اثبات میں سر ہلاتی اُٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئی اس کیلئے اتنا بہت تھا کہ مشہد راضی ہو گئی تھیں۔

۔*********۔

Posted on Kitab Nagri

"اس جادو کے زریعے تم میرے وجود کو تو حاصل کر سکتی ہو مگر میرا دل، میری روح ہمیشہ اُس سے محبت کرتا رہے گا۔" سلاخوں کو سختی سے پکڑے وہ دھاڑا پورا کمرہ اس کی دھاڑ سے لرز اُٹھا تھا۔

"اتنے سال ان سلاخوں میں رکھ کر دیکھو کیا ملا تمہیں وہ بیٹا جو کسی محبت کی نشانی نہیں بلکہ تمہارے گناہوں کی نشانی ہے۔"

آج جب وہ جادو کے اثر سے باہر نکلا تو ایک دم بے قابو ہو گیا۔ جبکہ کمرے کی اوپری کھڑکی سے جھانکتا دس سالہ زوالقرنین اپنے باپ کے اس روپ کو حیرت سے دیکھ رہا تھا۔

"بکواس بند کرو۔ ابھی تک تمہارے سر سے اُس کی محبت کا بھوت نہیں اُترا۔"

سامنے زمین پر بیٹھی، لال چوگا پہنے، زیرِلب منتر پڑھتی زوجیل ایک دم چلا اُٹھی تھی۔ قائم ذوالفقار کی رباب سے محبت اور اس سے نفرت بھلا وہ کیسے برداشت کر سکتی تھی۔ اپنی سرخ آنکھوں سے قائم ذوالفقار کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے سامنے رکھا سیاہ مائع اُٹھا کر ان سلاخوں کی طرف اچھال دیا۔ جس کے ساتھ ہی کمرے میں گونجتی قائم ذوالفقار کی چیخیں، ذوالقرنین کو ماضی سے نکال کر حال میں لے آئیں۔

"بابا" !!

آئینے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھتے ہوئے وہ بڑبڑایا۔

Posted on Kitab Nagri

"ایک وہ عورت ہے جس نے مجھے پیدا کیا مگر آپ جانتے ہیں آپ کی طرح میں بھی ان سے نفرت کرتا ہوں اور دوسری وہ عورت ہے۔جو آپ کی محبت ہے۔۔۔"تصور میں باپ سے مخاطب ہوئے، وہ اپنے دل کا حال سنا رہا تھا۔

"وہ مجھے پسند نہیں کرتیں مگر پھر بھی ان کے غم کا سوچ کر میرا دل بھی غمگیں ہو جاتا ہے۔ "

۔*********۔

عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد دعا مانگ کر وہ جائے نماز اُٹھا کر کھڑی ہوئی اور الماری کی طرف بڑھ کر کل ایوبیہ جانے کیلیئے اپنے کپڑے نکالنے لگی۔غازان کے ساتھ وقت گزارنے کا سوچ کر ہی اس کے اندر خوشی پھیلتی جا رہی تھی۔اچانک ہی وہ دل کے بہت قریب محسوس ہونے لگا اور یہ سب کب ہوا۔۔۔یہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

"کیا پہنوں؟"

کپڑوں پر نظر ڈالتے ہوئے اس نے سوچا کہ تبھی سائڈ ٹیبل پر رکھا اس کا موبائل بج اُٹھا۔

"اف!!اب یہ کس کو یاد آگئی میری۔"بڑبڑاتے ہوئے اس نے موبائل اُٹھا کر دیکھا تو انجان نمبر تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"ہیلو" !!

"کیسی ہیں مس خطرہ؟"

اس کے ہیلو کے جواب میں ابھرنے والی آواز نے اس کے جسم میں سنسنی سی دوڑا دی۔دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے موبائل پر گرفت مضبوط کی۔

"میں ٹھیک ہوں مسٹر لائر صاحب!! لیکن یہ نمبر آپ کے پاس کیسے آیا؟"ذہن میں مچلتا سوال فوراً زبان پر آیا۔

"بس آگیا۔"فون کان سے لگائے، بالکنی میں موجود غازان مسکراتے ہوئے بولا۔نظریں خاطرہ پر جمی تھیں۔

"تو لائر کے ساتھ ساتھ چور بھی ہیں آپ۔"اس نے مسکراہٹ دبا کر لہجے میں سنجیدگی لیے کہا۔

"اب یہ تو الزام ہے مجھ پر۔"خاطرہ کی باتوں سے وہ محظوظ ہو رہا تھا۔

"اچھا یہ بتائیں کل چل رہی ہیں نا؟"غازان نے بات بدل دی۔

"ہاں چلوں گی۔کب تک آئیں گے آپ؟"

موبائل کان سے لگائے وہ واپس الماری کی طرف بڑھی تاکہ کل کیلئے کپڑے نکال سکے۔

"آٹھ بجے تیار ہو جائے گا۔میں لینے آؤں گا۔"

"ٹھیک ہے بائے۔"

Posted on Kitab Nagri

خاطرہ کہہ کر فون بند کرنے ہی لگی تھی کہ غازان تیزی سے بولا۔

"بلیک!! بلیک پہن نا، تم پر سوٹ کرے گا جانِ دلم" !!

غازان کے لفظوں پر خاطرہ کا تیزی سے چلتا ہاتھ ایک دم ساکت ہوا۔ آج اسے ان لفظوں کے معنی تلاش کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ غازان کے لہجے نے ہی لفظوں میں چھپا ہر مطلب اس پر واضح کر دیا تھا۔

"بائے صبح ملاقات ہو گی۔"

خاطرہ کو ساکت کھڑا دیکھ کر غازان نے کہا اور فون جیب میں رکھتا دلکش انداز میں مسکراتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔ جبکہ خاطرہ اس کے لفظوں کے زیرِ اثر اب بھی وہیں کھڑی تھی۔

۔*********۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم کب آئیں؟"

صبح سویرے قانتا کو اپنے سامنے دیکھ کر رباب ٹھٹھک سی گئیں۔ ابھی پرسوں تو وہ ناراض ہو کر یہاں سے گئی تھی اور آج اچانک پھر وہ ان کے گھر پر موجود تھی۔

"ابھی آئی ہوں کیوں آپ کو میرا آنا پسند نہیں آیا؟"

Posted on Kitab Nagri

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔ آؤ اندر آؤ۔ "

انہوں نے سائڈ پر ہو کر اسے کمرے میں آنے کی جگہ دی۔ مگر اندر ہی اندر وہ الجھ سی گئی تھیں۔ یہ نہیں تھا کہ قانتا کا آنا انہیں پسند نہیں آیا تھا۔ لیکن قانتا کا نارمل انداز انہیں حیران کر رہا تھا۔ یوں جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

"غازان کہاں ہے؟ اس کی موجودگی گھر میں تو محسوس نہیں ہو رہی۔" اس نے کمرے میں چاروں طرف نظریں دوڑاتے ہوئے پوچھا۔

"وہ گھر پر نہیں ہے۔"

"کہاں گیا ہے؟"

اس کے سوال پر رباب کچھ پریشان ہوئی مگر چہرے کے تاثرات نارمل تھے۔

"پتہ نہیں۔"

"پتہ نہیں یا بتانا نہیں چاہتیں۔" قانتا کا لہجہ یکدم بدلا۔ رباب کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دماغ درست ہے تمہارا کس لہجے میں بات کر رہی ہو۔"

"دماغ تو اب درست ہوا ہے میرا۔ مجھ کو راستے سے ہٹا کر اس دو ٹکے کی لڑکی سے غازان کی شادی کرنا چاہتی ہو نا۔"

Posted on Kitab Nagri

قانتا کہتی ہوئی دھیرے دھیرے ان کی طرف بڑھنے لگی۔اس کی بات سنتے ہی رباب کو اچانک ہی خطرے کا احساس ہوا۔ قانتا کے ارادے انہیں کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔

"کتنے سالوں سے اکیلے زندگی گزار رہی ہو چلو آؤ آج تمہیں بھی تمہارے شوہر کے پاس بھیج دوں۔"

کہتے ہوئے یکدم اس کا چہرہ اور آواز بدلنے لگی۔رباب آنکھوں میں حیرت لیے ساکت سی کھڑی اس کے بدلتے روپ کو دیکھ رہی تھیں کہ اچانک کوئی نوکیلی چیز انہیں اپنے وجود کے آر پار ہوتی محسوس ہوئی۔

"تم یہ سب کیوں۔۔۔"

بمشکل بولتی وہ فرش پر گرتی چلی گئیں۔اپنے ساکت ہوتے وجود کے ساتھ وہ اس شخص کی آگ رنگ آنکھوں کو دیکھ رہی تھیں جو قانتا کے روپ سے نکل کر اب اپنے اصل روپ میں آچکا تھا۔

"بائے بائے رباب قائم ذوالفقار" !!

قہقہہ لگا کر ہنستا وہ ایک دم وہاں سے غائب ہو گیا کہ تبھی دروازہ کھول کر اندر آتا غازان اپنی جگہ سے ایک پل کیلئے ہل نہ سکا۔ماں کے مردہ وجود کو دیکھتے ہی اسے اپنے پیروں تلے زمین نکلتی محسوس ہوئی۔ہاتھ میں موجود ماں کیلئے لائے گجرے سیدھا فرش پر جا گرے تھے۔

"ماما" !!

وہ دھاڑتا ہوا آگے بڑھا۔اس کی دھاڑ پر میکال کے ساتھ ساتھ داداذوالفقار بھی فوراً کمرے میں حاضر ہوئے مگر سامنے مردہ وجود کو دیکھ کر اپنی اپنی جگہ ساکت رہ گئے۔

Posted on Kitab Nagri

"ماما اُٹھیں آنکھیں کھولیں یہ کیا ہوا ہے آپ کو؟"

وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے رباب کو جھنجھوڑنے لگا کہ تبھی رباب کا وجود ریت کی مانند بکھر کر غائب ہوتا چلا گیا۔ جس کے ساتھ ہی غازان ذوالفقار کی دھاڑ پورے ذوالفقار پیلس میں گونج اٹھی تھی۔

"ماما" !!

۔*********۔

آئینے میں نظر آتے اپنے عکس پر ایک مطمئن سی نظر ڈال کر وہ اپنا موبائل اُٹھا کر چیک کرنے لگی۔ آٹھ بجے سے اوپر ٹائم ہو گیا تھا مگر غازان کی کوئی خبر نہیں تھی۔ نہ جانے کہاں مصروف تھا کہ اسے وقت پر تیار ہونے کا کہہ کر اب خود غائب تھا۔

"رات کو تو کہا تھا آٹھ بجے آؤں گا اور اب جناب کا خود پتا نہیں ہے۔" اس نے بڑبڑاتے ہوئے غازان کا نمبر نکالا جو وہ کل رات ہی سیو کر چکی تھی۔

"کیا کروں؟ خود کال کروں، نہیں اچھا نہیں لگتا۔"

Posted on Kitab Nagri

نفی میں سر ہلاتے ہوئے وہ کمرے میں ادھر سے اُدھر چکر لگانے لگی پر جب نہ رہا گیا تو انا کو سائڈ پر رکھ کر بالآخر اس نے غازان کو کال ملائی۔ جو دوسری بیل پر ہی اُٹھالی گئی۔

"ہیلو" !!

غازان کی گھمبیر آواز ابھری۔ جسے سنتے ہی خاطرہ لب کاٹتی سوچ میں پڑ گئی کہ کیا کہے؟ مگر اس سے پہلے وہ کچھ کہتی، غازان نے خود ہی اس کی مشکل دور کر دی۔

"امی کا انتقال ہو گیا خاطرہ۔ میں اس وقت اسلام آباد، ہسپتال آیا ہوں۔ تم سے پھر بات ہو گی۔"

اتنا کہہ کر وہ فون بند کر چکا تھا جبکہ خاطرہ شاکڈ کھڑی بے یقینی سے فون کو دیکھنے لگی۔ کیا اس نے وہی سنا تھا جو غازان نے کہا تھا۔

"کیا رباب آنٹی۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

"تم گئی نہیں؟"

Posted on Kitab Nagri

خاطرہ کو سیڑھیاں اترتے دیکھ کر مشہد نے ایک نظر گھڑی پر ڈالی جو اس وقت نو بجا رہی تھی۔وہ کچھ حیران ہوئی۔ کہاں تو وہ فجر کے بعد سے تیاری میں لگی تھی اور اب وقت گزرنے کے بعد بھی گھر پر موجود تھی۔

"غازان کی امی کا انتقال ہو گیا ماما۔"

ان کے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے وہ دھیمے لہجے میں بولی۔

"اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ!!"بے ساختہ ان کے منہ سے نکلا۔

"کیسے ہوا یہ سب؟"

"پتا نہیں کچھ بتایا نہیں۔ابھی ویسے بھی وہ شہر میں ہیں گھر پر موجود نہیں۔"خاطرہ افسردگی سے بولی۔

اسے اب بھی یقین نہیں آرہا تھا۔کل ہی تو وہ رباب سے ملی تھی اور آج۔۔۔

"اللہ صبر دے ان کے گھر والوں کو۔"

مشہد کو بھی غازان کا سوچ کر دکھ ہوا۔وہ تو ویسے بھی انہیں اپنا اپنا سا لگنے لگا تھا۔ہر وقت ان کی مدد کیلیئے حاضر ہوتا تھا۔لیکن آج ناجانے کس حال میں تھا۔کوئی اس کے ساتھ تھا بھی یا نہیں۔۔۔

"چلو میں زرا کپڑے استری کرلوں۔شام کو رہبان کے گھر سالگرہ میں جانا ہے۔تم چلو گی؟"انہوں نے صوفے سے اُٹھتے ہوئے پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

"نہیں میرا دل نہیں کر رہا۔ آپ چلی جائیں۔" خاطرہ نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔ غازان اس وقت دکھ میں تھا تو وہ کیسے خوشیاں منا سکتی تھی۔

"دل تو اب میرا بھی نہیں کر رہا پر جانا تو پڑے گا۔"

مشہد کہہ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ جبکہ خاطرہ اُٹھ کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔ اس بات سے بے خبر کہ کوئی سیڑھیوں پر کھڑا اس کے ایو بیہ بلکہ غازان کے ساتھ نہ جانے پر بے انتہا خوش تھا۔

"آخر کار میں کامیاب ہو گیا۔"

آگ رنگ آنکھوں میں چمک لیے، قہقہہ لگا کر ہنستا وہ وہاں سے فوراً غائب ہو گیا۔

_*********_

اندھیرے کمرے میں آنکھیں بند کیے بیٹھا وہ جیسے اپنے آنسو چھپانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ خاطرہ سے بات کرنے کے بعد سے اس نے خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا۔ وہ اس وقت تنہا رہنا چاہتا تھا۔ کوئی تسلی، کوئی دلاسہ، اس کے دکھ کا مداوا نہیں کر سکتا تھا۔

"ماما کیوں چھوڑ گئی مجھے، اب میں کیا کروں؟ پہلے بابا اور اب آپ۔"

Posted on Kitab Nagri

کمرے کی طرح اس کی آنکھیں بھی اس وقت پوری سیاہ ہو چکی تھیں۔ اپنے پیارے کو کھونے کا دکھ ہر احساس پر حاوی ہو رہا تھا۔

"جس نے بھی یہ کیا ہے میں اسے چھوڑوں گا نہیں بلکہ۔۔۔"

وہ کہتے کہتے رکا ایک دم اسے زوالقرنین کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔ وہ ذوالفقار پیلس میں داخل ہو رہا تھا۔ یہ محسوس کرتے ہی اس کے جبڑے سختی سے بھینچ گئے۔ شعلے کی طرح بھڑکتی آنکھوں کے گرد سیاہ دراڑیں پڑنے لگی تھیں۔ وہ بجلی کی تیزی سے کمرے سے باہر نکلا اور باہر کے دروازے کی طرف بڑھا۔

زوالقرنین جو رباب کی خبر ملتے ہی ذوالفقار پیلس پہنچا تھا۔ سامنے سے آتے غازان کو دیکھ کر وہیں رک گیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت غازان کیلئے ہمدردی تھی یہ جانے بغیر کہ غازان اس کے متعلق کیا سوچ بیٹھا ہے۔

"غازی تم ٹھیک۔۔۔"

ابھی اس کے الفاظ ادا بھی نہ ہوئے کہ غازان کے پڑنے والے مکے نے اس دور اچھال دیا۔ زوالقرنین سیدھا دیوار سے جا کر لگا۔

"مجھے پورا یقین ہے ماما کی موت کے پیچھے تیرا ہاتھ ہے پہلے تیری ماں میرے باپ کو کھا گئی اور اب تو نے میری ماں کو چھین لیا۔ اس لیے یہاں آتا تھا نا تاکہ ان کو مجھ سے دور کر سکے، میں تجھے چھوڑوں گا نہیں۔"

اپنے جناتی روپ میں آتے ہی وہ زوالقرنین کو لیے وہاں سے ایک دم غائب ہوا اور سیدھا جنگل میں چلا آیا۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا یہ کیا کر رہے ہو؟"

Posted on Kitab Nagri

زوالقرنین نے خود کو اس کی گرفت سے آزاد کرواتے ہوئے اسے ایک جھٹکے سے پیچھے دھکیلا جس کے باعث غازان سیدھا درخت سے جا ٹکرایا تھا۔

"آج تو میرے ہاتھوں نہیں بچے گا۔"

غازان کہتا ہوا پھر اس پر جھپٹنے لگا کہ اچانک ان کے درمیان میکال نمدار ہوا اور ایک فورس سے دونوں کو دور دھکیلا۔

"تم دونوں کا دماغ ٹھیک ہے؟ بڑی ماں اس دنیا سے چلی گئیں۔ دادا ذوالفقار بستر پر پڑے ہیں اور تم دونوں یہاں ایک دوسرے کی جان کے دشمن بنے ہو۔" ان دونوں کو سخت نظروں سے گھورتے ہوئے وہ دھاڑا۔

"میرا دماغ بالکل ٹھیک ہے مگر یہ اپنے آپے میں نہیں۔" زوالقرنین نے نفرت بھری نگاہ غازان پر ڈالی۔

"اپنی بکواس بند کرو جان سے مار دوں گا تمہیں۔" غازان کہتا ہوا ایک بار پھر آگے بڑھنے لگا کہ میکال اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

"غازی کبھی آنکھوں سے نفرت کی پٹی اُتار کر دیکھو ہو سکتا ہے جو دکھ رہا ہے ویسا نہ ہو۔" میکال نے اسے سمجھانا چاہا۔ غازان کی کیفیت سے وہ بخوبی واقف تھا۔ اس لیے اپنا لہجہ اس نے نرم کر لیا تھا۔

"کیا دیکھوں ہاں؟ اب بچا کیا ہے میرے پاس۔" اس نے چلاتے ہوئے پاس موجود درخت پر ہاتھ مارا جو زمین سے اُکھڑ کر دور جا گرا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

میکال نے چہرہ موڑ کر زوالقرنین کی طرف دیکھا جو تیکھی نظروں سے غازان کا جنونی انداز دیکھ رہا تھا۔اس نے فوراً اسے یہاں سے جانے کا اشارہ کیا جس پر زوالقرنین بھی خاموشی سے وہاں سے غائب ہو گیا۔اس کے جانے پر میکال نے سکھ کا سانس لیا پھر چہرہ موڑ کر غازان کی طرف متوجہ ہوا۔

"غازی سنبھالو خود کو، داداذوالفقار کو تمہاری ضرورت ہے۔"

"کیسے سنبھالو خود کو، کس کے لیے سنبھالوں؟"

غازان نے اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑ لیا۔دکھ، درد، بے بسی کے باعث وہ جنونی سا ہو رہا تھا۔

"میرے لیے، داداذوالفقار کیلئے اور۔۔۔اور خاطرہ ہم سب ہیں تمہارے پاس۔ہمارے لیے خود کو سنبھالو غازی۔"

میکال کی بات پر اس نے اپنا جھکا سر اُٹھا کر اسے دیکھا مگر کہا کچھ نہیں۔اس کی خاموشی سے میکال کی ہمت مزید بڑھی۔

"چلو گھر چلو داداذوالفقار انتظار کر رہے ہیں۔انہیں تکلیف مت دو۔" کہتے ہوئے اس نے آگے بڑھ کر غازان کا ہاتھ تھاما اور اسے لیے واپس ذوالفقار پیلس کی طرف بڑھ گیا۔

۔*********۔

Posted on Kitab Nagri

ٹوٹ جاتا ہے واسطہ کچھ یوں بھی خود سے

تجھ سے جب رابطہ ہمارا نہیں ہوتا۔۔۔!!

گھر کا سارا کام نمٹا کر سنک کے سامنے کھڑی وہ غائب دماغی سے اپنے ہاتھ دھو رہی تھی۔آج پورا ایک ہفتہ گزر چکا تھا مگر غازان کی طرف سے کوئی خبر نہیں ملی تھی۔کئی مرتبہ اس نے کال کر کے غازان کی خیریت معلوم کرنے کی کوشش بھی کی تھی لیکن آگے سے فون ہی بند ملتا۔دل الگ اداس ہو رہا تھا۔ایک ہفتے سے اس نے خود کو بھی گھر میں قید کر لیا تھا۔مگر آج اسکول جاتے وقت مشہد اسے گھر کے سامان کی لسٹ تھما کر چلی گئی تھیں۔جس کے باعث قریب ہی دکان سے گھر کا سامان لانے کیلئے وہ اب تیار ہو رہی تھی۔

"پتا نہیں کہاں مصروف ہیں؟نہ ملنے آتے ہیں،نہ کوئی کال۔"

اس نے سوچتے ہوئے نل بند کیا اور آگے بڑھ کر لونگ روم کے صوفے پر رکھا اپنا کوٹ اُٹھا کر پہننے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سامان کی لسٹ کہاں گئی اب؟"

بڑبڑاتے ہوئے اس نے لسٹ کی تلاش میں نظریں دوڑائیں جو اسے ڈائننگ ٹیبل پر ہی رکھی نظر آگئی۔سر پر اسکارف پہننے کے بعد جلدی سے لسٹ اُٹھاتے ہوئے اس نے باہر کی جانب قدم بڑھائے اور دروازے کو تالا لگا کر قریب ہی دکان کی سمت چلنے لگی۔

"مس خاطرہ" !!

Posted on Kitab Nagri

عقب سے آتی آواز پر وہ چونک کر رکی۔مڑ کر دیکھا تو سامنے رہبان مرزا کو کھڑا پایا۔

"آپ" !!

"جی میں۔۔۔آپ آئی نہیں سالگرہ پر بلکہ ایک ہفتے سے نظر ہی نہیں آئیں۔"وہ کہتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"وہ میری طبیعت خراب تھی پر ماما تو آئی تھیں نا۔"نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے جھوٹ بولا۔

"ہاں وہ تو آئی تھیں پر دعوت تو میں نے آپ دونوں کو ہی دی تھی۔"رہبان نے شکوہ کیا۔

"سوری" !!

"ارے کوئی بات نہیں۔ویسے کہاں جا رہی ہیں؟"

"وہ قریب ہی دکان ہے نا وہاں۔"خاطرہ نے ہاتھ سے اس سمت اشارہ کیا۔

"چلیں پھر ساتھ چلتے ہیں مجھے بھی کچھ سامان لینا تھا۔"

رہبان کی بات پر اثبات میں سر ہلاتی،اس سے باتیں کرتی سڑک پر چلنے لگی جب ذوالفقار پیلس کے سامنے سے گزرتے ہوئے اسے عجیب سا احساس ہوا،جیسے کوئی دیکھ رہا ہو۔

"کیا ہوا رک کیوں گئیں؟"رہبان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"کچھ نہیں ایسا لگ رہا ہے کوئی دیکھ رہا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

کہتے ہوئے اس نے اطراف میں نظر دوڑائی مگر کسی کو نہ پا کر وہ سر جھٹکتی آگے بڑھ گئی۔ جبکہ اس سے ایک قدم کے فاصلے پر چلتے رہبان مرزا کی نظر اچانک ہی اوپر کی جانب اٹھی تھیں۔ جہاں ٹیرس پر کھڑا ذوالقرنین خاطرہ کی نظروں میں آئے بغیر انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔

۔*********۔

پیالے میں ہڈیوں کا بنا سوپ نکال کر میکال نے ذوالقرنین کے سامنے رکھا جسے دیکھتے ہی وہ منہ بناتا اپنا من پسند سرخ مشروب گلاس میں نکال کر پینے لگا۔ اُس کی اس حرکت پر میکال کے ماتھے پر بل پڑے مگر کچھ بھی کہنے کے بجائے وہ اپنا پیالا اُٹھا کر اس کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تو کچھ پتہ چلا مار باب کے ساتھ یہ سب کس نے کیا؟" گلاس ہونٹوں سے ہٹاتے ہوئے اس نے میکال سے پوچھا جو فوراً نفی میں سر ہلانے لگا تھا۔

"نہیں غازی نے بہت کوشش کی پر کوئی سرا ہاتھ نہیں آیا۔ ویسے تم ایک ہفتے سے کہاں غائب تھے؟"

میکال نے کہتے ہوئے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جس نے ایک ہفتے کی غیر حاضری کے بعد آج صبح ہی ذوالفقار پیلس میں حاضری دی تھی۔

"گھر پر تھا اپنے، غازان کی وجہ سے ہی ادھر کا رخ نہیں کیا ورنہ مجھے دیکھتے ہی اُسے دورہ پڑنے لگ جاتا۔"

Posted on Kitab Nagri

زوالقرنین کے کہنے کی دیر تھی کہ زوردار آواز کے ساتھ دروازہ کھولتا غازان کمرے کے اندر آیا۔

"مجھے خاطرہ نہیں مل رہی۔"

زوالقرنین کو نظرانداز کرتا وہ میکال سے بولا۔چہرے پر عجیب وحشت چاہی ہوئی تھی رباب کے بعد اب وہ خاطرہ کو کھونے کا حوصلہ نہیں رکھتا تھا۔

"کیا مطلب نہیں مل رہی، یہیں ہوگی۔"

میکال نے کہتے ہوئے ہاتھ میں موجود پیالا ٹیبل پر رکھا۔ورنہ غازان سے کوئی بعید نہیں تھا کب کس بات پر غصّہ آ جائے اور یہی پیالا اُٹھا کر اس کے سر پر مار دے۔

"میں نے کہا نا نہیں مل رہی،وہ یہاں نہیں ہے۔اُس کا گھر بھی دیکھ کر آرہا ہوں تالا لگا ہے۔"وہ ایک دم دھاڑا جس پر زوالقرنین کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایک ہفتہ محبوبہ سے غافل رہنے کے بعد خیال آرہا ہے وہ نہیں مل رہی۔"

میکال کی زبانی اسے غازان کی اس ایک ہفتے کی مصروفیات کا پہلے ہی پتہ چل گیا تھا اس لیے طنز کرنے سے باز نہ آیا۔

"تم۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

"تھوڑی دیر پہلے کسی لڑکے کے ساتھ جاتے ہوئے دیکھا ہے۔"غازان کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ وہ فوراً بولا۔

غازان ایک دم الرٹ ہوا۔

"کس کے ساتھ؟"

"مجھے کیا پتا کون تھا۔ویسے بڑا ہینڈسم تھا۔دونوں میں بڑی بے تکلفی تھی اور۔۔۔"

ابھی زوالقرنین کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ غازان فوراً وہاں سے غائب ہو گیا۔اُس کے جاتے ہی میکال نے گھور کر زوالقرنین کی طرف دیکھا جو ڈھیٹ بنا واپس اپنے مشروب کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔جیسے اس نے کچھ کہا ہی نہ ہو۔

۔*********۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ذوالفقار پیلس سے وہ سیدھا خاطرہ کے گھر آ گیا تھا جہاں ابھی بھی تالا لگا تھا غصّے سے کھولتے دماغ کے ساتھ وہ ادھر سے اُدھر ٹہلتا اُن کی واپسی کا انتظار کرنے لگا کہ تبھی سامنے سڑک سے وہ دونوں گھر کی طرف آتے دکھائی دیئے۔ہنستے مسکراتے چہروں کے ساتھ باتیں کرتے وہ غازان کا آگ لگا چکے تھے۔

"مجھ سے تو کبھی ایسے کھلکھلا کر بات نہیں کی،جب دیکھو مرچیں چباتی رہتی ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

اس نے بڑبڑاتے ہوئے چبھتی نظروں سے رہبان کو دیکھا۔جو خاطرہ کے ساتھ چلتا اس کے قریب آرہا تھا۔

"ارے آپ" !!

غازان کو اپنے سامنے دیکھ کر سیاہ آنکھیں چمک اُٹھیں۔دل الگ ہی لے میں دھڑکنے لگا تھا۔

"جی میں !! کہاں گئی تھیں ؟"

رہبان پر ایک سرد نظر ڈال کر اس نے خاطرہ سے پوچھا اور آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے سارا سامان لے لیا۔

"گھر کا کچھ سامان لینا تھا تو قریب ہی دکان پر گئی تھی۔راستے میں رہبان بھی مل گئے۔ویسے آپ دونوں تو پہلے سے یہاں رہتے ہیں ایک دوسرے کو تو جانتے ہونگے۔"

"نہیں۔"

غازان سپاٹ انداز میں کہتا دروازے کی جانب بڑھ گیا۔خاطرہ نے ایک شرمندہ سی نظر رہبان پر ڈالی اور اسے بائے کہتی غازان کے پیچھے چل پڑی۔جبکہ رہبان مرزا وہیں کھڑا چہرے پر مسکراہٹ سجائے انہیں گھر کے اندر جاتے دیکھ رہا تھا۔

"تو ہمارے رقیب بھی ہیں۔"

۔********۔

Posted on Kitab Nagri

"یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا؟"

گھر کے اندر داخل ہوتے ہی خاطرہ نے غصّے سے غازان کو گھورا جو ڈائننگ ٹیبل پر سارا سامان رکھ رہا تھا۔

"کونسی بات؟ میں نے تو کوئی بات ہی نہیں کی اُس سے۔" دوسری طرف سے بڑی معصومیت سے جواب دیا گیا۔

"زیادہ بھولے بننے کی ضرورت نہیں۔ کیا تھا جو ٹھیک سے سلام دعا کر لیتے تو؟"

"میں یہاں اس کے بارے میں بات کرنے نہیں آیا۔"

اب کے غازان نے بھی غصّے سے دانت پیستے ہوئے کہا۔ بھلا خاطرہ کے منہ سے کسی اور مرد کا ذکر کہاں برداشت ہوتا۔ جبکہ اس کی بات پر خاطرہ کے تاثرات یکدم بدلے غصّے کی جگہ نرمی نے لے لی۔

"ویسے کہاں تھے ایک ہفتے سے کوئی خبر ہی نہیں دی اور آنٹی کا انتقال کیسے۔۔۔؟" دانستہ طور پر بات ادھوری چھوڑی۔

"بتایا تو تھا اسلام آباد میں تھا اور امی کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔"

دھیرے سے کہتے ہوئے اس نے نظریں چرائیں۔ خاطرہ سے جھوٹ بولنا اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ مگر اس کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی تو نہیں تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"اوہ!! ویسے آپ باہر کھڑے کیا میرا انتظار کر رہے تھے؟" غازان کے چہرے پر چھائی اداسی دیکھ کر اس نے بات بدلی۔

"ہاں!! اس کے ساتھ کیوں گئی تھیں میں نے کہا تھا نا جہاں جانا ہو گا میں لے جاؤ گا۔"

کچن میں جاتی خاطرہ کی پشت کو گھورتے ہوئے وہ دبے دبے لہجے میں بولا۔ رہبان کے ذکر پر ایک بار پھر نئے سرے سے غصّہ چڑھا تھا۔

"ایک ہفتے سے تو خود غائب تھے۔ پھر آپ کے ساتھ کیسے جاتی؟"

فریج سے پانی کی بوتل نکالتے ہوئے خاطرہ نے سوال کیا۔ غازان کا یوں اپنے لیے فکر مند ہونا، پرواہ کرنا اسے اچھا لگ رہا تھا۔

"آج صبح آگیا تھا میں، تم فون کرتیں تو آ ہی جاتا تمہارے پاس۔"

"آپ کا فون بھی بند جا رہا تھا مسٹر لائر صاحب" !!

غازان جو صوفے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا خاطرہ کے کہنے پر فوراً سیدھا ہوا۔

"فون بند تھا؟"

"ہاں میں نے بہت بار کال کی مگر اُس دن کے بعد سے آپ کا فون ہی بند ملتا۔"

Posted on Kitab Nagri

خاطرہ کہتی ہوئی کچن سے نکل کرڈائننگ ٹیبل کی طرف آئی اور سارا سامان اُٹھا کر واپس کچن کی طرف بڑھ گئی۔ جبکہ غازان الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"فون بند تھا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" وہ بڑبڑایا۔

"خاطرہ میں چلتا ہوں پھر آؤں گا۔"

"آں!!پر کچھ۔۔۔"

اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی غازان تیزی سے گھر سے باہر نکل گیا۔خاطرہ نے حیرت سے اسے جاتے دیکھا پھر سر جھٹکتے ہوئے کچن سے نکلی اور دروازہ بند کرکے واپس اپنے کام کی جانب متوجہ ہو گئی۔

۔*********۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا ہوا ایسے طوفان بنے کیا گھر میں داخل ہو رہے ہو؟"

اپنے کمرے سے نکلتے میکال نے حیرت سے غازان کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔جو عجلت میں دکھائی دے رہا تھا۔

"زوالقرنین کہاں ہے؟"

غازان کے سرد لہجے میں پوچھے جانے والے سوال پر میکال ٹھٹھک سا گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"تھوڑی دیر پہلے ہی واپس گیا ہے۔ کیوں؟"

"میں اسے چھوڑوں گا نہیں۔ مجھے اب پورا یقین ہو گیا ہے کہ ذوالفقار پیلس پر آنے والی ہر مصیبت کے پیچھے زوالقرنین اور اس کی ماں ہیں۔"

وہ کہتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھا تو میکال بھی اس کے پیچھے چل دیا۔ غازان کے ارادے اسے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔ کمرے میں داخل ہو کر اس نے موبائل کی تلاش میں نظریں دوڑائیں تا کہ خاطرہ کی کالز چیک کر سکے۔

"آخر بتاؤ گے ہوا کیا ہے؟"

میکال نے زچ ہوتے ہوئے پوچھا۔ جبکہ غازان نے اسے نظرانداز کرتے ہوئے سائڈ ٹیبل سے اپنا موبائل اُٹھایا اور خاطرہ کی کالز چیک کرنے لگا۔ گزشتہ ہفتے میں ایک بار بھی خاطرہ کی کال اسے موصول نہیں ہوئی تھی۔ کال لاگ میں کہیں اس کا نمبر موجود نہیں تھا۔

"خاطرہ مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی اور میرا نمبر بند جا رہا تھا۔" غازان دانت پیستے ہوئے بولا۔

"تو اس میں زوالقرنین کا کیا قصور؟" میکال نے آنکھیں گھمائیں۔

"میرا نمبر بند نہیں تھا اور کال لاگ میں بھی خاطرہ کی کال موجود نہیں۔ یقیناً وہ چاہتا تھا خاطرہ مجھ سے رابطہ نہ کر سکے۔"

"اف غازی!! بس کر دو۔" غازان کی بات پر میکال کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

Posted on Kitab Nagri

"میں بس کردوں؟ہاں تم نے کچھ نہیں کھویانا اس لیے کہہ سکتے ہو بس کردوں، لیکن میں ثابت کر کے رہوں گا کہ اس سب کے پیچھے زوالقرنین کا ہاتھ ہے۔" غازان کہتا ہوا فوراً وہاں سے نکلتا چلا گیا۔میکال نے بے بسی سے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"کچھ تو ہے جو ہماری نظروں سے اوجھل ہے پر کیا۔کہیں غازان ٹھیک تو نہیں کہہ رہا۔" سوچتے ہوئے وہ ایک دم کمرے سے غائب ہو گیا۔

۔*********۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted on Kitab Nagri
Fb/Page/Social Media Digest
Fb/Pg/Kitab Nagri
samiyach02@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

کمرے میں ہر طرف موم بتیاں جل رہی تھیں۔وہیں ایک کونے میں کتاب ہاتھ میں لیے وہ منتر پڑتی اپنے سامنے موجود بکری کے بچے کو دیکھنے لگیں۔جو رسیوں سے جکڑا ہوا تھا۔

"وقت آگیا ہے،اپنے مالک کیلئے قربان ہو جاؤ۔"

کتاب ایک طرف رکھتے ہوئے زوجیل نے خنجر ہاتھ میں تھاما اور اس کی گردن پر پھیرنے کیلئے ہاتھ اوپر اُٹھائے ہی تھے کہ اچانک انہیں اپنے عقب میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔

"یہاں کیا کر رہے ہو تم؟"

ہاتھ نیچے کرتے ہوئے وہ پیچھے مڑیں۔جہاں وہ چہرے پر پُراسرار مسکراہٹ سجائے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"مادام زوجیل!!آج پھر آپ کو اپنی خوشی میں شامل کرنے آیا ہوں۔"کہتا ہوا وہ ان کے قریب آیا اور بکری کے بچے کے سر پر نرمی سے ہاتھ پھیرنے لگا۔

Posted on Kitab Nagri

"جیت کے نشے میں مدہوش مت ہو۔رباب کو مار کر تم نے سوئے ہوئے شیر کو جگادیا ہے۔آج نہیں تو کل غازان تم تک پہنچ جائے گا۔"وہ اس کی آگ رنگ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے،جتا کر بولیں۔

"جب تک وہ مجھ تک پہنچے گا رباب ذوالفقار کی طرح خاطرہ گردیزی کو بھی کھو چکا ہوگا اور تب اس کی حالت سوئے ہوئے شیر کی طرح نہیں ہارے ہوئے جواری کی طرح ہو گی۔"

نرمی سے بکری کے بچے کو سہلاتے ہوئے اس کا ہاتھ اُس کی گردن تک آگیا تھا۔آگ رنگ آنکھوں میں اپنی جیت کی چمک تھی۔

"بندہ خوش ہو پر خوش فہمی میں نہ ہو۔"زوجیل نے استہزائیہ انداز میں کہا کہ تبھی ایک دلخراش چیخ کمرے میں گونج اُٹھی۔

زوجیل نے اس کے ہاتھ کی طرف دیکھا جو بے دردی سے بکری کے بچے کی گردن مروڑ چکا تھا۔

"یہ کیا کیا تم نے؟"وہ غصّے سے چلااُٹھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایسے ہی۔۔۔بالکل ایسے ہی غازان کی گردن میرے ہاتھوں میں ہو گی زوجیل انتھونی۔"

اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھتا وہ ہوا کے جھونکے کی طرح وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔زوجیل نے غم وغصے سے بکری کے بچے کو دیکھا جو اب ان کے کسی کام کا نہیں رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"بیڑا غرق ہو تمہارا" !!

۔*********۔

"آج غازان ادھر آئے تھے۔"

ڈائننگ ٹیبل پر کھانا لگاتے ہوئے وہ مشہد سے بولی جو نماز پڑھنے کے بعد اب اپنے کمرے سے باہر نکل رہی تھیں۔

"اچھا کچھ بتایا امی کا انتقال کیسے ہوا؟"

کہتے ہوئے وہ ڈائننگ ٹیبل کی طرف آئیں اور کرسی کھسکا کر بیٹھ گئیں۔

"ہاں اٹیک پڑا تھا۔"

"اوہ!! اللہ اب ان کے گھر والوں کو صبر دے۔"

"آمین" !!

خاطرہ ان کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولی اور چاولوں کی پلیٹ اُٹھا کر مشہد کے آگے رکھی۔

Posted on Kitab Nagri

"سامان لے آئی تم؟"

"جی لے آئی راستے میں رہبان بھی مل گئے تھے۔" خاطرہ سرسری سے انداز میں بولی جبکہ مشہد مسکرا کر اسے دیکھنے لگیں۔

"ویسے رہبان کافی اچھا لڑکا ہے۔ جاب بھی کافی اچھی ہے۔"

"ہاں" !!

پلیٹ سے نظریں اُٹھائے بغیر اس نے بنا سوچے سمجھے مشہد کی بات کی تائید کی۔ مشہد کی مسکراہٹ کچھ اور گہر ہوئی۔

"ویسے پچھلے ایک ہفتے میں آپ تین بار ان کے گھر کے چکر لگا چکی ہیں اور کل بھی آپ ان کے گھر گئی تھیں۔" اب کی بار چہرہ اُٹھا کر خاطرہ نے سوالیہ نظروں سے مشہد کو دیکھا۔

"ویسے ہی اب یہاں رہنا ہے تو پڑوسیوں سے ملنا ملانا بھی تو رکھنا پڑے گا۔" مشہد ٹالنے والے انداز میں کہتی پلیٹ پر جھک گئیں۔

خاطرہ نے بھنویں سکیڑ کر ان کے اس انداز کو دیکھا پھر سر جھٹکتی واپس کھانے کی طرف متوجہ ہو گئی۔ فی الوقت وہ کسی قسم کی الجھنوں میں نہیں پڑنا چاہتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

۔*********۔

سرخ مشروب ہاتھ میں لیے وہ صوفے پر بیٹھی غصّے سے اپنے سامنے کھڑے شخص کو گھور رہی تھی جو چہرے پر مسکراہٹ سجائے اس کے غصّے کو مزید ہوا دے رہا تھا۔

"تم نے خالہ کو مار دیا جبکہ ہماری ایسی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔"

"اوہ ڈارلنگ!!اس بات کو گزرے ایک ہفتہ ہو گیا۔تم بلا وجہ جذباتی ہو رہی ہو۔ویسے بھی میں کچھ بھی کروں تمہیں صرف غازان سے مطلب ہونا چاہیئے۔"اس نے کہتے ہوئے قانتا کے چہرے پر آتی زلفوں کو چھوا جس پر قانتا نے ناگواری سے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔

"تم بھی بس خاطرہ سے ہی مطلب رکھو اور اسے میرے اور غازان کے بیچ سے کہیں دور لے جاؤ۔"

"تم فکر نہیں کرو۔میں جلد ہی اپنی محبوبہ کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اپنے ساتھ،اپنی دنیا میں لے جاؤں گا۔تاکہ اس بار ماضی جیسی غلطیاں نہ ہوں۔مگر اس سے پہلے۔۔۔"

بات ادھوری چھوڑتا،وہ قانتا کے قریب ہوا۔آگ رنگ آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی۔

"دماغ ٹھیک ہے تمہارا؟"

Posted on Kitab Nagri

قانتا کو اپنے ارد گرد خطرے کا احساس ہونے لگا۔ سامنے موجود جن کے ارادے اسے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔

"دماغ تو ٹھیک ہے بس نیت خراب ہو رہی ہے۔" وہ کہتا ہوا اسے اپنے حصار میں لے چکا تھا۔

"زی" !!

۔*********۔

اندھیرے کمرے میں آنکھوں پر دائیں بازو رکھے خاطرہ پُر سکون انداز میں سو رہی تھی۔ آج اسے کافی تھکن محسوس ہو رہی تھی جس کے باعث وہ جلد اپنے کمرے میں چلی آئی تھی اور اب وہ کافی گہری نیند میں تھی کہ اچانک اس کے ماتھے پر بل پڑنے لگے۔ کانوں میں پڑنے والے شور نے اس کی نیند میں خلل ڈال دیا تھا۔

"اف!! اتنی رات کو کون ہے؟"

آنکھوں پر سے بازو ہٹا کر اس نے سر تھوڑا اونچا کر کے سائڈ ٹیبل پر رکھا موبائل دیکھا جو مسلسل بجے جا رہا تھا۔

"یقیناً غازی ہوں گے ان کے سوا اور ہو بھی کون سکتا ہے۔" نیند سے بوجھل آواز میں کہتی وہ اُٹھ بیٹھی۔ ہاتھ بڑھا کر سائڈ ٹیبل پر رکھا موبائل اُٹھا کر اپنے سامنے کیا ہی تھا کہ اسکرین پر جگمگاتے بھیانک چہرے کو دیکھ کر ایک

Posted on Kitab Nagri

فلک شگاف چیخ اس کے حلق سے نکلی۔موبائل ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر جا گرا۔وہ فوراً بیڈ سے اُتر کر کمرے سے باہر نکلی۔

"ماما۔۔۔ماما" !!

چلاتے ہوئے وہ سیڑھیاں اُتر رہی تھی کہ تبھی مشہد بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹتے ہوئے کمرے سے باہر آئیں۔

"کیا ہوا؟ چلا کیوں رہی ہو؟"

"ماما۔۔۔ماما وہ میرا موبائل۔۔۔اس پر کال۔۔۔کال آرہی تھی۔"مشہد کے ہاتھ تھام کر آنسو بہاتی وہ ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بولی۔

"خاطرہ تم مجھے پریشان کر رہی ہو۔آخر ہوا کیا ہے ٹھیک سے بتاؤ۔"

مشہد کے ماتھے پر بل پڑے۔اُس دن کے بعد سے آج پھر خاطرہ کی یہ حالت انہیں تشویش میں مبتلا کر رہی تھی۔اوپر سے وہ ڈاکٹر کے پاس جانے کیلئے بھی تیار نہیں تھی۔

"ماما میں۔۔۔میں سو رہی تھی کہ میرا موبائل بجنے لگا۔میں نے ٹیبل پر سے اُٹھا کر دیکھا تو اسکرین پر بہت خوفناک عورت کی تصویر تھی۔"اس نے ہچکیاں لیتے ہوئے بتایا۔مشہد اسے دیکھ کر رہ گئیں۔

"خاطرہ تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

"میں سچ کہہ رہی ہوں ماما۔"

"بس بہت ہو گیا۔اب میں کچھ نہیں سنوں گی اور کل ہم سائیکالوجسٹ کے پاس جائیں گے اب یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔"

دوٹوک انداز میں کہتی وہ کچن کی طرف بڑھیں اور خاطرہ کیلیئے گلاس میں پانی نکالنے لگیں۔ جبکہ لونگ روم میں کھڑی خاطرہ کے آنسو کے ساتھ ساتھ ہچکیاں بھی تھم چکی تھیں۔وہ بے یقینی سے ماں کو دیکھ رہی تھی۔ جنہوں نے ایک بار بھی اس کی بات کا یقین نہیں کیا تھا۔

۔*********۔

صبح سے ہوتی برف باری نے مری کو اپنے گھیرے میں لے لیا تھا۔فضاء میں موجود خنکی نے ایک عجیب سی سوگوار خاموشی کا سما بنادیا تھا۔مری کی فضاؤں میں آسمان سے گرتی برف باری کے ساتھ خاطرہ کے اشک بھی بہہ رہے تھے۔کالی آنکھیں جو اس وقت بالکل ساکت تھیں لیکن نمکین پانیوں نے اس کی آنکھوں کی چمک کو اور بڑھا دیا تھا۔اپنے کمرے میں لیٹی وہ مسلسل رونے میں مصروف تھی کہ تبھی بالکنی کے دروازے پر دستک ہوئی۔اس نے کروٹ بدل کر بالکنی کی طرف دیکھا کہ ایک جھٹکے سے اُٹھ بیٹھی اور تیزی سے بیڈ سے اُتر کر دروازے کی جانب بڑھی۔

Posted on Kitab Nagri

"غازان" !!

دروازہ کھول کر وہ بے اختیار اس کے سینے سے لگ کر آنسو بہانے لگی تھی۔غازان بوکھلا اٹھا۔وہ تو اسے ہاتھ تک پکڑنے نہیں دیتی تھی اور آج یوں روتے ہوئے سینے سے آ لگی تھی۔

"خاطرہ رو کیوں رہی ہو؟ کیا ہوا بتاؤ؟"

غازان نے بازوؤں سے تھام کر اسے اپنے سامنے کیا۔جبکہ یوں اپنی بے اختیاری پر خاطرہ نے شرم سے سر جھکا لیا۔

"کیا ہوا ہے بتاؤ؟"

"کچھ نہیں۔"آنکھوں سے نمی کو صاف کرتے ہوئے اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"ادھر دیکھو میری طرف اور بتاؤ کیا ہوا ہے۔"

غازان نے تین انگلیاں ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر اس کا چہرہ اُوپر کیا تو اسے نئے سرے سے رونا آیا۔

"وہ میرا یقین نہیں کر رہیں؟"

"یقین نہیں کر رہیں۔۔۔کون؟ کیا ہوا مجھے بتاؤ۔"

Posted on Kitab Nagri

"وہ۔۔۔وہ کل رات نا میرے موبائل پر کال آ رہی تھی۔ میں نے جب موبائل اُٹھا کر دیکھا تو اسکرین پر خوفناک عورت کی تصویر موجود تھی۔ میں نے ماما کو بھی بتایا لیکن انہیں لگتا ہے میں من گھڑت کہانیاں سنا رہی ہوں۔"

وہ روتے ہوئے بچوں کی طرح سب بتاتی جا رہی تھی۔ غازان لب بھینچے، ماتھے پر بل ڈالے اسے سنتا گیا۔

"آنٹی کہاں ہیں؟ اسکول تو نہیں گئی ہوں گی اتنی برف باری میں۔"

"اپنے کمرے میں ہیں۔ آج مجھے سائیکالوجسٹ کے پاس لے کر جاتیں مگر برف باری شروع ہو گئی۔ ویسے آپ کیسے آئے؟" مشہد کا بتاتے ہوئے اسے اچانک خیال آیا تو پوچھ بیٹھی۔

"بالکنی سے آیا۔" وہ بات بدلتے ہوئے بولا۔

"مذاق مت کریں۔"

"اچھا نہیں کرتا، تم پریشان نہیں ہو۔ میں آنٹی سے بات کروں گا وہ تمہیں کہیں نہیں لے کر جائینگی۔"

کندھوں سے تھام کر غازان اس کی آنکھوں میں جھانکا کہ خاطرہ سب کچھ بھول کر اس کی سمندر جیسی نیلی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔ اسے اپنے اندر سکون سا اُترتا محسوس ہو رہا تھا۔ جب چند پل کی خاموشی کے بعد غازان دھیرے مگر گھمبیر لہجے میں بولا۔

"خاطرہ" !!

Posted on Kitab Nagri

"ہمم۔۔۔"

"مجھ سے شادی کرو گی؟"

نیلی آنکھوں میں محبت کا جہاں آباد کیے وہ خاطرہ کی ایک "ہاں" کا منتظر تھا۔ جبکہ خاطرہ حیران نظروں سے اسے دیکھتی یہ سوچ رہی تھی۔۔۔ آیا کہ اب بھی وہ مذاق کر رہا ہے یا پرپوز کر رہا ہے۔

"آپ پھر مذاق۔۔۔"

"میں سیریئس ہوں خاطرہ" !!

غازان نے فوراً اس کی بات کاٹی۔ وہ اب ایک پل کیلئے بھی اسے خود سے دور نہیں رکھنا چاہتا تھا۔

"بولو مجھ سے نکاح کرو گی؟"

"میں کیسے۔۔۔ مطلب میں اور آپ۔۔۔" اسے سمجھ نہیں آیا، کیا جواب دے۔ نظریں نیچے جھکائے وہ فرش کو گھورنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم اور میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ کہنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ ہم دونوں جانتے ہیں۔" کندھوں پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے وہ گھمبیر لہجے میں کہتا خاطرہ کے دل کی دھڑکن کو بے ترتیب کر رہا تھا۔

"مم۔۔۔ مجھے کچھ وقت چاہیئے۔" وہ بمشکل بولی۔

"کتنا وقت؟ ایک دن، دو دن۔۔۔ اس سے زیادہ نہیں ہم نکاح کر لینگے، رخصتی جب تم چاہو۔"

Posted on Kitab Nagri

"غازان پر ماما۔۔۔"

"آنٹی سے میں بات کر لوں گا۔ تم اپنی بات کرو۔" عجیب سی ضد تھی اس کے لہجے میں۔ خاطرہ اپنے شانوں پر سے اس کے ہاتھ ہٹاتی پیچھے ہوئی۔

"میں نے کہا نا وقت چاہیئے۔"

"ٹھیک ہے کل تک کا وقت ہے سوچ کر جواب دے دو مگر۔۔۔" وہ رکا ساتھ ہی قدم بڑھاتا اس کے قریب آیا۔

"مگر جواب ہاں میں ہونا چاہیئے عزیزِ دلم" !!

اس کے چہرے پر آتی لٹ کو کان کے پیچھے کرتا وہ سرگوشی میں بولا۔

"چلتا ہوں کل آؤں گا جواب لینے۔" وہ کہہ کر جیسے آیا تھا ویسے ہی واپس چلا گیا۔

خاطرہ ہکا بکا سی غازان کو جاتے دیکھ رہی تھی۔ اسے اب بھی اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ کیا واقعی غازان ذوالفقار نے اسے پرپوز کیا تھا۔

"انہ لا یصدق !! (یہ ناقابلِ یقین ہے)"

۔*********۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"کہاں سے آرہے ہو تم؟"

زوالقرنین کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ زوجیل نے گھورا۔کل رات کا نکلا وہ اب واپس لوٹا تھا۔

"آج موسم کافی بگڑا ہوا ہے۔"

"تمہاری وجہ سے۔۔۔"

"میں آپ کے نہیں باہر کے موسم کی بات کر رہا ہوں۔"زوجیل کی بات کاٹا،وہ جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

کیمیکل بناتی زوجیل نے لب بھینچے اسے دیکھا پھر کیمیکل کو وہیں ٹیبل پر چھوڑ کر اس کے سامنے جا کھڑی ہوئیں۔جو انہیں نظرانداز کیے کیبنٹ میں نہ جانے کیا ڈھونڈ رہا تھا۔

"ذوالفقار پیلس سے آرہے ہو؟"

"نہیں!!ویسے آپ کی جادوئی بال نے دکھایا نہیں کہاں گیا تھا؟"سیاہ مائع کیبنٹ سے نکال کر وہ ان کی جانب مڑا۔

"یہ کیا کر رہے ہو مجھے دو؟"

زوجیل نے اس کے ہاتھ سے چھیننا چاہا۔مگر اس سے پہلے ہی زوالقرنین نے تیزی سے ہاتھ اوپر کر لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"اس کے زریعے بابا کو تکلیف پہنچاتی تھیں ناماما زوجیل؟" بوتل ہاتھ سے اوپر کیے وہ بغور اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"ویسے آج بتا ہی دیں، کیا ملا آپ کو یہ سب کر کے؟ بابا کو کبھی آپ سے محبت ہوئی نہ انہوں نے مجھے اپنا بیٹا مانا۔ ان کیلئے بس رباب اور غازان ذوالفقار ہی اپنے تھے اور یہی بات میرے دل میں غازان کیلئے نفرت کو ہوا دیتی رہی۔"

اس کی بات پہ زوجیل کے چہرے کے تاثرات بگڑنے لگے تھے۔ایک بار پھر انہوں نے ہاتھ بڑھا کر بوتل اس سے لینی چاہی۔ مگر اس بار زوالقرنین نے پوری طاقت سے وہ بوتل فرش پر دے ماری۔ تیز دھواں سا فرش سے اُٹھنے لگا تھا۔

"یہ تم نے کیا کیا۔"

زوجیل نے طیش کے عالم میں اپنا ہاتھ اُٹھا کر زوالقرنین کو مارنا چاہا مگر وہ ایک دم غائب ہوتا ان کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔

"نہ نہ زوجیل انٹونی!! غصّہ نہیں کرتے۔ایسی باتیں کرنے پر مجھے آپ ہی مجبور کرتی ہیں۔اس لیے آئندہ مجھ پر نظر رکھنے یا میرے معاملے میں دخل اندازی کرنے جیسی سنگین غلطی مت کرے گا۔ورنہ انجام کی ذمہ دار خود ہوں گی۔" خطرناک لہجے میں کہتا وہ زوجیل کو ساکت کر گیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

وہ اچھے سے جانتی تھیں۔اپنی زندگی میں اس نے کسی سے کوئی ہمدردی یا محبت نہیں کی تھی حتیٰ کہ اپنے ماں باپ سے بھی نہیں۔اس لیے زوجیل کو نقصان پہنچانا زوالقرنین کیلئے مشکل نہ تھا۔

"بہت ساتھ دے لیا تمہارا۔اب تمہارا بھی کوئی بندوبست کرنا پڑے گا۔"

نفرت سے سوچتی وہ واپس ٹیبل کی جانب بڑھ کر کیمیکلز کی طرف متوجہ ہو چکی تھیں۔

۔*********۔

سیڑھیاں اُترتی نیچے آئی تو سامنے ہی مشہدا سے لیونگ روم میں تیار کھڑی نظر آئیں۔جیسے کہیں جا رہی ہوں۔اس نے اپنی ناراضگی کو سائڈ پر رکھتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کہاں جا رہی ہیں؟"

"کہیں نہیں بلکہ بختاور (رہبان کی ماں) آ رہی ہیں۔" خاطرہ پر ایک نظر ڈال کر وہ کہتی ہوئی کچن کی طرف بڑھیں۔

"کیوں؟ وہ کیوں آ رہی ہیں؟" اس کی حیرت میں کچھ اور اضافہ ہوا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"تمہارے رشتے کیلیئے؟"

پُرسکون انداز میں کہتی وہ خاطرہ کا سکون غارت کر گئیں۔ وہ تیزی سے اپنے اور مشہد کے درمیان فاصلے کو ختم کرتی ان کے پاس پہنچی۔

"یہ کیا بول رہی ہیں، مجھے نہیں کرنی رہبان سے شادی۔"

"کیوں کیا برائی ہے اس میں ویسے بھی ابھی صرف نکاح ہو گا رخصتی تمہارا ماسٹر مکمل ہونے کے بعد اور پھر اس طرح تمہارا ذہن بھی بے گانہ جانے کیا کیا سوچنے لگی ہو۔" مشہد بولیں تو لہجے میں خود بخود سختی در آئی۔

"آپ کیسی ٹیپیکل اماؤں والی باتیں کر رہی ہیں۔"

مشہد کی بات پر خاطرہ کے ماتھے پر بل پڑے۔ پریشانی سے انگلیاں چٹخاتے ہوئے اس نے مشہد کو بے بسی سے دیکھا۔

"بیٹی کی ماں کو ٹیپیکل بنا پڑتا ہے ویسے بھی میری زندگی کتنی ہے کسے پتہ۔۔۔اس لیے جلد از جلد اس فرض سے سبکدوش ہونا چاہتی ہوں۔" ایک بار پھر وہ پُرسکون انداز میں بولیں۔

خاطرہ نچلا لب کاٹتے ہوئے مشہد کو دیکھ رہی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا غازان کے بارے میں کس طرح انہیں بتائے۔

"کیا کروں؟ کیا کروں۔۔۔ سوچ خاطرہ سوچ۔"

Posted on Kitab Nagri

"کیا ہوا؟"

اس کی خاموشی پر سلاد بناتیں مشھد نے ہاتھ روک کر سوالیہ نظریں اس کی جانب اُٹھاتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔کچھ نہیں میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔"

"ٹھیک ہے اوپر جا کر ٹھیک سے تیار ہو جاؤ، وہ بس آتے ہونگے۔"

ایک نظر اس کے حلیے پر ڈال کر وہ کہتی ہوئی واپس سلاد کی طرف متوجہ ہو گئیں۔ خاطرہ لب بھینچے، خاموش نظروں سے انہیں دیکھتی رہی پھر کچھ بھی کہے بغیر سیڑھیاں چڑھتی واپس اپنے کمرے میں چلی گئی۔

۔*********۔

جلے پیر کی بلی کی طرح قانتا کمرے میں ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی۔ کام پورا ہو جانے تک وہ اس قید سے باہر نہیں نکل سکتی تھی۔ اوپر سے اُس نے اسے برت بھی لیا تھا۔ جس کے بعد سے اس کا دل چاہ رہا تھا اس جن کی گردن مروڑ دے ساتھ ساتھ خاطرہ کی بھی تاکہ یہ قصّہ ہی ختم ہو جائے۔

"میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں زوال۔۔۔"

"بس بس مجھے مارنے کے منصوبے بعد میں بنانا۔ پر اس سے پہلے تمہیں میرا ایک کام کرنا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

ایک دم سے اس کے سامنے نمدار ہوتا، وہ سفید گھیرے دار سلیوز لیس فراک میں ملبوس قانتا کو بغور دیکھتے ہوئے بولا۔

"کیسا کام؟" قانتا کے ماتھے پر بل پڑے۔

"تمہیں خاطرہ کو غازان کی حقیقت بتانی ہے۔"

"دماغ درست ہے تمہارا؟ اول تو یہ خاطرہ مجھے جانتی نہیں میری بات کا یقین کیوں کرے گی اور دوسری بات غازان کو پتا چل گیا تو اُس کے ہاتھ اور میری گردن ہو گی۔"

اس نے کہتے ہوئے اپنے گلے پر ہاتھ رکھے۔ یوں کہ ابھی غازان آئے گا اور اس کی گردن دبوچ لے گا۔

"غازان، غازان۔۔۔غازان۔۔۔آخر تم لوگ اس سے اتنا ڈرتے کیوں ہو؟ دیکھنا چیونٹی کی طرح مسل کر رکھ دوں گا۔" وہ چٹکی بجاتا ہوا حقارت آمیز لہجے میں بولا۔

"خام خیالی ہے، تم ابھی غازان کی طاقتوں سے واقف نہیں ہو۔ ذوالفقار خاندان کا سب سے طاقتور جن ہے وہ، اس جیسی طاقت والا نہ پہلے کوئی آیا تھا نہ آیا ہے۔" چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ سجائے اس نے جتاتے ہوئے کہا۔

"تم بھی دیکھ لو گی میری طاقت کے آگے وہ کچھ بھی نہیں پر فی الحال جو تمہیں کہا ہے وہ کرو۔" دو ٹوک انداز میں کہہ کر وہ وہاں رکا نہیں تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اس کے جاتے ہی قانتا نے بے چینی سے ایک بار پھر کمرے میں چکر کاٹنا شروع کر دیا۔ایک نئی مصیبت جو گلے آن پڑی تھی۔

۔*********۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

whatsapp _ 0335 7500595

کمرے میں آکر اس نے الماری سے کپڑے نکالے اور سیدھا باتھ روم میں گھس گئی۔ فریش ہو کر کپڑے بدلنے کے بعد وہ باہر آئی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر تیار ہونے لگی۔ اب جب مشہد نے مہمانوں کو بلا ہی لیا تھا تو واویلا کرنے سے اپنا ہی تماشا بننا تھا۔ یہی سوچ کر وہ خاموشی سے تیاری میں لگ گئی تھی۔

"کیا غازان کو بتا دوں پر کیسے؟ میرا تو موبائل بھی ٹوٹ گیا۔"

سوچتے ہوئے اس نے بے بسی سے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا اپنا موبائل دیکھا جو رات گرنے کے باعث ٹوٹ چکا تھا۔

"خاطرہ رہبان کی امی اور بہن آچکے ہیں جلدی نیچے آؤ۔"

پیچھے سے آتی مشہد کی آواز پر خاطرہ چونکی۔ مڑ کر دیکھا تو مشہد دروازے پر کھڑی سنجیدہ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بس آرہی ہوں۔" وہ دھیرے سے بولی۔ مشہد اثبات میں سر ہلاتے ہوئے واپس نیچے چلی گئیں۔

اُن کے جاتے ہی اس نے ایک نظر آئینے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھا۔ میرون رنگ کے شنیل کے شلوار قمیض میں اس کی گلابی رنگت اور بھی دمک رہی تھی۔

"ابھی تو خواب دیکھنا شروع کیے تھے میں نے، کیا اتنی جلدی سب بکھر جائیں گے؟"

Posted on Kitab Nagri

اپنے ہی عکس سے مخاطب ہوتی، وہ اس وقت شدت سے غازان کے اپنے پاس آنے کی خواہش کر رہی تھی۔

۔*********۔

"کیوں بلایا ہے مجھے یہاں؟"

سامنے کھڑے جن پر ایک نظر ڈال کر زوالقرنین نے اس گھنے جنگل کو دیکھا۔ جہاں پھیلی سفید برف اسے مزید خوبصورت اور پُراسرار بنا رہی تھی۔

"تم اچھے سے جانتے ہو تمہیں یہاں کیوں بلایا گیا ہے۔"

اس بات پر زوالقرنین نے واپس نظریں اس کی طرف اُٹھائیں، جو سُرخ ہوتی آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا۔

"غازی پہیلیاں مت بجھاؤ، سیدھا مدعے پر آئو۔"

وہ اکتائے ہوئے لہجے میں بولا۔ غازان سے کسی اچھی بات کی توقع اسے پہلے ہی نہیں تھی، تو اب کیا رکھتا۔

"چلو مدعے پر آتا ہوں۔ میری ماں کو مار کر چین نہیں ملا جو خاطرہ کو نقصان پہنچا رہے ہو۔" وہ غرایا۔

"بکواس بند کرو۔ کیا ثبوت ہے تمہارے پاس اس سب کے پیچھے میرا ہاتھ ہے۔ ثابت کرو۔"

Posted on Kitab Nagri

غازان کے الزام پر زوالقرنین کی آگ رنگ آنکھوں میں خون اُتر آیا تھا۔ مگر اس کے باوجود وہ ضبط کرتے ہوئے بولا۔

"ثبوت!!ابھی دیتا ہوں۔"

خطرناک لہجے میں کہتا وہ انسانی روپ سے نکل کر اپنے حیوانی روپ میں آچکا تھا۔سیاہ جسم جس سے آگ کے شعلے بھڑک اٹھے تھے۔غازان آگے بڑھا اور ایک چھلاوے کی طرح وہ زوالقرنین کو درختوں کے بیچ سے دھکیلتا ہوا آگے لے گیا۔

"اب تم پچھتاؤ گے غازان ذوالفقار" !!

ایک جھٹکے سے غازان کو خود سے دور دھکیل کر وہ دھاڑتے ہوئے خود بھی اپنے اصل روپ میں آچکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

دادا ذوالفقار کو سوپ دینے کے بعد وہ کمرے میں موجود کھڑکی کی طرف آیا۔جہاں آسمان پر سیاہ بادل تیزی سے پھیلتے جا رہے تھے۔وہیں جنگل میں اسے ہل چل سی ہوتی محسوس ہو رہی تھی اور یہ کیوں ہو رہی تھی،اس سے میکال بخوبی واقف تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"وہ پھر لڑ رہے ہیں نا۔"

اس کے کانوں سے داداذوالفقار کی آواز ٹکرائی۔ مڑ کر اُن کی جانب دیکھا۔ جو چہرے پر برسوں کی تھکن لیے اپنی بوڑھی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔ رباب کا غم اتنا شدید تھا کہ طبیعت سنبھلنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

"آج انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں تو بہتر ہے داداذوالفقار۔ ورنہ ہم غازان کو ہمیشہ کیلئے کھو دینگے۔" وہ دھیرے سے بولا۔

داداذوالفقار کی آنکھوں میں نمی سی اُترنے لگی تھی۔ جسے چھپانے کیلئے انہوں نے آنکھیں بند کرتے ہوئے میکال کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔ میکال نے مڑ کر ایک نظر کھڑکی سے باہر جنگل پر ڈالی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں سے غائب ہو گیا۔

_*********_

"اب میں نہیں تم پچھتاؤ گے زوالقرنین ذوالفقار" !!

زوالقرنین کو گردن سے دبوچ کر وہ وہاں سے غائب ہوتا، برسوں پرانے اس ہوٹل میں آ گیا تھا جو کبھی قائم ذوالفقار کی ملکیت ہوا کرتا تھا مگر اب آسیب زدہ ہوٹل کے علاوہ کچھ نہ تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"کیوں مارا تم نے میری ماں کو؟ میرے باپ کو چھین کر سکون نہیں ملا تھا؟" وہ دھاڑا۔

"نہ تو میں نے تمہارے باپ کو چھینا ہے نہ تمہاری ماں کو مارا ہے۔ تمہاری آنکھوں پر نفرت کی پٹی بندھی ہے کہ تمہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا، حتیٰ کہ رباب ماما بھی سارے سچ سے واقف تھیں۔"

زوالقرنین بھی اسی کے انداز میں بولا۔ رباب کے نام پر غازان ایک پل کیلئے ٹھہر سا گیا۔ رباب کسی سچ سے واقف تھی؟ اور پھر اسے کیوں بے خبر رکھا؟

"کیا بکواس کر رہے ہو۔ کونسا سچ؟ اگر کچھ ہوتا تو ماما مجھے ضرور بتاتیں۔"

"میں نے انہیں منع کیا تھا کہ تمہیں کچھ نہ بتائیں۔۔۔"

ابھی ذوالقرنین کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ تبھی اسے اپنی گردن پر کچھ چبھتا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے گردن پر ہاتھ رکھا تو سیاہ نمی اپنے ہاتھ پر محسوس ہوئی۔ اس نے چاروں طرف نظریں دوڑائیں۔ مکڑی کے جالوں اور اندھیرے کے سوا کسی تیسرے کا وجود اسے محسوس نہیں ہوا تھا۔

"کیا ہوا تمہیں؟"

اپنے انسانی روپ میں آتے ہوئے غازان نے پریشانی سے پوچھا۔ زوالقرنین کی حالت اسے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔ وہ اس وقت اپنے اصل روپ میں تھا پر بار بار انسانی روپ کی جھلک دکھائی دے رہی تھی ساتھ ہی اس کے قدموں کی لڑکھڑاہٹ اسے کسی گڑبڑ کا احساس دلا رہی تھی۔

"میں۔۔۔ میں" !!

Posted on Kitab Nagri

اس سے پہلے وہ کچھ کہتا،انسانی روپ میں آکر بیہوش ہوتا فرش پر گرتا چلا گیا۔

۔*********۔

بختاور اور صباح کے سامنے وہ سر جھکائے نروس سی بیٹھی تھی ساتھ ساتھ ماں بیٹی کے وقفے وقفے سے نہ ختم ہونے والے سوالوں کے جواب بھی دے رہی تھی۔ جنہیں دیکھ کر ہی لگ رہا تھا وہ آج یہاں سے رشتہ پکا کیے بغیر جانے کا ارادہ نہیں رکھتیں۔

"مشہد مجھے تمہاری بیٹی بہت پسند آئی۔" خاطرہ کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے وہ مشہد سے بولیں۔

مشہد نے محبت بھری نظر اپنے بائیں جانب بیٹھی اپنی اکلوتی اولاد پر ڈالی جوان کا سب کچھ اب یہی تھی۔

"مجھے خوشی ہے کہ آپ کو میری خاطرہ پسند آئی۔ مگر بختاور میں نے آپ سے کہا تھا ابھی میں اس کی شادی کا ارادہ نہیں رکھتی۔"

مشہد سنجیدگی سے بولیں۔ جبکہ خاطرہ نے چونک کر انہیں دیکھا۔کچھ دیر پہلے تو وہ اس سے نکاح کی بات کر رہی تھیں اور اب بختاور آنٹی کو ڈھکے چھپے لفظوں میں انکار کر رہی تھیں۔ کیوں؟

Posted on Kitab Nagri

"ہاں پر نکاح کرنے میں کیا ہرج ہے مشہد؟" بختاور نے سوال اُٹھایا۔البتہ ان کے برابر میں بیٹھی صباح خاموشی سے کبھی انہیں تو کبھی خاطرہ اور مشہد کو دیکھ رہی تھی۔

"ابھی اس کی پڑھائی مکمل نہیں بختاور اور پھر میں بچوں کو باندھ کر نہیں رکھنا چاہتی ایک بار اس کا ماسٹر ہو جائے پھر دیکھیں گے کیا کرنا ہے۔"

ان کی سنجیدگی ہنوز قائم تھی۔ جبکہ پاس بیٹھی خاطرہ کا دل کر رہا تھا۔اُٹھ کر ماں کو گلے لگا لے۔سارے شکوے گلے اس وقت کہیں دور ہو گئے تھے۔

"ٹھیک ہے مشہد مگر میں پھر بھی تمہاری طرف سے کسی مناسب جواب کی انتظار کروں گی۔تم ایک بار اچھے سے سوچ لو۔"

وہ کہتی ہوئی اُٹھیں۔ان کی تقلید کرتی صباح بھی اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔الوداع کلمات کے بعد دونوں ماں بیٹی چلی گئیں تو خاطرہ خوشی سے بے قابو ہوتی مشہد کی طرف مڑی۔وہ آنکھیں سکیڑے بغور اس کے خوشی سے دمکتے چہرے کو دیکھ رہی تھیں جو کچھ دیر پہلے اداسی سے مرجھایا ہوا تھا۔

"تھنکیو ماما!!!" کہتے ہوئے مشہد کو زور سے خود میں بھینچا۔

"بس بس!! مکھن لگانے کی ضرورت نہیں۔"

"ویسے آپ تو کہہ رہی تھیں نکاح کریں گے اور اب انکار کیسے؟" خاطرہ نے گال پر بوسہ دیتے ہوئے پوچھا۔

"بیٹی کو خوش دیکھنا چاہتی ہوں اداس نہیں، جس طرح منہ لٹکا کر بیٹھی تھیں مجھے انکار کرنا پڑا۔"

Posted on Kitab Nagri

اس کے ہاتھ اپنے گرد سے ہٹاتے ہوئے وہ بولیں اور جھک کر ٹیبل پر رکھے کپ اُٹھاتی کچن کی جانب بڑھ گئیں۔ جبکہ خاطرہ اپنی خوشی کو سنبھالتے ہوئے سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

۔********۔

"اسے کیا ہوا ہے؟"

کمرے میں داخل ہوتے غازان نے ایک نظر بیڈ پر لیٹے ذوالقرنین پر ڈالی اور پھر میکال پر جو بیڈ سائڈ پر کھڑا اسے انجیکشن لگا رہا تھا۔

"یہ تو مجھے تم سے پوچھنا چاہیئے تھا؟" میکال طنزیہ انداز میں بولا۔

"ہوش کب تک آئے گا اسے؟" میکال کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے اس نے اگلا سوال کیا۔

"تھوڑی دیر میں ٹھیک ہو جائے گا۔ لیکن اسے وہ زہریلی پن چبھی کیسے؟"

"میرے اور اس کے علاوہ ہوٹل میں کوئی نہیں تھا یقیناً اس نے یہ خود کیا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

کہتے ہوئے غازان نے ایک بار پھر نفرت بھری نظر زوالقرنین پر ڈالی جو آنکھیں بند کیے ان دونوں کی آمد اور گفتگو دونوں سے بے خبر تھا۔

"تم ہوش میں ہو غازان؟ وہ مر سکتا تھا اور تم کہہ رہے ہو یہ اس نے خود کیا ہے۔"

اس کی بات پر میکال کا دل کیا ہاتھ میں موجود انجیکشن غازان کے لگا دے تاکہ اس کا دماغ درست ہو جائے۔

"رہنے دو بس تم پر اور دادا ذوالفقار پر اس نے جانے کیا جادو کیا ہے۔اس کی ہی زبان بولتے ہو۔"

وہ کہہ کر وہاں رکا نہیں تھا۔میکال نے تاسف سے اسے جاتے دیکھا ساتھ ہی دھیرے سے بڑبڑایا۔

"تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا غازان۔"

۔*********۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بلیک کوٹ کے ساتھ سر پر ریڈ اسکارف لیے وہ تیزی سے سیڑھیاں اُترتی نیچے آئی۔مشہد سامنے ہی آتش دان میں لکڑیاں ڈال کر جلا رہی تھیں۔

"ماما میں زرا باہر جا رہی ہوں۔"

"کہاں؟"

Posted on Kitab Nagri

مشہد نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا جو عجلت میں دکھائی دے رہی تھی۔

"بس ویسے ہی برف باری ہو رہی ہے نا تو میں زرا باہر کا جائزہ لے کر آئی۔" وہ کہتے ہوئے فوراً دروازے کھول کر باہر نکل گئی۔

دونوں ہاتھوں کو آپس میں مسلتے ہوئے وہ تیزی سے چلتی ذوالفقار پیلس کی طرف جا رہی تھی تا کہ غازان سے مل کر رہبان کے رشتے کی بابت بتا سکے۔

"پتہ نہیں گھر پر ہونگے بھی یا نہیں۔"

دروازے کے سامنے رکتے ہوئے اس نے سوچا۔ جھجک الگ محسوس ہو رہی تھی پر ہمت کرتی دروازے کو کھول کر وہ اندر کی جانب بڑھی۔ پورا لان برف سے ڈھکا ہوا تھا۔

وہ سفید برف پر اپنے قدموں کے نشان چھوڑتی اندرونی دروازے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ دفعتاً دروازہ کھلا، بلیک پینٹ شرٹ پر لیدر کی بلیک جیکٹ پہنے فریش سا غازان ذوالفقار باہر آیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم یہاں؟"

غازان نے آنکھوں میں حیرت لیے اسے دیکھا حالانکہ خاطرہ کی آمد محسوس کر کے ہی وہ گھر سے باہر آیا تھا تا کہ وہ کسی اور جن کی نظر میں نہ آجائے۔

"وہ مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔ آپ کہیں جا رہے ہیں؟" خاطرہ نے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

"نہیں!! تم آؤ اندر آ جاؤ۔"

اس نے سائڈ پر ہو کر خاطرہ کو اندر جانے کا راستہ دیا۔ وہ اندر کی جانب بڑھی تو خود بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔ خاطرہ چاروں طرف نظریں دوڑاتے ہوئے چل رہی تھی۔ جب وہ یہاں پہلے آئی تھی تب بھی صرف رباب سے ملی تھی مگر گھر پھر بھی بھرا بھرا آباد لگ رہا تھا۔ لیکن آج ایک ماں کے نہ ہونے سے کتنا ویران لگ رہا تھا۔

" صحیح کہا ہے کسی نے جس گھر میں ماں نہ ہو وہ یوں ہی ویران ہو جاتے ہیں۔"

اس نے سوچتے ہوئے چہرہ موڑ کر غازان کو دیکھا جو اس کے دیکھنے پر مسکرایا تھا۔

"کیا ہوا پریشان لگ رہی ہو۔"

"نہیں تو۔" خاطرہ واپس چہرہ موڑ کر سامنے دیکھنے لگی۔

ساتھ ساتھ چلتے ہوئے وہ ڈرائنگ روم میں آ چکے تھے۔ غازان نے اسے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود آگے بڑھ کر کھڑکی پر ڈلے پردے ہٹانے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پریشان ہو، کیا بات ہے؟ جو کہنا ہے کہو۔"

پردے ہٹا کر اس کے سامنے صوفے پر بیٹھتا غازان اس کی آنکھوں میں جھانک کر بولا۔ وہ اسے پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر نہ جانے کیوں خاطرہ کی سوچ تک پہنچ نہیں پا رہا تھا۔

"وہ آج رہبان کی امی اور بہن آئی تھیں۔" انگلیاں مروڑتی وہ دھیرے سے بولی۔

Posted on Kitab Nagri

"کیوں؟"

"میرے رشتے کے لیے۔"

اب غازان ایک دم کھڑا ہوا۔ اسے دیکھتی خاطرہ بھی گھبرا کر اُٹھی۔

"ایسے کیسے وہ رشتے کیلئے آسکتی ہیں۔"

رشتے کا سنتے ہی اس کا دماغ گھوم گیا تھا پھر بھی وہ اپنا غصّہ سامنے کھڑی لڑکی پر نہیں اُتار سکتا تھا۔ اس لیے ضبط کرتے ہوئے بولا۔

"وہ۔۔۔"

"تم نے آنٹی کو منع نہیں کیا تھا؟"

"وہ میں نے کیا تھا۔"

غازان کا غصّے سے سرخ ہوتا چہرہ اور ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے دیکھ اب اسے خوف آنے لگا تھا۔ اس لیے جلدی سے بولی۔

"تو پھر کیسے آئے؟ "

"آپ۔۔۔آپ غصّہ کیوں کر رہے ہیں مجھ پر اور ماما نے منع کر دیا ہے مگر بختاور آنٹی ابھی بھی ماما کے مناسب جواب کے انتظار میں ہیں، اس لیے میں آپ سے کہنے آئی تھی اگر آپ کو ماما سے بات کرنی ہے تو جلدی کریں۔"

Posted on Kitab Nagri

اب کے سارا ڈرا ایک طرف رکھ کر وہ بھی غصّے سے بولی۔اس کی بات پر غازان کا غصّہ ایک دم ٹھنڈا ہوا تھا۔

"میں تم پر غصّہ نہیں کر رہا۔ بھلا تم پر غصّہ کر سکتا ہوں اور اچھا ہوا تم نے مجھے بتا دیا۔ میں خود آنٹی سے بات کر لوں گا۔"

کہتے ہوئے اب کے وہ دھیرے سے مسکرایا۔خاطرہ نے خفگی بھری نظر اس پر ڈال کر چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔

"اے!! ناراض نہیں ہو۔آؤ تمہیں اپنے ہاتھوں سے کافی بنا کر پلاؤں۔"

اس کا ہاتھ تھامے،وہ مسکراتا ہوا ڈرائنگ روم سے نکل کر کچن کی جانب بڑھ گیا۔

۔*********۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم ٹھیک ہو؟"

ذوالقرنین آنکھیں بند کیے بیڈ سے اُٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔جب اسے ہلتے دیکھ میکال تیزی سے کرسی سے اُٹھ کر اس کے پاس آیا۔

"ہاں" !!

Posted on Kitab Nagri

زوالقرنین نے آنکھیں کھولتے ہوئے میکال کی طرف دیکھا۔آگ رنگ آنکھوں کی جگہ سیاہ آنکھیں،ایک پل کیلئے میکال خاموش سا ہو گیا۔

" تم اب بھی ٹھیک نہیں ہو،آرام کرو۔"

"ڈاکٹر میکال میں ٹھیک ہوں۔ہٹو راستے سے مجھے جانا ہے۔" وہ کہتا ہوا بیڈ سے نیچے اترا کہ میکال تیزی سے اس کے سامنے آیا۔

"کہاں جانا ہے ؟ایسی حالت میں تمہیں کہیں جانے نہیں دوں گا سوری۔"

"میں نے کہانا سامنے سے ہٹو؟" وہ دھاڑا۔

پورے ذوالفقار پیلس میں اس کی آواز گونج اُٹھی تھی۔کچن میں سلیب پر بیٹھی خاطرہ چونک کر غازان کو دیکھنے لگی جو اس کے پاس کھڑا کافی بنا رہا تھا۔

"یہ کس کی آواز ہے ؟"

"آں!!وہ زوالقرنین میرا بھائی ہے تم ملی تو ہو۔اس کی طبیعت خراب ہے تو بس چڑچڑا ہو رہا ہے۔اس لیے صبح سے ایسے شور مچا رہا ہے۔"

زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ جھوٹ بولتا دل ہی دل میں زوالقرنین کو گالیاں دے رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

ادھر زوالقرنین کا دل کر رہا تھا اپنے سامنے دیوار بنے کھڑے میکال کو اُٹھا کر کہیں دور پھینک دے جو اسے جانے نہیں دے رہا تھا۔

"لیٹ جاؤ آرام سے۔"

"سامنے سے ہٹ جاؤ ورنہ ہمیشہ کیلئے تمہیں لیٹا دوں گا اور اُس غازان ذوالفقار کو بتا دینا میں یہ بھولوں گا نہیں۔"

سیاہ آنکھوں میں بھڑکتے شعلے لیے خطرناک لہجے میں کہتا وہ میکال کو ساکت کر گیا تھا۔

۔*********۔

کمرے میں خاموش بیٹھی صباح کب سے بختاور کو ادھر سے اُدھر چکر کاٹتے دیکھ رہی تھی مگر بولی کچھ نہیں تھی اسے خود بھی ڈر لگ رہا تھا رہبان کے غصّے کا سوچ کر کہ جب اسے پتا چلے گا مشہد نے خاطرہ کے رشتے سے انکار کر دیا ہے تب وہ کیا کرے گا۔

"کیا ہوا بات بنی؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ یوں ہی سوچوں میں گم بیٹھی تھی جب رہبان کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی سر اُٹھا کر دیکھا تو وہ کمرے میں داخل ہوتا بختاور کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔سوالیہ نظریں بختاور سے ہوتی اس پر آ رکی تھیں۔

"نہیں !!"بختاور روکھے لہجے میں بولیں۔

"کیا مطلب نہیں ایک کام نہیں کر سکے دونوں۔"وہ غرایا۔

"ہم نے پوری کوشش کی پر وہ نہیں مانیں۔"ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے صباح ایک ادا سے بولی۔

"تم تو منہ بند ہی رکھو۔اب لگتا ہے مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا۔"غصّے سے کہتا وہ دروازے پر لات مارتا فوراً کمرے سے باہر نکل گیا۔

"اب یہ کیا کرے گا؟"

بختاور نے صباح کی طرف دیکھا جو کندھے اچکا کر اپنے ناخن سیٹ کرنے میں مصروف ہو چکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

"یہ لو گرم گرم کافی۔"

Posted on Kitab Nagri

سلیب پر بیٹھی خاطرہ کو کپ پکڑا کر اس نے دونوں ہاتھ خاطرہ کے دائیں بائیں سلیب پر جماتے ہوئے اسے اپنے حصار میں لیا۔

"آپ نہیں لینگے؟"

"نہیں تم پیو مجھے اتنی سردی نہیں لگتی۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔ خاطرہ نے کندھے اچکا کر کپ ہونٹوں سے لگا لیا۔ مگر غازان کی خود پر جمی نظریں اسے کنفیوز کر رہی تھیں۔

"تم نے جواب نہیں دیا۔" خاطرہ پر نظریں جمائے اس نے پوچھا۔

"کس بات کا جواب؟" آنکھیں مٹکاتے ہوئے کمال معصومیت سے پلٹ کر سوال کیا۔

"سنو وائٹ!! ذہن پر زور ڈالو صبح کچھ پوچھا تھا۔"

خاطرہ نے کپ سلیپ پر رکھا اور دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اسے پیچھے ہٹانے کی کوشش کرنے لگی مگر غازان ایک انچ بھی ہلے بغیر اس کی حرکت پر محظوظ ہوتا مسکراتا رہا۔

"اپنے ننے منے ہاتھوں کو کیوں تھکا رہی ہو۔ لو ہٹ گیا پیچھے۔" وہ دو قدم پیچھے ہوا۔

خاطرہ تیزی سے سلیب سے اُتری۔ اس کا ارادہ بھانپ کر غازان نے فوراً اس کی کلائی کو اپنی گرفت میں لیتے ہوئے اپنی طرف کھینچا۔ خاطرہ اس کے سینے سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"تھنکس" !!

"کس بات کیلیئے؟"اس نے نظریں چرائیں۔

"یوں آکر مجھے رہبان کے رشتے کی بابت بتانا۔اس بات کی دلیل ہے کہ تم صرف میری ہو۔"اس کے چہرے پر آتی لٹ کو اسکارف کے اندر کرتے ہوئے غازان نے گھمبیر لہجے میں کہا۔

"مجھ۔۔۔مجھے چلنا چاہیئے ماما انتظار کر رہی ہوں گی۔"خاطرہ نے جھجھکتے ہوئے اپنی کلائی چھڑوائی۔

"آؤ تمہیں چھوڑ آتا ہوں۔"

اس کی جھجھک کو محسوس کرتے ہوئے وہ فوراً مان گیا۔ساتھ ہی اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے وہ ذوالفقار پیلس سے باہر نکلا اور اپنے قدم خاطرہ کے گھر کی جانب بڑھا دیئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔**********۔

آنکھوں پر ہاتھ رکھے وہ کمرے میں چت لیٹا تھا۔قریب ہی زوجیل بیٹھی اس کے منع کرنے کے باوجود بھی وقفے وقفے سے کچھ پڑھ کر پھونک رہی تھیں کہ تنگ آکر اس نے آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹا کر انہیں گھورا۔

Posted on Kitab Nagri

"ماما زوجیل!! آپ کے یہ منتر مجھ پر اثر نہیں کریں گے۔"

"تو تمہیں کیا ضرورت تھی اس غازان کے پاس جانے کی دیکھا کیا حال کر دیا۔" زوجیل غصّے سے بولیں۔

"فکر نہ کریں ایسی جگہ لے جا کر ماروں گا کہ پچھتائے گا اس دن کو۔" نفرت سے کہتا وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔

"کہاں جا رہے ہو؟ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں۔"

"میں بالکل ٹھیک ہوں بس زرا خاطرہ بی بی کو اپنا دیدار کروا آؤں۔"

چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ کہتا ہوا ایک دم غائب ہو گیا۔ جبکہ خاطرہ کے نام پر ماضی کی ایک یاد نے زوجیل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

"آخر مل ہی گئی یہ جڑی بوٹی۔"

لال چوگا پہنے، جنگل میں زہریلی جڑی بوٹیاں اکھٹی کرتی زوجیل کی سیاہ آنکھیں اس جڑی بوٹی کو دیکھتے ہی چمکنے لگیں۔

وہ آگے بڑھی مگر جڑی بوٹی کی مہک نتھنوں سے ٹکراتے ہی وہ چکراتے ہوئے سر کے ساتھ زمین پر گرنے لگی تھی کہ تبھی کسی نے اسے بازوؤں سے تھام کر گرنے سے بچایا۔

"آپ ٹھیک ہیں؟"

اپنے عقب سے ابھرنے والی آواز پر زوجیل سنبھل کر پیچھے مڑی تو جیسے ساحر کے سحر میں جکڑ سی گئی۔

Posted on Kitab Nagri

"مادام آپ ٹھیک ہیں؟"

آگ رنگ آنکھوں میں الجھن لیے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ زوجیل ایک دم ہوش میں آئی۔

"جی!! جی میں ٹھیک ہوں، ویسے آپ کو۔۔۔"

"قائم کس سے باتیں کر رہے ہو؟"

سامنے کھڑے جن کے عقب سے آتی آواز پر جہاں زوجیل چونکی وہیں قائم ذوالفقار کے ہونٹوں کو خوبصورت مسکراہٹ نے چھو لیا۔

"عشقم" !!

وہ کہتے ہوئے مڑا اور سیاہ لباس میں ملبوس اس دوشیزہ کو دیکھا جو سمندر جیسی نیلی آنکھوں میں خفگی لیے اسے گھور رہی تھی۔ یقیناً اسے قائم ذوالفقار کا اُس لڑکی کو ہاتھ لگانا ناگوار گزرا تھا۔

"کسی سے نہیں جانِ دلم!!" مسکراہٹ چھپاتا وہ اس کی جانب بڑھا۔

"پھر کیا کر رہے تھے؟ "

"بس مدد کر رہا تھا۔ تم کیوں پریشان ہوتی ہو۔"

قائم ذوالفقار کی بات پر ایک ادا سے اس کے بازو میں بازو ڈالتی رباب، زوجیل کو پوری طرح سے نظرانداز کیے آگے بڑھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"میرے علاوہ کسی کو ہاتھ مت لگایا کریں۔"

"بابا میں صرف تمہارا ہوں۔"

"ہاں ہاں مجھے پتہ ہے۔اس لیے کہہ رہی ہوں میرے علاوہ کسی کو ہاتھ مت لگایا کریں۔"

ایک دوسرے سے باتیں کرتے وہ آگے بڑھتے چلے گئے جبکہ زوجیل وہیں کھڑی،اپنے یوں نظرانداز کیے جانے پر زخمی نظروں سے قائم ذوالفقار کو جاتے دیکھ رہی تھی۔

"تو یہ طے ہوا،ماضی ایک بار پھر دہرایا جائے گا قائم ذوالفقار۔"

ماضی سے حال میں آتی وہ زیرِلب بڑبڑائی تھیں۔

-*********-

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

درخت پر بیٹھا،ہاتھ میں زرد مائع کی شیشی لبوں سے لگائے زوالقرنین بالکنی کے دروازے سے اندر کمرے میں جائے نماز بچھائے بیٹھی خاطرہ کو دیکھ رہا تھا جو عشاء کی نماز پڑھنے میں مصروف تھی۔

"ہم کیا ہوا اگر تمہیں غازان کی اصلیت معلوم ہو جائے۔"

Posted on Kitab Nagri

سوچتے ہوئے اس نے ایک بار پھر زوجیل کے جادوئی زرد مائع کو لبوں سے لگایا تا کہ غازان کو خاطرہ کے گرد اس کی موجودگی کا احساس نہ ہو۔

"یہ سب کرنے پر مجھے تم نے ہی مجبور کیا ہے غازان اور۔۔۔"

وہ کہتے کہتے رکا آس پاس جن کی موجودگی کا احساس ہونے لگا تھا کہ تبھی چھلانگ لگا کر درخت سے اُترتا وہ تیزی سے اس جن کی گردن دبوچ چکا تھا۔

۔*********۔

سیاہ چوگے میں ملبوس وہ ایک چھلاوے کی طرح جنگل سے گزرتی، اس گھر کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔ جہاں رات کے اندھیرے میں بالکنی میں جلتی بلب کی روشنی سیدھا اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ وہ سر سے چوگا پیچھے گراتی اس گھر کی جانب بڑھنے لگی تھی کہ دفعتاً کسی نے تیزی سے اسے اپنی جانب کھینچتے ہوئے گرن سے دبوچ لیا۔

"تم!!" بیک وقت دونوں کے منہ سے نکلا۔

"یہاں کیا کر رہی ہو؟"

Posted on Kitab Nagri

قانتا کو گھورتا ہوا وہ پیچھے ہٹا۔

"یہ تو مجھے تم سے پوچھنا چاہیئے یہاں کیا کر رہے ہو؟" پلٹ کر سوال کیا۔

"میں یہاں جو بھی کروں تمہیں اس سے غرض نہیں ہونا چاہیئے البتہ تمہاری یہاں موجودگی کو محسوس کرتے ہی غازان بس آتا ہوگا۔"

جلانے والی مسکراہٹ سے قانتا کو دیکھتا وہ اسے پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ قانتا گڑبڑائی، اس نے یہ کیوں نہیں سوچا کہ غازان اس کی موجودگی کو محسوس کر لے گا۔

"غازان کی اصلیت بتانے آئی ہو؟"

"نہیں دیکھنے آئی تھی اسے۔"

"بہت خوبصورت ہے نا۔" زوالقرنین اس کی حالت سے جیسے لطف اُٹھا رہا تھا۔

"میں یہاں اس کی تعریف کے قصیدے سننے نہیں آئی۔"

غصّے سے گھورتی وہ جیسے آئی تھی ویسے ہی واپس چلی گئی۔ فی الوقت وہ بغیر کسی حفاظتی انتظام کہ خاطرہ کے پاس نہیں جاسکتی تھی۔

"اب آئے گا مزہ" !!

اسے جاتے دیکھتا زوالقرنین دھیرے سے بڑبڑایا۔

Posted on Kitab Nagri

۔*********۔

وہ اپنے کمرے میں بیٹھا جنوں پر مبنی کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مشغول تھا۔ جب تیزی سے دروازہ کھول کر غازان اندر آیا۔

"اب کیا ہوا؟"

میکال نے ایک اچٹتی نگاہ اس پر ڈال کر واپس کتاب پر نظریں جما لیں۔

"تمہیں میرا ایک کام کرنا ہو گا۔" خجالت سے سر کھجاتا ہوا بولا۔ میکال نے بھنویں اچکا کر اسے دیکھا۔

"ایسا کیا کام ہے؟"

"تمہیں دادا ذوالفقار کے روپ میں خاطرہ کے گھر جانا ہے۔" وہ رکا، میکال ہنوز بھنویں اچکائے اسے دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا۔

"میرا رشتہ لے کر۔"

"کیا!! تمہارا دماغ درست ہے؟" میکال ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا۔

"اگر دادا ذوالفقار کو پتا چل گیا نا تو ہمیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔" وہ اب بے یقینی سے غازان کو دیکھ رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"میں انہیں خود بتادوں گا پر فی الحال وہ اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ اُن سے ایسی بات کی جائے یا وہ میرا رشتہ لے کر مشہد آنٹی کے پاس جائیں۔"

غازان کی بات پر میکال خاموش سا ہو گیا۔ واقعی اُن کی حالت ایسی نہیں تھی کہ خاطرہ کے بارے میں انہیں کچھ بتایا بھی جاتا۔

"تمہاری خاموشی کو میں ہاں سمجھوں؟"

"جو سمجھنا ہے سمجھو لیکن فی الحال دفع ہو جاؤ۔"

اس کی ڈھٹائی پر میکال نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ جس پر غازان مسکراتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

۔*********۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

برف باری کے باعث مشہد آج بھی گھر پر تھیں اس لیے فجر کے بعد خاطرہ واپس سونے کیلئے لیٹی تو دوپہر کے بارہ بجے اُٹھی تھی۔ مشہد اکثر اسے ایسی چھوٹ دے دیا کرتی تھیں اور آج بھی یہ ہی ہوا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

نیند سے بیدار ہونے کے بعد اپنا حلیہ درست کر کے وہ ناشتے کیلئے کمرے سے باہر نکلنے لگی کہ لیونگ روم سے باتوں کی آوازیں سنائی دیں۔زرا آگے کو ہو کر نیچے جھانکا جہاں غازان صوفے پر کسی بزرگ کے ساتھ بیٹھا نظر آیا۔ان کے سامنے ہی مشہد بیٹھی کسی بات پر مسکرا رہی تھیں۔

"کیا یہ رشتے کی بات کرنے آئے ہیں مگر غازان نے تو مجھے نہیں بتایا۔اُف!!میرا موبائل بھی تو ٹوٹ گیا۔"

وہ سر پر ہاتھ مارتی واپس کمرے کے اندر چلی گئی۔اس وقت نیچے جانا مناسب جو نہیں لگ رہا تھا۔

"اللہ جی بس ماما مان جائیں۔"

خوشی سے بے قابو ہوتی وہ واپس بیڈ پر ڈھیر ہو گئی۔اس بات سے بے خبر کہ آنے والا وقت اس کیلئے کیا طوفان لانے والا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

"دادا ذوالفقار کو پتا چلا تو سیدھا جہنم رسید کر دینگے۔"مشہد سے ملاقات کے بعد وہ دونوں سڑک پر پیدل ہی چل رہے تھے جب دادا ذوالفقار کے بھیس میں موجود میکال نے اپنی سفید لمبی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

دونوں ہاتھ کمر پر باندھے، سر جھکائے چلتا غازان اس کی بات پر مسکرایا۔ زرا کا زرا چہرہ موڑ کر میکال کی طرف دیکھا جو اسے گھور رہا تھا۔

"ویسے تمہیں کیا لگتا ہے۔ مشہد آنٹی کیا جواب دینگی ؟ "غازان کے سوال پر اب کے پر سوچ انداز میں اس نے داڑھی پر ہاتھ پھیرا۔

"اگر تمہاری اصلیت نہیں پتا چلی تو "ہاں" ورنہ "نہ"۔۔۔"

"جب منہ کھولنا بکواس ہی کرنا۔"

غازان نے اس کے سر پر ہاتھ مارا۔ جس پر قہقہہ لگاتا میکال فوراً وہاں سے غائب ہو گیا۔

"یہ نہیں سدھرے گا۔"

غازان نے سر جھٹکا اور خود بھی چٹکی بجاتا وہاں سے غائب ہو گیا۔ جبکہ وہیں ایک درخت پر سیاہ چوگے میں ملبوس قانتا ایک چھلانگ لگا کر درخت سے اُترتی سیدھا "گردیزی ہاؤس" کے دروازے پر جا کھڑی ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

-*********-

Posted on Kitab Nagri

غازان اور میکال عرف دادا ذوالفقار کے جاتے ہی خاطرہ سیڑھیاں اُترتی نیچے آئی۔ مشہد کچن میں کھڑی برتن دھو رہی تھیں۔

"ہو گئی صبح تمہاری۔"

مشہد کے طنز پر مسکراہٹ دباتی وہ فریج کی طرف بڑھی اور پانی کی بوتل نکال کر منہ کو لگانے ہی لگی تھی کہ مشہد نے اس کے ہاتھ سے بوتل چھینی۔

"بہت ٹھنڈ ہے، ٹھنڈا پانی پینے کی ضرورت نہیں۔"

"ماما۔۔۔"

اس نے احتجاج کرنا چاہا مگر مشہد نے بیچ میں ہی اس کی بات کاٹ دی۔

"بحث نہیں، ویسے آج غازان اور اس کے دادا آئے تھے۔"

بوتل واپس فریج میں رکھ کر وہ چولہے کی طرف بڑھیں اور خاطرہ کے لیے ناشتہ تیار کرنے لگیں۔

"اچھا کیوں؟" اس نے سرسری انداز اپنایا۔

"کیا واقعی تم نہیں جانتی ہو؟"

آخر وہ بھی ماں تھیں۔ خاطرہ گڑبڑا کر سلیب پر رکھی سادے پانی کی بوتل سے گلاس میں پانی نکالنے لگی۔

"نہیں مجھے کیا پتا کیوں آئے تھے۔"

Posted on Kitab Nagri

"تمہارے رشتے کیلئے آئے تھے۔لیکن میں نے فی الحال سوچنے کا وقت لیا ہے۔اب تم بتاؤ منع کر دوں۔"خاطرہ کی پشت کو گھورتے ہوئے انہوں نے پوچھا۔

"نہیں!!میرا مطلب ہے جیسا آپ کو بہتر لگے۔"انکار کی بات سن کر وہ تیزی سے بولی پر مشہد کی گھوری پر آخر میں منمنا کر رہ گئی۔

"اگر تم غازان کو پسند کرتی تھیں تو پہلے مجھے بتا سکتی تھیں۔"

"نہیں ماما وہ غازان نے ہی کہا تھا کہ وہ رشتہ بھیجیں گے اور پھر کل آپ نے اچانک رہبان کے رشتے کا بتایا تو۔۔"مشہد کی مسلسل گھوری پر وہ خاموش سی ہو گئی کہ دفعتاً دروازے کی بیل بجی۔

"جاؤ دروازہ کھولو۔"

وہ واپس ناشتہ بنانے کی طرف متوجہ ہو گئیں۔خاطرہ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔

"جی آپ کون؟"

اس نے سوالیہ نظروں سے سامنے کھڑی قانتا کو دیکھا جو روپ بدل کر خوبصورت دوشیزہ کا روپ دھار چکی تھی۔

"میں "مہر ماہ ذوالفقار" غازان ذوالفقار کی بیوی" !!

۔********۔

Posted on Kitab Nagri

"کیسے یاد آگئی اپنے دادا کی؟"

اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے وہ بغور اس کا چہرہ دیکھنے لگے۔جو سنجیدگی سے ان کے سامنے بیٹھا تھا۔

"دادا مجھے آپ سے اجازت چاہیئے تھی۔"

"کس چیز کی اجازت؟"

دادا ذوالفقار کے سوال پر چند پل وہ ان کے چہرے کو دیکھتا رہا پھر سر جھکا لیا۔جیسے کسی جرم کا اعتراف کرنے جا رہا ہو۔

"مجھے شادی کرنی ہے۔"

"کس سے؟"سنجیدگی ہنوز قائم تھی۔غازان چپ سا ہو گیا۔

"چپ کیوں ہو؟کہیں تم نے کسی انسان کو تو پسند نہیں کر لیا؟"

خاموشی۔۔۔

"غازان!!"دادا ذوالفقار کی دھاڑ پر اب کے اس نے چہرہ اُٹھا کر دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جی انسان ہے۔"

"تم۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

انہیں سمجھ نہ آیا، آخر اسے کیا کہیں۔آج تک ان کے خاندان میں کسی نے انسان سے شادی تو دور کسی قسم کا تعلق قائم نہیں کیا تھا۔وہ تو انسانوں کی دنیا میں رہتے ہوئے بھی انسانوں سے دور رہتے آئے تھے۔

"دادا میں اُس سے محبت کرتا ہوں۔"اس نے جیسے التجا کی کہ انکار کرنے سے پہلے وہ اچھے سے سوچ لیں۔

"اب جب تم نے فیصلہ کر لیا تو میں کیا کہہ سکتا ہوں۔"

"ایسی بات نہیں ہے دادا آپ کی رضامندی کے بغیر میں کچھ نہیں کروں گا۔"

غازان نے ان کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیے۔دادا ذوالفقار خاموشی سے اس کا چہرہ دیکھتے رہے پھر گہرا سانس بھرتے ہوئے گویا ہوئے۔

"ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں۔"

"تھنکیو دادا" !!

خوشی سے ان کے ہاتھ پر بوسہ دیتا، وہ چند اور باتوں کے بعد اُٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

Posted on Kitab Nagri

لیونگ روم میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ صوفے پر قانتا عرف مہرماہ ذوالفقار سر جھکائے بیٹھی تھی۔ اس کے سامنے صوفے پر بیٹھی مشہد سنجیدگی سے اسے دیکھ رہی تھیں۔ جبکہ ان کے پیچھے کھڑی خاطرہ بار بار پلکیں جھپکاتی اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روک رہی تھی۔

"وہ مجھے طلاق دے کر آپ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔" اپنی موٹی موٹی آنکھوں میں آنسو لیے قانتا نے چہرہ اُٹھا کر خاطرہ کی طرف دیکھا۔

"آپ جھوٹ بول رہی ہیں۔ مجھے تورباب آنٹی نے بھی اس کی شادی کے متعلق کچھ نہیں بتایا تھا۔"

خاطرہ جو کافی دیر سے اس کا رونا اور دکھ بھری کہانی برداشت کر رہی تھی جس میں غازان کے ظلم و ستم کی داستان رقم تھی۔ آخر تنگ آ کر بول پڑی۔

"انہوں نے تو آپ کو اور بھی بہت کچھ نہیں بتایا۔" قانتا نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے پہلے خاطرہ پھر مشہد کی طرف دیکھا۔

"کیا نہیں بتایا؟" سوال مشہد کی طرف سے آیا۔

"یہی کہ وہ انسان نہیں۔۔۔" وہ رکی، نظریں سیدھا خاطرہ کی آنکھوں میں گاڑھی۔

"بلکہ جن ہیں۔"

"کیا۔۔۔ یہ کیا بکواس ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

خاطرہ کا لہجہ سخت تھا جبکہ مشہد بھنویں اُٹھائے اس یوں دیکھ رہی تھیں جیسے اس کی دماغی حالت پر شبہ ہو۔ بھلا غازان اور جن۔۔۔

"ہنہ!!اچھا مذاق کر لیتی ہو۔"

"اگر یہ مذاق ہے تو پھر۔۔۔ یہ بھی مذاق ہو گا۔"

اپنی بات کا کوئی اثر نہ ہوتے دیکھ قانتا نے دیوار پر ٹنگی تصویر کی طرف اشارہ کیا۔خاطرہ اور مشہد کی نظر فوراً اس جانب اُٹھی جب ایک زوردار آواز کے ساتھ تصور کا شیشہ ٹوٹ کر فرش پر بکھرتا چلا گیا۔

"آاااہ" !!

خاطرہ چیخی جبکہ مشہد ہونٹوں پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے کبھی قانتا تو کبھی اس تصویر کو دیکھ رہی تھیں۔

"ابھی بھی یقین نہیں آیا ہو گا نا۔"

مکرو مسکراہٹ چہرے پر سجائے قانتا نے پوچھا پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہاں سے غائب ہو گئی۔

"ماما" !!

خاطرہ نے تیزی سے آگے بڑھ کر مشہد کا ہاتھ تھاما۔

"یہ کہاں گئی؟"

Posted on Kitab Nagri

کہنے کی دیر تھی جب پورے گھر میں خوفناک چیخیں سنائی دینے لگیں ساتھ ہی قانتا ڈائن کا روپ دھار کر ایک دم ان کے سامنے نمودار ہوئی۔

"غازان صرف میرا ہے۔"

نسوانی چیخوں میں اس کی بھیانک گرجدار آواز بھی شامل ہوئی تھی۔خاطرہ اور مشہد کانوں پر ہاتھ رکھے فرش پر بیٹھتی چلی گئی۔سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔خوف کے باعث آنکھیں سختی سے میچ رکھی تھیں۔جب اچانک مشہد بیہوش ہوتی فرش پر جا گری۔

"ماما۔۔۔"

خاطرہ کانوں سے ہاتھ ہٹاتی مشہد کی طرف بڑھی۔چیخوں کی آوازیں بھی دھیمی ہوتی اپنے آپ بند ہو گئی۔اس نے آنسوں سے تر چہرہ اُٹھا کر قانتا کی طرف دیکھا۔

"غازان اور میرے بیچ آنے کی کوشش مت کرنا ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔"

اپنے انسانی روپ میں آتی قانتا پھنکاری اور فوراً وہاں سے غائب ہو گئی۔

"ماما۔۔۔ماما اُٹھیں۔"

اس نے مشہد کو جھنجوڑا پھر خود بھی بے بسی سے سر مشہد کے سر سے ٹکائے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔

Posted on Kitab Nagri

۔*********۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"واہ ڈارلنگ!!دل خوش کر دیا مگر میری جان کو اتنا ڈرانے کی کیا ضرورت تھی؟ "

Posted on Kitab Nagri

ہاتھ میں سرخ مشروب لیے صوفے پر بیٹھا وہ قانتا سے بولا۔ نظریں دیوار پر جمی تھیں جہاں خاطرہ مشہد کے سر سے سر ٹکائے رونے میں مشغول تھی۔اس نے مسکراتے ہوئے چٹکی بجائی جس کے ساتھ دیوار سے دونوں کا نظر آتا عکس یکدم غائب ہو گیا۔

"یہ تو زرا سی جھلک تھی۔اگر اسے نہ ڈراتی تو وہ غازان کا پیچھا کیسے چھوڑے گی۔"

صوفے پر نیم دراز قانتا ایک ادا سے بولی۔لمبے بال صوفے سے لٹکتے فرش پر بچھے تھے۔

"آہ!!اب تو وہ غازان کے سائے سے بھی دور بھاگے گی۔"

آنکھیں بند کیے، مسکراتا ہوا وہ جیسے متوقع نتائج کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

"ہوا میں مت اُڑو زی۔غازان اتنی آسانی سے خاطرہ کو اپنی زندگی سے نہیں جانے دے گا۔" قانتا صوفے سے اُٹھتے ہوئے بولی۔

"ہاں!!پر مشہد ہیں نا میری مشکل آسان کرنے کیلئے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کہتے ہوئے اس کی آگ رنگ آنکھوں میں چمک در آئی۔ جس کے ساتھ ماضی کی باتوں نے بھی اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

_*********_

Posted on Kitab Nagri

اٹھائیس سال قبل۔۔۔

اس بڑے سے محل میں جہاں ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا وہیں سانپ کے پھنکارنے کی آوازیں چاروں طرف پھیلی ہوئی تھیں۔ایسے میں سولہ فٹ لمبا وہ سیاہ سانپ تیزی سے رینگتا ہوا راہداری سے گزر کر اس بڑے سے کمرے میں آر کا۔جہاں شاہی کرسی پر بیٹھا شخص اپنے سامنے پڑی لاش کو دیکھ رہا تھا۔

"بابا تھامس" !!

انسانی روپ میں آتا وہ اپنے باپ سے گویا ہوا جو نڈھال نظر آرہے تھے۔

"زوالی میرے بیٹے !! تمہارا بھائی اب نہیں رہا۔"کمرے میں ایک گرجدار آواز گونجی۔

"کس نے کیا ہے یہ؟"

آنکھوں کو سختی سے میچتے ہوئے اس نے خود کو قابو میں رکھنا چاہا۔ورنہ سامنے سیاہ لباس میں پڑی بھائی کی لاش کو دیکھ کر اس کا دل کر رہا تھا پوری دنیا کو آگ لگا دے۔

"قائم ذوالفقار" !!

Posted on Kitab Nagri

اس نام کو ادا کرتے ہوئے تھامس کے لہجے میں نفرت در آئی تھی۔ جبکہ سامنے کھڑے زوالی کی آگ رنگ آنکھوں میں شعلے بھڑک اُٹھے تھے۔

"آپ فکر نہیں کریں بابا تھامس۔میرے بھائی کی موت کا حساب اُس قائم ذوالفقار کو دینا ہی ہوگا۔"

نفرت بھرے لہجے میں کہتا ہوا وہ واپس سانپ کے روپ میں آتا کمرے سے باہر نکل گیا۔جبکہ تھامس کی سبز اداس آنکھیں ایک بار پھر بیٹے کی لاش کو دیکھ رہی تھیں۔ جس کا جسم ریت کی مانند اب غائب ہو رہا تھا۔

۔*********۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ماما آپ ٹھیک ہیں؟"

اپنے حواسوں پہ بمشکل قابو پانے کے بعد وہ اُٹھ کر کچن سے پانی کا گلاس لے آئی تھی تاکہ پانی کی چھینٹے مار کر مشہد کو ہوش میں لاسکے۔چندپل کی کوشش کے بعد مشہد کو ہوش میں آتا دیکھ،اس نے پیچھے ہٹتے ہوئے پوچھا۔

"یہ لیں پانی پی لیں۔"

Posted on Kitab Nagri

سہارا دیتے ہوئے اس نے بمشکل اُٹھایا اور گلاس اُن کے لبوں سے لگا دیا۔ چند گھونٹ پینے کے بعد مشہد نے ہاتھ کے اشارے سے گلاس پیچھے کیا۔

"آپ ٹھیک ہیں؟"

"ہاں ٹھیک ہوں میں۔"

قریب رکھے صوفے کا سہارا لیتی وہ اُٹھ کھڑی ہوئیں۔ خاطرہ نے آگے بڑھ کر انہیں کمر سے تھاما۔

"مجھے کمرے میں جانا ہے۔"

"چلیں۔"

مشہد کو سہارا دیتی وہ کمرے میں چلی آئی تھی۔ انہیں بیڈ پر لیٹا کر ابھی واپسی کیلئے مڑی ہی تھی جب مشہد کی آواز کانوں سے ٹکرائی۔

"میں بختاور کو تمہارے رشتے کیلئے ہاں کر رہی ہوں۔ اب جتنی جلدی ہو سکے تمہارا نکاح رہبان کے ساتھ پڑھوانا ہے۔"

وہ سختی سے بولیں۔ جبکہ خاطرہ بے تاثر چہرے سے انہیں دیکھ رہی تھی۔ اسے اب تک یقین نہیں آرہا تھا۔ سب کچھ ایک بھیانک خواب کی طرح لگ رہا تھا کہ ابھی آنکھ کھلے گی اور سب پہلے جیسا ہو جائے گا۔

"جو آپ کو بہتر لگے۔"

Posted on Kitab Nagri

اسی بے تاثر چہرے سے کہتی، وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔ جبکہ مشہد آیت الکرسی پڑھ کر خود پر دم کرتی، آنکھیں بند کر کے اب سونے کی کوشش کر رہی تھیں۔

۔*********۔

تیزی سے جنگل میں رینگتا ہوا وہ آگے بڑھ رہا تھا جب اسے سامنے کھڑا قائم ذوالفقار نظر آیا۔ تین سال پہلے دیکھا اپنے بھائی کا مردہ چہرہ ایک بار پھر اس کی نظروں میں گھوم گیا تھا۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ تین سال بعد کوہ قاف سے لوٹتے ہی اس کا سامنا قائم ذوالفقار سے ہو جائے گا۔ جو اپنے سامنے کھڑی لال چوگے میں ملبوس زوجیل سے باتیں کر رہا تھا۔ وہ وہیں رک کر انہیں دیکھنے لگا کہ تبھی رباب کے پکارنے پر قائم ذوالفقار زوجیل کو وہیں کھڑا چھوڑ کر رباب کے ساتھ چل دیا۔ جبکہ زوجیل ساکت کھڑی زخمی نظروں سے قائم ذوالفقار کو خود سے دور جاتا دیکھ رہی تھی۔ یہ سب اس کی نظروں سے اوجھل نہیں رہا تھا وہ تیزی سے زوجیل کی جانب بڑھا۔

"تم چاہو تو وہ تمہارا ہو سکتا ہے۔"

اپنے عقب سے آتی آواز پر زوجیل نے پیچھے مڑ کر اس جن کو دیکھا جو سانپ کے روپ سے نکل کر انسان بن گیا تھا۔

"کیا مطلب؟" اس نے نظروں میں الجھن لیے پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

"مطلب یہ کہ میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں قائم ذوالفقار کو قابو میں کرنے کیلیئے بس تمہیں بھی میرا ساتھ دینا ہوگا۔" اپنی آگ رنگ آنکھوں میں چمک لیے اس نے زوجیل کو قابو کرنا چاہا۔

"تم ہو کون اور یہ مہربانی کس لیے؟" آخر وہ بھی زوجیل تھی کچی کھلاڑی تھوڑی تھی۔

"میں زوالی ہوں بادشاہ تھامس کا بیٹا۔اس قائم ذوالفقار نے تین سال پہلے میرے بھائی کو مار ڈالا تھا۔اس لیے مجھے اب اس سے بدلہ لینا ہے۔یوں تو میں اکیلے بھی یہ کام کر سکتا ہوں مگر جب دو شیطانی طاقتیں مل جائیں تو انہیں کوئی ہرا نہیں سکتا۔"

کہتے ہوئے اس نے زوجیل کی طرف ہاتھ بڑھایا جسے تھامنے میں زوجیل نے لمحے کی تاخیر نہیں کی تھی۔

"تو تم نے تب اپنا بدلہ کیوں نہیں لیا؟"

"کیونکہ وار کرنے کا مزہ بھی تب ہے جب دشمن آپ سے غافل ہو۔ تین سال بعد قائم ذوالفقار کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا کہ جس ایڈم تھامس کو اس نے موت کی نیند سلایا تھا اُس کا بھائی قائم ذوالفقار سے بدلہ لینے بھی آسکتا ہے۔" کہتے ہوئے آخر میں اس کا لہجہ سخت ہوگیا۔

"یعنی پیٹھ پیچھے وار۔" زوجیل کے چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ ابھری۔

"لیکن تم کروگے کیا؟"

" قائم ذوالفقار کو اس کے خاندان سے دور جیسے اس نے میرے بھائی ایڈم کو ہم سے دور کر دیا۔وہ مرے گا نہیں بلکہ اپنوں کی جدائی میں تڑپتا رہے گا۔" زوالی نفرت بھرے لہجے میں بولا۔

Posted on Kitab Nagri

"اس سے میرا کیا فائدہ ہو گا۔"اس کے ماتھے پر بل نمایاں تھے۔

"تم!! تمہارا ہی تو فائدہ ہے۔"

"کیا مطلب؟"

زوجیل کے چہرے پر اُلجھن ابھری جبکہ زوالی کا قہقہہ پورے جنگل میں گونج اُٹھا تھا۔

۔*********۔

وہ سن ہوتے دماغ کے ساتھ اپنے کمرے میں چلی آئی تھی۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا آخر کرے تو کیا کرے۔ایک لمحہ بس ایک لمحہ لگا تھا سب کچھ برباد ہونے میں۔ابھی تو اس نے غازان کے ساتھ پر اپنے حسین خوابوں کو سجایا بھی نہیں تھا کہ پہلے ہی ان پر جالے پڑ گئے۔

"تو تم ایک دھوکہ ہو،ایک فریب۔۔۔"

دروازے کو بند کرتی،اس کے ساتھ پشت لگائے نیچے بیٹھتی چلی گئی۔آنسو نئے سرے سے رخسار پر بہنے لگے تھے کہ دفعتاً بالکنی کے دروازے پر دستک ہوئی اور اگلے ہی لمحے وہ دروازہ کھول کر اندر آگیا تھا۔

"خاطرہ" !!

Posted on Kitab Nagri

غازان نے اسے یوں بیٹھے دیکھ پکارا۔کیا کچھ نہیں تھا اس پکار میں، خاطرہ نے ایک جھٹکے سے سر اُٹھا کر اسے دیکھا۔

"کیوں آئے ہو یہاں؟" دروازے کا سہارا لیتی وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا مطلب؟اور یہ تم رو کیوں رہی ہو؟"

وہ تڑپ کر کہتا خاطرہ کی جانب بڑھنے لگا تھا مگر اس نے ہاتھ کے اشارے سے غازان کو وہیں رکنے پر مجبور کر دیا۔

"پاس مت آنا میرے۔"

"یہ کیا کہہ رہی ہو۔آخر ہوا کیا ہے؟" وہ ایک بار پھر آگے بڑھنے لگا۔

"میں نے کہا نا پاس مت آنا۔دور رہو مجھ سے۔"

"خاطرہ ہوش میں ہو؟"

"ہوش تو اب آیا ہے۔اب معلوم ہوا ہے کہ تم کون ہو۔"

اور اس ایک جملے نے غازان کو سارا معاملہ سمجھا دیا۔تنے عصاب ڈھیلے پڑے، وہ نڈھال سا ہو کر خاطرہ کو دیکھے گیا۔

"تم مجھ سے ڈر رہی ہو؟ "

"چلے جاؤ یہاں سے بلکہ ہماری زندگی سے دور چلے جاؤ۔"

Posted on Kitab Nagri

"خاطرہ اگر میں "ایسا" ہوں تو اس میں میرا کیا قصور؟" غازان نے بے بسی سے پوچھا اور ایک بار پھر اپنے قدم اس جانب بڑھانے چاہے کہ وہ چیخ اُٹھی۔

"نہیں" !!

چہرے پر خوف لیے اس نے دروازے کو مضبوطی سے پکڑا۔ آج تک وہ جن جنات کے بارے میں قصّے کہانیاں سنتی آئی تھی۔ قرآن میں ان کے بارے میں پڑھا تھا۔ پر تب اسے اس مخلوق سے خوف نہیں آتا تھا۔ وہ یہ ہی سوچتی تھی کہ جن جنات بھی اللہؐ کی مخلوق ہیں ان سے کیا ڈرنا۔۔۔ مگر آج وہ ڈر رہی تھی۔ اپنے سامنے کھڑے اس جن کو دیکھ کر۔۔۔ وہ ڈر رہی تھی، جس سے اسے محبت تھی۔ اس نے دھیمی آواز میں قرآنی آیات کو پڑھنا شروع کر دیا۔

"خاطرہ پلیز!! ایک بار میری بات سن لو۔"

خاطرہ کو قرآنی آیات کا ورد کرتے دیکھ وہ بے بسی سے بولا کہ اس کے اپنے جسم میں تپش سی محسوس ہو رہی تھی اپنی ہی آگ اسے جھلسانے لگی تھی۔ وہ دھیرے دھیرے اس سے دور ہونے لگا۔

"رکو میری بات سن لو خاطرہ!!" اس نے آگے بڑھنا چاہا مگر ہر اُٹھتا قدم اسے مزید پیچھے دھکیل رہا تھا۔

"خاطرہ" !!

وہ چلایا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہاں سے غائب ہو گیا۔ کمرے میں سناٹا چھا چکا تھا۔ خاطرہ جو مسلسل ورد کر رہی تھی اب رک کر آنکھوں میں خوف لیے چاروں طرف دیکھنے لگی۔

Posted on Kitab Nagri

"کیا وہ چلا گیا۔۔۔؟"

اس نے خوف سے سوچا۔ بھلا کب اس نے سوچا تھا کہ ایک دن ایسا بھی زندگی میں آئے گا۔

"اللہ" !!

بے اختیار اس نے چہرہ اُٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا اور پھر پھوٹ پھوٹ کر روتی وہ فرش پر بیٹھتی چلی گئی۔

۔*********۔

کسی فورس کے تحت وہ ذوالفقار پیلس کے لان میں آ گرا تھا۔ اوپر ٹیرس پر کھڑے میکال نے حیرت سے اسے دیکھا اور اگلے ہی پل وہ غازان کے قریب بیٹھا تھا۔

"غازی" !!

اس نے ہاتھ بڑھا کر غازان کو اُٹھانا چاہا مگر اس کے تپتے وجود نے اس کی کوشش کو ناکام بنا دیا۔ ایک کرنٹ سا لگا تھا میکال تیزی سے پیچھے ہوا۔ حیرت سے ایک نظر اپنے ہاتھ پر ڈالی دوسری غازان پر اور پھر لمحہ نہیں لگا تھا اسے معاملے کی تہہ تک جانے میں۔ کسی انسان نے اسے دور کرنے کیلئے قرآنی آیات کا ورد کیا تھا کہ تبھی اپنی ہی آگ میں وہ جھلس رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"غازی کیسے ہوا یہ؟"

اس نے پریشانی سے غازان کو دیکھتے ہوئے پوچھا جو بمشکل اُٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔چہرہ جلن کے باعث سرخ انگارہ ہو رہا تھا۔سمندر جیسی نیلی آنکھوں میں اس وقت شعلے بھڑک رہے تھے۔کچھ بھی کہے بغیر وہ ایک دم وہاں سے غائب ہو گیا۔

"غازان" !!

میکال نے بے بسی سے اس جگہ کو دیکھا جہاں ایک سیکنڈ پہلے وہ کھڑا تھا۔

۔*********۔

آئینے کے سامنے کھڑی وہ سیاہ لباس میں ملبوس اپنی سیاہ زلفوں کو انگلی پہ لپیٹتے ہوئے اُس کے عکس کو آئینے میں دیکھ رہی تھی جو اس کے گرد حصار باندھے محبت کا اظہار کر رہا تھا کہ تبھی اپنے کوٹ کی جیب سے سیاہ گلاب نکال کر اُس نے اس صنف نازک کی سیاہ زلفوں کی زینت بنایا جن کا وہ تین سال سے دیوانہ تھا۔

"دیوونتم" !!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

کان میں سرگوشی کرتا وہ اس کی گردن پر جھکا۔ جبکہ آئینے میں اپنے اور قائم ذوالفقار کے عکس کو دیکھتے ہوئے رباب مسکرائی کہ اچانک اس کی نظر بیڈ پر لیٹے دو سالہ غازان پر پڑی۔ جو اُٹھ کر بیٹھتا اپنی نیلی گول گول آنکھوں سے ماں کو تلاش رہا تھا۔ رباب نے فوراً قائم ذوالفقار کو خود سے دور دھکیلا۔

"اُٹھ گیا میرا شہزادہ" !!

رباب کہتی ہوئی غازان کی طرف بڑھی اور اسے گود میں اُٹھالیا۔ قائم ذوالفقار ماں بیٹے کو گھور کر رہ گیا۔

"شرارتی بچے" !!

اس نے آگے بڑھ کر غازان کو رباب سے لیا۔

"بابا میں شرارتی نہیں۔"

غازان فوراً بولا۔ بھلا وہ انسان کا بچہ تھوڑی تھا جن کا بچہ تھا خاموش کیسے رہتا۔

"اچھا بھئی تمہارا باپ شرارتی ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اس میں کچھ غلط بھی نہیں۔" قائم ذوالفقار کی بات پر رباب نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

"بیگم غلط وقت پر چھیڑ رہی ہو۔" اس کی پیار بھری دھمکی پر وہ فوراً سیدھی ہوئی تھی۔

"اچھا اب اسے مجھے دیں اور جائیں جا کر بابا کو ایران جانے کا بتادیں۔"

"رباب !! تم اداس تو نہیں ہو نا؟"

Posted on Kitab Nagri

قائم ذوالفقار نے اس کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے اب کے سنجیدگی سے اس کے چہرے کو دیکھا۔جو اس کی محبت تھی۔ان تین سالوں میں وہ اسے کتنی عزیز ہو گئی تھی۔

"اداس کیوں ہوں گی؟"رباب نے پلٹ کر سوال کیا۔

"میری وجہ سے اپنے ماں باپ کو،اس جگہ کو چھوڑ کر تم ہمارے ساتھ ہمیشہ کیلئے ایران جا رہی ہو۔"

"تو کیا ہوا آپ کیلئے اتنا تو کر سکتی ہوں۔ویسے بھی میں امی اور بابا سے ملنے آتی رہا کروں گی۔"وہ مسکرا کر بولی۔

اس کا سارا خاندان پاکستان میں ہی تھا جبکہ ذوالفقار علی کا تعلق ایران سے تھا۔مگر انسانوں کی طرح زندگی بسر کرنے اور ان کی طرح اپنے کاروبار کو پھیلانے کی خواہش انہیں ایران سے پاکستان لے آئی تھی اور اب چھ سال بعد پھر وہ ذوالفقار علی کی خواہش پر واپس ایران اپنے ملک جانے کی تیاری کر رہے تھے مگر اب اس سفر میں قائم ذوالفقار اکیلا نہیں تھا بلکہ اس کی محبوب بیوی اور پیارا سا بیٹا بھی موجود تھا۔

"چلیں اب جلدی جائیں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رباب نے واپس غازان کو لے کر اسے چلتا کرنا چاہا تاکہ ذوالفقار علی کو واپسی کی خبر دی جائے۔اس بات سے بے خبر کہ آنے والا وقت ان پر کیا عذاب لانے والا ہے۔

۔*********۔

Posted on Kitab Nagri

اپنے کمرے میں جائے نماز بچھائے، وہ سجدے میں گرا ہچکیوں سے رو رہا تھا۔ اب کیا بچا تھا اس کے پاس، سب کچھ تو ختم ہو چکا تھا پھر وہ زندہ کیوں تھا۔۔۔ اسے بھی مر جانا چاہیئے اور وہ مر جانا چاہتا تھا۔

"غازی" !!

کمرے کے دروازے پر کھڑے میکال نے بے بسی سے اس کے جھٹکے کھاتے وجود کو دیکھا۔ رونے کی وجہ اسے سمجھ آچکی تھی۔ دھیرے دھیرے قدم اُٹھاتا وہ غازان کی طرف بڑھا۔

"بس ایک وہ ہی تو نہیں ہے اس دنیا میں تمہاری اپنی۔ ہم بھی تو ہیں ہمارا ہی سوچ لو۔"

شانوں سے اسے تھام کر سجدے سے اُٹھایا مگر۔۔۔ سیاہ آنکھیں، سرخ چہرہ دیکھ کر اس نے لب بھینچ لیے۔

"کیا ہم مسلمان نہیں میکال؟"

"یہ کیا کہہ رہے ہو؟ "

"پھر کیوں ہمارے ساتھ ایسا ہوتا ہے؟ میں اس کے سامنے تھا، اُس کے پاس جانا چاہتا تھا مگر مجھے دور دھکیل دیا گیا۔ مجھے اس کے پاس جانے نہیں دیا گیا۔ کیوں آخر کیوں؟" سیاہ سیال کو اس نے صاف نہیں کیا مزید آنکھوں سے بہنے دیا۔

Posted on Kitab Nagri

"ہم "جن" ہیں غازی!! مسلمان ہیں پر جن ہیں اور اس حقیقت کو بدل نہیں سکتے۔ جب کوئی انسان ہم سے خوف کھائے گا تو اللہ کا کلام ایسے ہی ہمیں دور دھکیل دے گا۔ بالکل ویسے ہی جیسے آگ کسی کو نقصان نہ پہنچائے مگر ہوا، پانی، مٹی اسے بجھا ہی دیتے ہیں۔

تمہیں یاد نہیں بڑی ماں کہتی تھیں انسان اور جنات کے درمیان اللہ نے ایک حد قائم کی ہے اسے پار کرو گے تو نقصان اُٹھاؤ گے۔" میکال نے اسے سمجھانا چاہا۔

"میں اس سے محبت کرتا ہوں۔" وہ جیسے سمجھنے کیلئے تیار ہی نہیں تھا۔

"وہ انسان ہے غازی۔"

"دفع ہو جاؤ یہاں سے۔"

اسے اچانک ہی غصّہ آگیا۔ بھلا زخموں پر مرہم نہ رکھو مگر نمک بھی نہ چھڑکو۔

"غازان پلیز کوئی اُلٹی سیدھی حرکت مت کرنا اس سے تمہیں ہی تکلیف ہو گی۔"

میکال سمجھ گیا سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں وہ بار بار خاطرہ کے پاس جائے گا ایک نیا زخم اپنی روح کو لگانے۔ اس لیے سمجھانے کے بجائے منت سماجت پر اُتر آیا۔

"میں اپنا خیال رکھ سکتا ہوں اکیلا چھوڑ دو مجھے۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ غصّے سے دھاڑا۔ میکال خاموشی سے اسے دیکھتا وہاں سے غائب ہو گیا اور غازان۔۔۔ایک بار پھر سجدے میں جا گرا۔

۔*********۔

رات کے اس پہر وہ اپنے ہوٹل کے مینجر کو ساری ہدایت دینے کے بعد اب کار میں بیٹھا گھر کی طرف روانہ ہو رہا تھا۔ جہاں اس کے گھر والے ایک نئے سفر کے آغاز کیلیئے اس کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ سرشار سا ابھی آدھے راستے تک پہنچا ہی تھا کہ بائیں جانب جنگل سے آتی انسانی آواز نے اس کی توجہ سڑک سے اس جانب مبذول کروائی۔

"اتنی رات کو کون ہو سکتا ہے۔"

وہ کار سے اُتر کر اس جانب بڑھا جہاں سے انسانی چیخوں کی آواز تیز سے تیز ہوتی جا رہی تھی۔

"کون ہے؟ کون چیخ رہا ہے۔"

سیاہ جنگل میں چاروں طرف دھواں پھیلا ہوا تھا۔ جس میں انسان یا انسان ذات تو کیا جن بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ آگے بڑھتے ہوئے اسے حیرت ہوئی آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ کسی کی موجودگی کو وہ فوراً بھانپ جاتا تھا

Posted on Kitab Nagri

مگر آج سوائے چیخوں کے اسے کچھ محسوس کیوں نہیں ہو رہا تھا۔ وہ جھنجھلا سا گیا ساتھ ہی پورے جنگل میں اس کی دھاڑ گونج اُٹھی۔

"میں پوچھ رہا ہوں کون ہے یہاں؟"

"اتنی جلدی بھی کیا ہے جاننے کی قائم ذوالفقار؟" سرسراتی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

"کون ہے سامنے آؤ۔"

وہ کہتا ہوا چوکنے انداز میں آگے بڑھنے لگا کہ یکدم سامنے نمدار ہوتی زوجیل نے ہاتھ میں پکڑا سیاہ مائع اس کی طرف اچھالا جس کے ساتھ ہی ایک دلخراش چیخ فضاء میں گونج اُٹھی کہ بھیڑوں کی آوازیں اس کی آواز میں شامل ہو کر آنے والے وقت پر ماتم کرنے لگیں۔

۔*********۔

"مجھے یقین نہیں آرہا اتنی جلدی اُن کی جانب سے جواب آگیا۔"

صبح سویرے مشہد کی طرف سے ملنے والی "ہاں" پر خوشی سے اس کی بھوری آنکھیں چمک رہی تھیں۔ اس کے سامنے صوفے پر بیٹھی صباح نے بڑی غور سے اس چمک دمک کو دیکھا۔

Posted on Kitab Nagri

"اتنا خوش نہیں ہو "ہاں "ہوئی ہے تو "نہ " بھی ہو سکتی ہے بھلا وقت بدلتے کب دیر لگتی ہے۔" کہتے ہوئے اس نے ایک ادا سے اپنے بالوں کو پیچھے جھٹکا دیا۔

تھوڑی دیر پہلے ہی بختاور مشہد کے گھر سے واپس آئی تھیں اور اب مشہد کی طرف سے ملنے والے جواب پر وہ سب جشن منا رہے تھے مگر صباح کی اس بات نے اسے آگ ہی لگا دی۔

"بکواس کر کے کونسی دلی تسکین ملتی ہے ؟"

"تم نہیں سمجھو گے۔" طنزیہ مسکراہٹ اس نے رہبان کی طرف اچھالی۔

"تم دونوں ہی اپنی بکواس اپنے پاس رکھو۔ وہ اس جمعے کو نکاح کرنا چاہتی ہے۔ پر مجھے لگتا ہے ہمیں کل ہی یہ کام کر لینا چاہیئے۔" کب سے خاموش بیٹھی بختاور نے اپنا حصّہ ڈالا۔

"نہیں مجھے نہیں لگتا اتنی جلدی کرنا ٹھیک ہو گا۔ وہ کہیں بلاوجہ شک میں نہ پڑ جائیں۔" صباح نے انکار کیا ساتھ ہی ہاتھ میں پکڑا گلاس لبوں سے لگا لیا۔

"ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو۔ ویسے بھی جہاں اتنا انتظار کیا ہے وہاں تھوڑا اور سہی۔"

کہتے ہوئے رہبان کی آنکھوں کی چمک کچھ اور بڑھی تھی۔

-*********-

Posted on Kitab Nagri

بختاور کے جانے کے بعد وہ گم صم سی اپنے خوابوں کی کرچیاں لیے کمرے میں چلی آئی تھی۔ایک جھٹکے میں سب بکھر کر رہ گیا تھا کل تک وہ غازان کے ساتھ پر خواب سجا رہی تھی اور آج رہبان سے جڑنے والے رشتے کو سوچنے پر مجبور تھی۔وہ چاہ کر بھی مشہد کو انکار نہیں کر پائی تھی۔وہ تب بھی انکار نہیں کر پائی تھی جب بختاور نے اس کے ہاتھوں پر نیک کے نام پر چند نیلے نوٹ رکھے تھے۔

"تو ایک نیا سفر کا آغاز ایک ان چاہے شخص کے ساتھ ہو گا۔"

آنسو بہاتی آنکھوں سے اس نے بند مٹھی کو دیکھا جس میں نیلے نوٹ اب بھی موجود تھے۔

"یہ سب کیا ہو گیا میرے ساتھ۔۔۔کس سراب کے پیچھے بھاگ رہی تھی میں۔"سوچتے ہوئے اس نے نوٹوں پر گرفت مزید سخت کی۔

"پر میں کیا کروں؟کیوں یہ دل اب بھی تمہیں پکار رہا ہے۔اپنی آنکھوں سے تمہاری اصلیت کو دیکھا ہے مگر یہ اب بھی تمہاری محبت کا راگ الاپ رہا ہے۔"

اس کا دل چاہا وہ واپس ایک دن پہلے چلی جائے جب وہ غازان کی اصلیت سے انجان اس کے ساتھ کے خواب سجا رہی تھی۔

"مجھ سے شادی کرو گی؟"

Posted on Kitab Nagri

"آپ پھر مذاق۔۔۔"

"میں سیریئس ہوں خاطرہ" !!

"بولو مجھ سے نکاح کرو گی؟"

اس نے اپنا سر جھٹکا۔ایسے لفظوں کی بازگشت ہر بار سنائی دے رہی تھی۔وہ غازان کو سوچنا نہیں چاہ رہی تھی۔مگر بار بار اسے ہی سوچے جا رہی تھی۔

"نہیں کرنی مجھے تم سے شادی۔۔۔نہیں ہے محبت مجھے تم سے۔۔۔سن لیا تم نے۔"

بے بسی سے چیختی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted on Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"رباب کیا قائم نہیں آیا؟"

کمرے میں ٹہلتے ذوالفقار علی نے انداز میں فکرمندی لیے رباب سے پوچھا۔جوان کے کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔

"نہیں بابا ابھی نہیں آئے۔حالانکہ کافی دیر پہلے ہی مجھے فون کیا تھا کہ ہوٹل سے نکل گئے ہیں۔"وہ خود بھی پریشان دکھ رہی تھی۔

"اچھا فکر نہیں کرو تم وہ آجائے گا۔جاؤ جا کر غازان کو دیکھو۔"

Posted on Kitab Nagri

"جی۔"

رباب اثبات میں سر ہلاتی واپس کمرے سے باہر نکل گئی۔ ذوالفقار علی چہرے پر پُر سوچ تاثرات لیے کھڑکی کے سامنے جا کھڑے ہوئے۔ جہاں رات کے سائے پھیلے ہوئے تھے۔ ایسے ہی سائے ان کے اندر پھیل رہے تھے۔ بہت سے وسوسوں اور اندیشوں نے انہیں اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ جس سے چاہ کر بھی وہ چھٹکارا حاصل نہیں کر پا رہے تھے۔

"اللہ تمہیں اپنی امان میں رکھے۔"

ہر سوچ کو جھٹکتے ہوئے انہوں نے دعا دی۔ اس بات سے بے خبر کہ یہ وقت قبولیت کا نہیں تھا۔۔ ان کی دعا کو قبول ہونا ہی نہیں تھا۔

۔*********۔

"میں نے کہا نا ذوالقرنین یہاں نہیں ہے۔ پھر تم کیوں اس کے پیچھے پڑے ہو؟"

Posted on Kitab Nagri

میکال نے غازان کو گھور کر دیکھا جو اب سنبھل گیا تھا۔دو دن کمرے میں بند رہنے کے بعد وہ آج اپنے کمرے سے باہر آیا تھا۔مگر آتے ہی زوالقرنین کا ذکر لے کر بیٹھ گیا تھا۔

"تم شاید بھول رہے ہو وہ کیا کہہ کر یہاں سے گیا تھا۔وہ مجھ سے بدلہ لے گا اور یقیناً اُس نے ہی میری خاطرہ کو مجھ سے بدگمان کیا ہے نا جانے کتنا ڈرا دیا کہ وہ مجھ سے بھی خوف کھا رہی ہے۔"کہتے ہوئے آخر میں اس نے سختی سے جبڑے بھینچ لیے۔

"وہ پاکستان میں نہیں ہے۔اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ لندن جا رہا ہے۔"میکال جھنجھلا گیا۔نا جانے اس ایک بات کو وہ کتنی دفعہ دہرا چکا تھا۔

"جھوٹ بول رہا تھا۔میں اسے چھوڑوں گا نہیں، جہاں بھی چھپا بیٹھا ہے ڈھونڈ نکالوں گا۔"

"جو کرنا ہے کرو میں تنگ آچکا ہوں تم دونوں کے جھگڑوں سے۔"

میکال منہ بسور کر کہتا اُٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔وہ اس بار بار کی الزام تراشی اور لڑائی جھگڑے سے واقعی تنگ آچکا تھا ایسا نہیں تھا صرف غازان ہی اُسے اپنے ہر نقصان کا ذمہ دار ٹھہراتا تھا بلکہ زوالقرنین بھی کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔

-*********-

Posted on Kitab Nagri

صوفے پر نیم دراز وہ بغور زوجیل کے چہرے کو دیکھ رہا تھا جیسے کچھ کھوجنا چاہ رہا ہو جبکہ اس کی مسلسل خود پر جمی نظروں سے الجھتی زوجیل بار بار سر جھٹک کر اپنے کام میں یوں مصروف تھیں جیسے اس کی موجودگی کا احساس ہی نہ ہو۔

"ماما زوجیل!! پریشان لگ رہی ہیں آپ۔"

"میں کیوں پریشان ہونے لگی۔"

انہوں نے الجھن بھری نظریں اس کی جانب اُٹھائیں کہ اچانک زوردار دھماکے کی آواز کمرے میں گونج اٹھی۔ کیمیکلز کے غلط ملاپ نے زوجیل کا نقشہ بگاڑ دیا تھا۔ زوالقرنین ہنستا ہوا ان پاس جا پہنچا۔

"اب تو آپ واقعی پریشان لگ رہی ہیں۔"

قہقہہ لگاتے ہوئے اس نے انگلی سے زوجیل کے چہرے پر لگی کالک ہٹا کر ان کی نظروں کے سامنے کی۔

"تم نا میری زندگی میں عذاب کی طرح نازل ہوئے ہو۔" انہوں نے دانت پیستے ہوئے اسے گھورا۔

"یہ آپ کا خود کا پیدا کردہ عذاب ہے۔ اس میں تو بابا کا بھی کوئی قصور نہیں۔"

جلانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ انہیں آگ لگا چکا تھا۔ ماضی کے کئی لمحات ان کی نظروں میں گھومنے لگے۔ حسد، جلن ایک بار پھر سر اُٹھانے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"تم اپنا حق کب تک لو گے اس ذوالفقار خاندان سے؟ تمہارا بھی غازان کی طرح برابر کا حق ہے۔" وہ جو ہمیشہ اسے ذوالفقار خاندان سے دور رہنے کا کہتی تھیں آج حق کا پوچھ رہی تھیں۔

"جلد سب کو سب کا حق مل جائے گا بس دیکھتے جائیں۔"

اپنی آگ رنگ آنکھوں میں چمک لیے کہتا وہ انہیں الجھنے پر مجبور کر گیا۔

"کیا مطلب؟"

"مطلب کہ بہت جلد میں ذوالفقار پیلس میں پوتے کی حیثیت سے پورے استحقاق سے رہوں گا۔۔۔اور غازان کے بھائی کی حیثیت سے بھی۔"

آخر میں زیرِلب کہتا وہ کمرے سے نکلتا چلا گیا۔زوجیل نے ایک نظر ٹیبل پر تباہ شدہ کیمیکلز پر ڈالی اور اگلے ہی لمحے وہ سب زمین بوس ہو چکے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

جہاں کمرے میں ہر طرف لال روشنی پھیلی ہوئی تھی وہیں وہ کمرے کے وسط میں لیٹے اس بے دم وجود کو دیکھتے ہوئے گھونٹ گھونٹ سرخ مائع اپنے اندر اُتار رہا تھا۔اس کے برابر میں کھڑی زوجیل چمکتی آنکھوں سے قائم

Posted on Kitab Nagri

ذولفقار کو دیکھ رہی تھی۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا وہ اتنی جلدی اس کے پاس آ جائے گا مگر۔۔۔ ایسا ہو گیا تھا۔ حقیقت کا روپ لیے وہ اس کے سامنے لیٹا تھا۔

"جادو کا اثر کب ختم ہو گا۔" زوالی نے قائم ذوالفقار پر نظریں جمائے سوال کیا۔

"صبح تک ٹھیک ہو جائے گا۔"

"ہمم!! اسے سلاخوں کے پیچھے ڈلوا دو۔ ورنہ یہ ہمارے لیے خطرہ بن سکتا ہے۔"

"فکر نہیں کرو میں نے سارا انتظام کر لیا ہے اس کے جاگتے ہی میں ایسا جادو کروں گی کہ یہ ساری زندگی ادھر سے بھاگ نہیں پائے گا۔" آنے والے لمحات کو سوچتے ہوئے زوجیل کی آنکھوں میں چمک در آئی۔

"ایسا نہ ہو تمہیں ہی جان سے مار دے احتیاط سے اس کے پاس جانا۔" زوالی طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولا۔

"ویسے تم اسے صرف جادو کے ذریعے ہی حاصل کر سکتی ہو۔ ورنہ میں نے دیکھا ہے اپنی بیوی کا عکس اپنی آنکھوں میں قید کیے گھومتا ہے۔"

"کوئی اچھی بات نہیں کر سکتے تو بکواس بھی نہ کرو۔" زوجیل نے دانت کچکچائے۔

"تم حقیقت سے آنکھیں نہیں چرا سکتیں۔" جتا کر کہتا وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔

"تم کہاں جا رہے ہو؟"

Posted on Kitab Nagri

"بابا تھامس کو خوشخبری دینے۔ آخر کو اُن کا دشمن ہمارے قبضے میں ہے۔" قہقہہ لگاتا وہ وہاں سے غائب ہو گیا۔

زوجیل دھیرے دھیرے قدم اُٹھاتی قائم ذوالفقار کی طرف بڑھی اور نرمی سے اس کے چہرے پر انگلیاں پھیرتی منتر پڑھنے لگی۔

۔*********۔

"خاطرہ میں بختاور کی طرف جا رہی ہوں تم اندر سے دروازہ لاک کر لو۔"

مشہد نے صوفے پر گم صم بیٹھی خاطرہ سے کہا۔ وہ اثبات میں سر ہلاتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ دو دن سے وہ خاموش خاموش سی تھی۔ مشہد نے بھی اس کی خاموشی کو خوب محسوس کیا تھا مگر چاہ کر بھی اس کیلئے کچھ کر نہیں سکتی تھیں۔ وہ چپ چاپ گھر سے باہر نکل گئیں۔ ہاتھوں کو آپس میں مسلتے ہوئے وہ بختاور کے گھر کی جانب بڑھ رہی تھیں۔ کل خاطرہ کا نکاح تھا اس لیے بختاور سے مل کر وہ چند ضروری باتیں کرنا چاہتی تھیں۔

"پتا نہیں گھر پر ہے بھی یا نہیں؟"

سوچتے ہوئے وہ دروازے کے سامنے جا کھڑی ہوئیں۔ بیل بجانے کیلئے ہاتھ اُٹھایا ہی تھا کہ دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا وہ حیرت سے اندر کی جانب بڑھیں۔ ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا دھیرے دھیرے قدم اُٹھاتی، راہداری سے گزرتے وہ ابھی آگے بڑھی ہی تھیں کہ بائیں جانب بنے کمرے سے آتی آواز پر ٹھٹھک کر رکیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"غازان ہمارے لیے مسئلہ بن سکتا ہے اُسے جیسے ہی اس نکاح کی خبر ملے گی وہ ہم سب کو بھی بے نقاب کر دے گا۔"

"یہ کیا۔۔۔اور یہ آواز تو جانی پہچانی ہے۔"

مشہد الجھی ہوئی آگے بڑھیں اور دروازے کی جھری سے اندر کا منظر دیکھتے ہی ساکت رہ گئیں۔

مہرماہ عرف قانتا رہبان کے گلے میں بانہیں ڈالے، اس سے کل ہونے والے نکاح اور غازان کے متعلق بات کر رہی تھی۔ مشہد پیچھے ہٹتی تیزی سے مڑیں اور قدم واپسی کی جانب بڑھا دیئے۔

"تو یہ سب ملے ہوئے ہیں۔"

منہ پر ہاتھ رکھے وہ جیسے خود پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھیں۔ خوف سے ٹانگیں الگ کانپنے لگی تھیں۔ واپسی کا راستہ انہیں طے کرنا انتہائی مشکل لگا۔

"میں اب یہاں ایک پل نہیں رکوں گی۔ اپنی بیٹی کو لے کر واپس کراچی چلے جاؤں گی۔"

بڑبڑاتے ہوئے وہ دروازہ کھول کر گھر میں داخل ہوئی ہی تھیں کہ سامنے کھڑے رہبان کو دیکھ کر ان کے جسم کا سارا خون نچڑ گیا۔ فق چہرہ لیے وہ اپنی جگہ منجمد سی ہو گئیں۔

"تم۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"جی ساسوں ماں!!ویسے آپ کو کسی نے سکھایا نہیں یوں چھپ کر کسی کی باتیں نہیں سنتے۔"وہ کہتا ہوا ان کی جانب بڑھا۔

"پاس مت آنا وہیں رک جاؤ ورنہ۔۔۔"

"ورنہ کیا ساسوں ماں؟"

مشہد کو منہ کھولتا دیکھ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور ایک جھٹکے سے گردن دبوچ لی۔

"چچ!!میرا بالکل ایسا ارادہ نہیں تھا پر شاید آپ کی زندگی ہی اتنی تھی۔"

چہرے پر افسوس لیے رہبان نے نفی میں سر ہلایا۔مشہد آنکھوں میں خوف لیے بھرپور مزاحمت کر رہی تھیں۔ مگر رہبان کی گرفت مزید سخت سے سخت ہوتی جا رہی تھی۔

"بائے بائے ساسوں ماں!!بیٹی کی فکر مت کرنا میں اس کا اچھے سے خیال رکھوں گا۔"

کہنے کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے مشہد کی گردن مروڑ دی۔بے جان ہوتے وجود کے ساتھ وہ سیدھا فرش پر آگریں۔

"مشہد آنٹی" !!

عقب سے آتی آواز پر رہبان نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا اور فوراً وہاں سے غائب ہو گیا۔

Posted on Kitab Nagri

ادھر غازان بے یقینی سے مشہد کے مردہ وجود کو دیکھ رہا تھا۔وہ خاطرہ سے ملاقات کی غرض سے یہاں آیا تھا پر جن کی موجودگی کو محسوس کر کے بالکنی کے بجائے سیدھا دروازے سے اندر داخل ہوا مگر سامنے کے منظر نے اسے ایک پل کیلئے اپنی جگہ سن سا کر دیا۔

"ماما۔۔۔"

اس نے چونک کر سیڑھیوں کی جانب دیکھا جہاں سے آنکھوں میں خوف لیے خاطرہ تیزی سے نیچے آ رہی تھی۔

"ماما اُٹھیں۔۔۔ماما۔۔۔"

خاطرہ نے مشہد کو سیدھا کرتے ہوئے جھنجھوڑا۔

"ماما اُٹھیں۔۔۔آپ اُٹھ کیوں نہیں رہیں؟"اس نے روتے ہوئے ایک بار پھر مشہد کو جھنجھوڑا۔

"وہ جا چکی خاطرہ۔"غازان خود پر قابو پاتے ہوئے بولا۔خاطرہ کے آنسو اور سامنے پڑی مشہد کی لاش اسے تکلیف پہنچا رہے تھے۔خاطرہ نے اپنی آنسوؤں سے لبریز آنکھیں اُٹھا کر اسے دیکھا۔

"تم نے۔۔۔تم نے مار دیا نہ انہیں۔۔۔"وہ چلائی۔

"نہیں خاطرہ میں ایسا۔۔۔"

"دفع ہو جاؤ یہاں سے اس سے پہلے میں۔۔۔میں۔۔۔"اسے سمجھ نہیں آیا، آخر کہے تو کیا کہے۔

"خاطرہ میری بات۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

"جاؤ یہاں سے۔۔۔جاؤ۔۔۔"

اس کی بات کاٹ کر وہ حلق کے بل چلائی۔غازان خاموشی سے اسے دیکھتا وہاں سے غائب ہو گیا۔

"ماما۔۔"

اُس کے جاتے ہی خاطرہ نے ایک نظر ماں کو دیکھا اور روتی ہوئی فرش پر بیٹھتی چلی گئی۔پورا گردیزی ہاؤس اس کی سسکیوں سے گونجنے لگا تھا۔

۔*********۔

آنکھوں سے سیاہ سیال تیزی سے بہہ رہے تھے۔ہر اُٹھتے قدم کے ساتھ اس کا جی چاہ رہا تھا واپس جائے اور خاطرہ کی لاکھ مزاحمت کے باوجود اسے خود میں بھینچ لے۔اس کے آنسوؤں کو اپنے سینے میں جذب ہونے دے۔

"سب بکھرتا جا رہا ہے۔میری خاطرہ مجھ سے دور ہو رہی ہے۔۔۔اب میں کیا کروں گا؟"

اس کا ذہن ابھی بھی صرف خاطرہ کو سوچ رہا تھا۔ایک پل کیلئے بھی رہبان کا خیال اس کے دماغ میں نہیں آیا تھا۔

"اگر وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔میں مر جاؤں گا اُس کے بغیر۔"

Posted on Kitab Nagri

ایک تڑپا دینے والی سوچ نے اسے اپنی قید میں لیا۔ارد گرد سے غافل وہ آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتا آگے بڑھ رہا تھا کہ ایک تیز ہوا کا جھونکا اسے چھو کر گزرا۔غازان چونکا اور رک کر چاروں جانب دیکھنے لگا۔

"کون ہے سامنے آؤ مجھے تمہاری خوشبو محسوس ہو رہی ہے۔"

"ارے واہ!! میں تو سمجھتی تھی خاطرہ سے سوا تمہیں نہ کچھ دکھائی دیتا ہے نہ محسوس ہوتا ہے۔"ایک سرسراتی ہوئی آواز فضاء میں گونجی۔

غازان چوکنا انداز میں ارد گرد دیکھنے لگا۔شام کے سائے پھیل رہے تھے۔اس وقت سڑک پر اس کے سوا کوئی اور دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"مجھے ڈھونڈ رہے ہو؟"

مہرماہ کا روپ دھارے قانتا ایک دم اس کے سامنے نمدار ہوئی اور تیزی سے ہاتھ میں موجود سیاہ مائع غازان کے اوپر اچھال دیا جس کے ساتھ ایک دلخراش چیخ فضاء میں گونج اُٹھی۔

۔*********۔

Posted on Kitab Nagri

وہ کمرے میں لیٹا خالی ذہن اور خالی نظروں سے کمرے کی چھت کو گھور رہا تھا۔ یوں تو پورے کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا مگر اوپری کھڑکی سے آتی چاند کی روشنی نے کمرے میں پھیلے اندھیرے کو زرا کم کر دیا تھا۔ وہ صبح سے اس سوتی جاگتی کیفیت میں مبتلا تھا مگر اب ہوش میں آ چکا تھا۔

"قائم" !!

کانوں میں پڑتی نسوانی آواز پر اس نے چہرہ موڑ کر دروازے کی طرف دیکھا ہی تھا کہ تیزی سے اُٹھ بیٹھا۔

"رباب میری جان" !!

آنکھوں میں چمک، لہجے میں تڑپ اور بے قراری لیے قائم ذوالفقار نے اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔ جبکہ رباب کا روپ دھارے زوجیل اس کی اس دیوانگی پر خود پر ضبط کرتی آگے بڑھی اور زرا فاصلے پر جا کھڑی ہوئی۔

"یہ کیسی جگہ ہے اور یہ مجھے کچھ یاد کیوں نہیں آ رہا ذہن بالکل خالی خالی لگ رہا ہے۔"

کھڑکی سے آتی چاند کی روشنی سیدھا ان دونوں کے چہروں پر پڑ رہی تھی۔ قائم ذوالفقار نے ارد گرد دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کی طبیعت خراب ہو گئی تھی قائم اس لیے ایسا محسوس کر رہے ہیں۔ زیادہ سوچیں نہیں آرام کریں۔"

زوجیل مصنوعی مسکراہٹ سجائے بولی۔ جانتی تھی وہ اب بھی جادو کے زیرِ اثر ہے۔ ورنہ زوجیل کو پہچاننے میں ایک سیکنڈ نہ لگاتا۔

Posted on Kitab Nagri

"بس آج رات کا ہی وقت ہے زوجیل انتھونی۔ایک بار یہ جادو کے اثر سے نکلا تو پھر قابو کرنا انتہائی مشکل ہو جائے گا۔" قائم ذوالفقار کو بغور دیکھتے ہوئے اس نے سوچا۔

"کیا ہوا تم خاموش کیوں ہو گئیں؟اور اتنی دور کیوں کھڑی ہو میرے پاس آؤ۔"اس نے کہتے ہوئے ہاتھ آگے کیے یوں جیسے کسی بچے کو پاس بلا رہا ہو۔

زوجیل جو اپنے اندر چھپے ڈر کی وجہ سے اس سے تھوڑا فاصلے پر کھڑی تھی گہرا سانس لے کر اپنے ڈر کو ڈپٹتی دھیرے دھیرے آگے بڑھی۔پاس پہنچتے ہی قائم ذوالفقار نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر لیا۔

"میری طبیعت تو تمہیں دیکھتے ہی ٹھیک ہو جاتی ہے رباب۔"کہا تو اس نے محبت بھرے لہجے میں تھا مگر زوجیل کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

"پھر رباب۔۔۔"

"میں آپ کے سامنے ہی ہوں۔"

"سامنے تو ہو پر پاس نہیں ہو۔"

چاند کی روشنی میں اس کے دمکتے چہرے کو تکتے ہوئے،بے خودی کے عالم میں کہتا وہ اسے اپنے حصار میں یوں لے چکا تھا کہ افق پہ موجود چاند ان کے ملن پر ماتم کناں تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

۔*********۔

صبح صبح کا وقت تھا جب وہ قبرستان میں داخل ہو کر چاروں طرف نظر ڈوڑاتا آگے بڑھا اور سیدھا اس قبر کے سامنے جا کھڑا ہوا جہاں وہ قبر کے دائیں جانب بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔

"خاطرہ" !!

اس نے جھک کر اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ خاطرہ نے اپنی آنسوؤں سے لبریز سیاہ آنکھیں اس کی جانب اُٹھائیں۔ رونے کے باعث ان میں سرخی در آئی تھی۔

"رہبان !! دیکھو آج پورا ایک ہفتہ ہو گیا ماما کو مجھ سے دور ہوئے۔" وہ روتے ہوئے بولی۔

"خاطرہ اُٹھو یہاں سے روز تم صبح قبرستان آجاتی ہو۔ تمہیں نہیں معلوم لڑکیوں کا قبرستان میں آنا منع ہے۔" اس نے لہجے میں سختی لیے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تو میں کیا کروں؟ پھر کیسے ان سے ملوں۔"

"فی الحال تو تم ان سے نہیں مل سکتیں۔ یہ کام تو شاید مرنے کے بعد ہی ہو اس لیے ابھی یہاں سے چلو۔"

رہبان نے زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا اور اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے قبرستان سے باہر اپنی گاڑی تک لے آیا۔

Posted on Kitab Nagri

"چلو بیٹھو۔"

اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔ خاطرہ چپ چاپ اندھر بیٹھ گئی۔ گاڑی کا دروازہ بند کر کے وہ ڈرائیونگ سیٹ کی طرف آیا اور گاڑی کو اسٹارٹ کر کے گھر کے راستے پر ڈال دیا۔

خاطرہ خاموشی سے شیشے کے پار دیکھ رہی تھی۔ کتنا وقت گزر چکا تھا اسے کچھ ہوش نہ تھا۔ وہ یونہی غائب دماغی سے بیٹھی تھی کہ گاڑی ایک جھٹکے سے اس کے گھر کے سامنے رکی۔

"اترو۔" وہ کہتا ہوا خود بھی گاڑی سے اُتر گیا۔

خاطرہ گاڑی سے نکل کر چلتی ہوئی دروازے کے پاس آئی اور لاک کھول کر گھر کے اندر داخل ہو گئی۔ رہبان بھی اس کے پیچھے آیا۔

"خاطرہ میری بات سنو۔" اسے شانوں سے تھام کر اب کے وہ بے حد نرم لہجے میں بولا۔

"ایک ہفتہ ہو گیا ہے آنٹی کو گئے پر تم ایک بات بھول رہی ہو۔" رہبان کی بات پر خاطرہ نے سوالیہ نظریں اس کی جانب اُٹھائیں۔

"وہ چاہتی تھیں ہمارا نکاح جلد سے جلد ہو جائے۔"

"لیکن۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"تمہیں نہیں لگتا ان کی آخری خواہش پوری ہونی چاہیئے۔" وہ بڑے طریقے سے اسے باتوں میں پھنسا رہا تھا۔ خاطرہ سوچ میں پڑ گئی۔

"اتنا سوچ کیا رہی ہو؟ اگر آنٹی زندہ ہوتیں تو تم آج میرے نکاح میں ہوتی۔" رہبان اس کی آنکھوں میں جھانکتا بولا۔

"آپ شاید ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔"

"تو بس پھر ہم کل ہی نکاح کرتے ہیں۔" وہ اس کی بات کاٹتا ہوا بولا۔

"چلو ابھی تم آرام کرو کل آؤں گا میں تمہیں لینے۔"

وہ کہتا ہوا گھر سے باہر نکل گیا جبکہ خاطرہ گم صم سی صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔ایک دم اس کے دل میں اداسی اُتر آئی تھی ساتھ ہی غازان کا خیال بھی۔ایک ہفتہ ہو گیا تھا اُس دن کے بعد سے وہ اسے نظر نہیں آیا تھا اور خاطرہ اُسے دیکھنا چاہتی بھی نہیں تھی مگر اس دل کا کیا کرے۔۔۔جو اُسے دیکھنے کی خواہش کر رہا تھا۔

"کیا واقعی تم نے ماما کو مارا ہے۔" یہ ایک خیال سوالیہ نشان بن گیا تھا۔

۔*********۔

Posted on Kitab Nagri

"تم مجھے اب بتا رہے ہو غازان ایک ہفتے سے غائب ہے؟"

زوالقرنین میکال کو دیکھتے ہوئے بولا۔وہ جو ہر وقت دوسروں کو پریشان کیے رکھتا تھا ابھی خود پریشان دکھ رہا تھا۔

"تو تمہیں کیسے بتاتا تم بھی تو پاکستان میں نہیں تھے۔" میکال کمرے میں چکر کاٹتا ہوا بولا۔غازان کا سوچ سوچ کر اس کا دماغ پھٹنے کے قریب تھا۔جبکہ اس کی بات پر زوالقرنین نے گڑ بڑا کر اسے دیکھا۔ایک گلٹی سی گلے میں ابھری۔

"میں پاکستان میں ہی تھا۔"

وہ جو کمرے میں چکر کاٹ رہا تھا چونک کر زوالقرنین کی طرف دیکھنے لگا۔جیسے اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"تم پاکستان میں تھے؟ مطلب تم لندن نہیں گئے۔" زوالقرنین نے اثبات میں سر ہلایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں نے کہا نا زوالقرنین یہاں نہیں ہے۔پھر تم کیوں اس کے پیچھے پڑے ہو؟"

"تم شاید بھول رہے ہو وہ کیا کہہ کر یہاں سے گیا تھا۔وہ مجھ سے بدلہ لے گا اور یقیناً اُس نے ہی میری خاطرہ کو مجھ سے بدگمان کیا ہے نا جانے کتنا ڈرا دیا کہ وہ مجھ سے بھی خوف کھا رہی ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

"وہ پاکستان میں نہیں ہے۔اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ لندن جا رہا ہے۔"

"جھوٹ بول رہا تھا۔میں اسے چھوڑوں گا نہیں، جہاں بھی چھپا بیٹھا ہے ڈھونڈ نکالوں گا۔" میکال کے ذہن میں اپنی اور غازان کی آخری ملاقات گھوم گئی۔

"یعنی۔۔۔یعنی تم نے مجھ سے جھوٹ بولا۔" میکال کو ایک دم طیش آیا۔اچانک ہی غازان کی ساری باتیں اسے سچ لگنے لگیں۔

"تم جیسا سمجھ رہے ہو ویسا کچھ نہیں ہے۔" زوالقرنین فوراً اس کی سوچ تک پہنچا۔

"غازان بالکل ٹھیک کہتا تھا۔دفع ہو جاؤ یہاں سے اس سے پہلے میں کچھ کر دوں۔" میکال نے اسے گریبان سے پکڑ کر پیچھے دھکیلا۔

"حد میں رہو۔" زوالقرنین دھاڑا۔

"میں اپنی حد میں ہی ہوں۔اس لیے تم زندہ سلامت کھڑے ہو۔اب تو مجھے یہ بھی لگ رہا ہے غازان کے غائب ہونے کے پیچھے تمہارا ہاتھ ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

میکال کی بات پر اسے غصّہ تو بہت آیا مگر ضبط کر گیا۔ ایک کڑی نظر اس پر ڈال کر زوالقرنین فوراً وہاں سے غائب ہو گیا۔ جبکہ میکال نے طیش میں آکر سامنے رکھا گلدان فرش پر دے مارا۔

۔*********۔

ایک ہاتھ میں سرخ مائع پکڑے وہ صوفے پر ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے بیٹھا تھا۔ کمرے سے اُٹھتی چیخوں کی آواز اسے کوفت میں مبتلا کر رہی تھیں۔ زوالی نے تنگ آکر زوجیل کی طرف دیکھا جو کمرے کے وسط میں بیٹھی موم بتیاں جلائے منتر پڑھ رہی تھی۔ سامنے ہی سلاخوں کے پیچھے کھڑا اقائم ذوالفقار غصّے سے پاگل ہو رہا تھا۔

"ناپاک عورت گندہ کر دیا تم نے مجھے۔" وہ غصّے سے دھاڑا۔ بس نہیں چل رہا تھا کہ سلاخوں کو توڑ کر اس جنّی کی گردن اُڑا دے۔

"اب میں اپنی رباب کو کیا جواب دوں گا۔ کیا بگاڑا تھا میں نے تم لوگوں کا کیوں کیا میرے ساتھ ایسا؟"

آہستہ سے کہتا وہ آخر میں پھر دھاڑ اُٹھا۔ در و دیوار اس کی دھاڑ پر لرز اُٹھے تھے۔ زوجیل نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں۔

"اس کے سر سے اب بھی رباب کا بھوت نہیں اُترا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا یہ قابو آنے والی چیز نہیں۔ خیر اچھا ہے اسے تڑپتا دیکھنے میں بہت مزہ آئے گا۔"

زوالی کہتا ہوا اُٹھ کر سلاخوں کے پیچھے کھڑے قائم ذوالفقار کی طرف بڑھا جو خونخوار نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔

"جاننا چاہتے ہو کیا بگاڑا ہے ؟" چہرے پر مکروہ مسکراہٹ اور آگ رنگ آنکھوں میں چمک لیے اس نے سوال کیا۔ جس کا جواب بالکل نہیں دیا گیا۔

"یاد ہے تین سال پہلے تم نے ایک انسان کو بچانے کیلئے ایک سانپ کو مار ڈالا تھا۔" زوالی کی بات پر قائم ذوالفقار کی آگ رنگ آنکھوں میں الجھن ابھری۔

"تو۔۔۔"

"تو یہ کے وہ میرا بھائی تھا ایڈم تھامس۔ بادشاہ تھامس کا بیٹا۔" وہ لہجے میں غراہٹ لیے بولا۔

قائم ذوالفقار کے ذہن میں ماضی کا سارا واقع گھوم گیا۔ جب جنگل کے راستے سے گزرتے ہوئے اسے آدمی کے چلانے کی آواز سنائی دی تھی۔ وہ مدد کیلئے پکار رہا تھا۔ قائم ذوالفقار اپنی گاڑی سے نکل کر اس جانب بڑھا جہاں وہ سیاہ سانپ ایک انسان کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے تھا۔

"چھوڑ دو اسے۔"

وہ کہتا ہوا آگے بڑھا جبکہ سانپ نے اپنی گرفت مزید تنگ کر دی۔ سنہری آنکھوں میں شکار کو پالینے کی چمک مزید بڑھ گئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"میں نے کہا چھوڑ دو اسے۔"

اپنے اصل روپ میں آتا وہ اس کی طرف بڑھا اور ایک جھٹکے سے اس آدمی کو چھڑوا کر زمین پر لٹا دیا۔خوف کے باعث وہ بیہوش ہو چکا تھا۔

"میرے اور میرے شکار کے بیچ مت آؤ۔تم جانتے نہیں میں کون ہوں۔"ایڈم پھنکارا۔

قائم ذوالفقار نے بغور اس سانپ کو دیکھا سر پر بنا شاہی نشان بتا چکا تھا وہ کس قبیلے سے تعلق رکھتا ہے۔

"تو تم ارواح قبیلے کے بادشاہ تھامس کے بیٹے ہو۔"

" صحیح پہچانا۔"

وہ کہتا ہوا تیزی سے رنگتا ہوا قائم ذوالفقار کے پاس آیا مگر اس سے پہلے وہ کوئی نقصان پہنچاتا، قائم ذوالفقار نے اپنا بھاری ہاتھ اس کے سر پر دے مارا جو سیدھا اس کے شاہی نشان پر جا لگا تھا۔ایڈم تڑپتا ہوا انسانی روپ میں آتا فوراً وہاں سے غائب گیا۔اس کے ساتھ ہی قائم ذوالفقار ماضی سے نکلتا واپس حال میں آیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ مرا نہیں تھا وہ زندہ تھا۔"اس نے احتجاج کیا۔

"نہیں قائم ذوالفقار تم نے اس کے شاہی نشان پر وار کیا تھا۔جس کے بعد وہ چند سیکنڈز بھی زندہ نہیں رہ سکا۔ کیونکہ شاہی جنوں کا یہ حصّہ۔۔۔"اس نے اپنے بال ماتھے پر سے ہٹائے جہاں شاہی نشان موجود تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"ہمارا یہ حصّہ انتہائی نازک ہوتا ہے۔ یہاں چوٹ لگنے سے پل بھر میں موت واقع ہو جاتی ہے اور تم نے یہیں وار کر کے میرے بھائی کو موت کی نیند سلا دیا تھا۔"

"میرا ارادہ اُس کی جان لینے کا نہیں تھا۔" سلاخوں کو پکڑ کر وہ زور سے چلایا۔

"بہر حال تم میرے بھائی کے قاتل ہو اور تمہیں اس کی سزا مل کر رہے گی۔"

آنکھوں میں جیت کی چمک لیے زوالی واپس زوجیل کی جانب بڑھ گیا۔ جہاں وہ موم بتیاں جلائے بیٹھی ابھی بھی منتر پڑھنے میں مشغول تھی۔

۔*********۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"اس سب کے پیچھے قانتا ہے۔ مگر وہ اکیلی نہیں ہے ضرور اس کے ساتھ کوئی اور بھی شامل ہے۔ مگر کون؟"

اپنے کمرے میں چکر کاٹتا ذوالقرنین لاکھ غازان سے نفرت ہونے کے باوجود اس وقت اُس کیلئے پریشان ہو رہا تھا۔ حالانکہ خاطرہ کے گھر کے باہر جب اس نے قانتا کو دیکھا تھا تب ہی اُس کی سوچ کو پڑھ چکا تھا مگر محض غازان کو تکلیف پہنچانے کیلئے وہ خاموش رہا تھا۔ حتیٰ کہ جھوٹ بول کر ماماز و جیل کے پاس آ گیا تھا۔ لیکن آج جب غازان کے لاپتہ ہونے کی خبر ملی تو اسے تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔ پر کیوں؟

"بھاڑ میں جائے میں کیوں سوچ رہا ہوں یہ سب۔" اس نے جھنجھلا کر سر جھٹکا لیکن اس دل کا کیا کرتا جو بے چین ہو رہا تھا۔

"میں جانتا ہوں تم غازان سے نفرت کرتے ہو مگر وہ تمہارا بھائی ہے۔ اُسے نقصان مت پہنچانا۔"

اسے قائم ذوالفقار کے لفظوں کی بازگشت اپنے ارد گرد سنائی دینے لگی۔

Posted on Kitab Nagri

"مجھے معاف کر دے گا بابا۔آج میں ہی اُس کی تکلیف کی وجہ بن گیا۔میں جانتا ہوں وہ تکلیف میں ہے۔وہ جہاں بھی ہے ٹھیک نہیں ہے۔مجھے محسوس ہو رہا ہے پر میں چاہ کر بھی غازان کیلئے کچھ نہیں کر سکتا۔"

سوچتے ہوئے اس نے بے بسی سے آنکھیں موند لیں۔

۔*********۔

پاؤں زمین سے اوپر اُٹھائے وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھتی تنگ و تاریک راہداری سے گزرتے ہوئے اس بند دروازے کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔جس کے پار وہ زنجیروں میں جکڑا کالے جادو کے زیرِاثر تھا۔

"اتنا ڈر کیوں رہی ہو اندر جاؤ۔"

عقب سے آتی نسوانی آواز پر قانتا چونک کر پیچھے مڑی جہاں لال چوگے میں ملبوس زوجیل کھڑی تھی۔

"چچ!!ایک ہفتے سے تم اس کے پاس جانے کی ہمت نہیں کر پا رہیں۔"وہ کہتی ہوئی قانتا کے پاس آئیں۔

"یہ قائم ذوالفقار نہیں غازان ذوالفقار ہے۔اتنی آسانی سے قابو آنے والا نہیں۔"قانتا ناگواری سے بولی۔

"تو باپ کون سا قابو میں آگیا تھا۔"زوجیل سوچ کر رہ گئی۔

"میں زی کا انتظار کر رہی ہوں۔ایک بار وہ خاطرہ کو حاصل کر لے پھر غازان پر قابو پانا آسان ہو جائے گا میرے لیے۔آخر کو اس کے ٹوٹے دل کو میں نے ہی جوڑنا ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اس نے معنی خیز مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے زوجیل کو دیکھا۔جو خود بھی مسکراتے ہوئے منتر پڑھنے لگی تھیں۔

اُدھر دروازے کے پار،اندھیرے کمرے میں زنجیروں سے جکڑے کھڑا غازان ان کی آوازوں کو بمشکل سننے کی کوشش کر رہا تھا کہ اچانک سر میں اُٹھتے شدید درد کے باعث چلانے لگا۔ماتھے کی رگیں تن سی گئی تھیں۔سر جیسے پھٹنے کے قریب تھا۔یوں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اگلا سانس نہیں لے پائے گا۔سمندر جیسی نیلی آنکھیں اپنا رنگ بدلتی سرخ انگارا ہونے لگی تھیں کہ تبھی زوجیل کے منتر پڑھتے لب رکے اور غازان نڈھال سا ہو کر سر جھکا گیا۔

عالمِ ہوش سے عالمِ بے ہوشی میں جاتے ہوئے وہ دھیرے سے بڑبڑایا تھا۔

"خاطرہ" !!

۔*********۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کچھ پتہ چلا؟"

ذوالفقار علی نے اپنے سامنے بیٹھے ظہیر ذوالفقار سے پوچھا۔جو دو دن سے مسلسل بھائی کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"کچھ پتہ نہیں چلا بابا۔نا جانے قائم بھائی اچانک کہاں چلے گئے ہیں۔" ظہیر ذوالفقار کی بات پر وہ مزید پریشان ہو گئے۔ایک طرف بڑے بیٹے کا کچھ پتہ نہیں تھا تو دوسری طرف رباب کا رو رو کے بُرا حال تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"لیکن آپ پریشان نہ ہوں میں پتہ لگالوں گا یا وہ خود جلد آجائیں گے۔ ہو سکتا ہے کہیں پھنس گئے ہوں۔" کہتے ہوئے اس نے ہاتھ بڑھا کر ذوالفقار علی کے ہاتھ پر رکھا۔ یہ ایک چھوٹی سی کوشش تھی امید کا دامن تھامے رکھنے کی۔

ذوالفقار علی نے بھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنا دوسرا ہاتھ اس کے ہاتھ پہ رکھ دیا۔ انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ سب ہو کیا رہا ہے۔ دو دن پہلے وہ ایران جانے والے تھے اور اب سب کچھ چھوڑ کر قائم ذوالفقار کو ڈھونڈنے میں لگے تھے۔ جو بنا بتائے نا جانے کہاں چلا گیا تھا۔

"میں رباب کی طرف سے زیادہ فکر مند ہوں۔ اس نے رو رو کر بُرا حال کیا ہوا ہے۔"

"آپ بھابھی کو سمجھائیں۔ بھائی جلد واپس آجائیں گے۔"

"ہاں کوشش کر رہا ہوں۔ لیکن میں خود بھی بہت پریشان ہوں۔ وہ پہلے کبھی یوں بغیر بتائے کہیں نہیں گیا اور اب تو وہ گھر والا ہے کم از کم رباب کو تو بتایا ہوتا۔" اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ دھیرے سے بولے۔

"مجھے ڈر ہے بابا وہ کسی مصیبت۔۔۔"

ابھی ظہیر ذوالفقار کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ تیزی سے دروازہ کھولتی رباب اندر آئی۔ اسے ابھی ظہیر کے آنے کی خبر ہوئی تھی۔

"کچھ پتہ چلا قائم کا؟"

Posted on Kitab Nagri

اس نے بے صبری سے پوچھتے ہوئے پہلے ظہیر اور پھر ذوالفقار علی کو دیکھا۔ ان دونوں نے بھی اس سے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر نفی میں سر ہلا دیا۔

"پر آپ پریشان نہ ہوں میں پوری کوشش کر رہا ہوں۔ بھائی جلد مل جائیں گے۔" وہ کہہ کر اُٹھ کھڑا ہوا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ رباب ذوالفقار علی کی طرف بڑھی۔

"بابا وہ کہاں چلے گئے۔"

"رباب بچے پریشان نہ ہو۔ دعا کرو وہ جلد لوٹ آئے گا۔"

وہ لہجے میں بشاشت لاتے ہوئے بولے۔ اسے مزید پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے۔ پر وہ خود بھی نہیں جانتے تھے۔ یہ "جلد" کتنا طویل ہونے والا ہے۔

_*********_

رہبان لونگ روم میں داخل ہوا جہاں صباح اور بختاور بیٹھی آپس میں باتیں کر رہی تھیں۔ وہ مسکراتا ہوا ان کی جانب بڑھا بھوری آنکھوں میں آج ایک الگ ہی چمک تھی۔

"بڑا مسکرا رہے ہو؟" صباح نے اسے دیکھتے ہی سوال کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"ہاں بھئی بات ہی کچھ ایسی ہے ؟"

"کیوں کیا کوئی خزانہ ہاتھ لگ گیا؟"اب کے بختاور نے پوچھا۔

"جو ہاتھ لگا ہے وہ بھی کسی خزانے سے کم نہیں۔"وہ یوں ہی مسرور سا بولا۔

"پہیلیاں بجھانا بند کرو اور سیدھے سے بتاؤ۔"

"خاطرہ نکاح کیلئے تیار ہے اب آپ لوگ تیاری کریں کل نکاح کے بعد میں اُسے اپنے ساتھ کوہ قاف لے جاؤں گا۔"

کہتے ہوئے اس کی بھوری آنکھیں بدلتی ہوئی آگ رنگ آنکھوں میں تبدیل ہوئی تھیں۔صباح اور بختاور کے چہروں پر بھی مسکراہٹ در آئی۔

"یہ تو اچھی خبر ہے۔"صباح کی خوشی کا بھی ٹھکانہ نہیں رہا۔

"ویسے مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی۔ تمہیں اسے ساتھ لے جانے کیلئے نکاح کی کیا ضرورت ہے ؟"بختاور اب بھی کچھ الجھی ہوئی تھی۔

"بغیر نکاح کے خاطرہ میرے ساتھ جائے گی نہیں اور اس کی مرضی کے بغیر کوہ قاف لے جا نہیں سکتا۔اس لیے یہ ناٹک بھی کرنا پڑے گا۔"

رہبان افسردہ سی شکل بنائے بولا۔ جس پر صباح اور بختاور کا قہقہہ گونج اٹھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

۔*********۔

وقت پر لگائے اپنے ساتھ گیارہ سال لے اُڑا تھا۔ جہاں ان سالوں میں رباب کی امیدوں نے دم توڑا تھا وہیں قائم ذوالفقار کی سانسیں بھی اس کا ساتھ چھوڑتی جا رہی تھیں۔ قید سے رہائی کی ساری امیدیں تو پہلے ہی دم توڑ چکی تھیں۔ لیکن رباب سے بے وفائی کا خیال اسے اندر ہی اندر کھائے جا رہا تھا اوپر سے ستم ظریفی یہ تھی کہ زوجیل اس کے بچے کی ماں بن چکی تھی اور اس حقیقت کو وہ چاہ کر بھی جھٹلا نہیں سکتا تھا۔

"اس جادو کے زریعے تم میرے وجود کو تو حاصل کر سکتی ہو مگر میرا دل، میری روح ہمیشہ اُس سے محبت کرتا رہے گا۔" سلاخوں کو سختی سے پکڑے وہ دھاڑا پورا کمرہ اس کی دھاڑ سے لرز اُٹھا تھا۔

"اتنے سال ان سلاخوں میں رکھ کر دیکھو کیا ملا تمہیں وہ بیٹا جو کسی محبت کی نشانی نہیں بلکہ تمہارے گناہوں کی نشانی ہے۔"

آج جب وہ جادو کے اثر سے باہر نکلا تو ایک دم بے قابو ہو گیا۔ جبکہ کمرے کی اوپری کھڑکی سے جھانکتا دس سالہ زوالقرنین اپنے باپ کے اس روپ کو حیرت سے دیکھ رہا تھا۔

"بکواس بند کرو۔ ابھی تک تمہارے سر سے اُس کی محبت کا بھوت نہیں اُترا۔"

Posted on Kitab Nagri

سامنے زمین پر بیٹھی، لال چوگا پہنے، زیرِلب منتر پڑھتی زوجیل ایک دم چلااُٹھی تھی۔ قائم ذوالفقار کی رباب سے محبت اور اس سے نفرت بھلا وہ کیسے برداشت کر سکتی تھی۔ اپنی سرخ آنکھوں سے قائم ذوالفقار کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے سامنے رکھا سیاہ مائع اُٹھا کر ان سلاخوں کی طرف اچھال دیا۔ جس کے ساتھ ہی کمرے میں گونجتی قائم ذوالفقار کی چیخیں، ذوالقرنین کو بے چین کر گئیں۔ ان گزرے سالوں میں وہ کئی بار اپنے باپ کے منہ سے ایسی باتیں سنتا رہا تھا مگر یہ جلال آج سے پہلے نہیں دیکھا تھا۔

"اور کس گناہ کی بات کر رہے ہو؟ فریڈی (ذوالقرنین) صرف میرا نہیں تمہارا بھی بیٹا ہے۔ جسے تم گناہ کہہ رہے ہو۔"

وہ کہتی ہوئی اُٹھ کھڑی ہوئی اور ایک آخری نظر سلاخوں کے پیچھے نڈھال بیٹھے قائم ذوالفقار پر ڈال کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

ابھی زوجیل کو گئے چند لمحے گزرے ہی تھے کہ قائم ذوالفقار کو ایک بار پھر کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ سر اُٹھا کر دیکھا تو ذوالقرنین عرف فریڈی کھڑا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ذوالقرنین!! کیوں آئے ہو یہاں؟ میرا تماشا دیکھنے؟"

قائم ذوالفقار نفرت بھرے لہجے میں بولا۔ زوجیل کے باعث اسے ذوالقرنین سے بھی نفرت ہو گئی تھی جس کا ذوالقرنین کو بخوبی اندازہ تھا۔

"ذوالقرنین نہیں فریڈی ہے میرا نام۔" اس نے ٹوکا، باقی بات تو جیسے سنی ہی نہیں تھی۔

Posted on Kitab Nagri

قائم ذوالفقار کے چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ در آئی۔یہ جھگڑا تو دو سالوں سے چلتا آرہا تھا۔قائم ذوالفقار نے یوں تو اسے اپنا بیٹا نہیں مانا تھا مگر ان دو سالوں میں بیٹا سمجھ کر بس اتنا حق ضرور جتانے لگا تھا کہ "فریڈی" کی جگہ "ذوالقرنین" کہہ کر مخاطب ہوتا تھا اور ایسا کیوں تھا۔یہ ذوالقرنین اچھی طرح جانتا تھا۔وہ ایک مسلمان کی اولاد تھا مگر زوجیل نے قائم ذوالفقار سے بدلہ لینے کیلیئے اسے بھی عیسائی بنا دیا تھا۔

"تم ایک مسلمان جن کی اولاد ہو۔" قائم ذوالفقار نے لہجے میں سختی لیے کہا۔

"میں زوجیل انتھونی کی اولاد ہوں۔"ذوالقرنین بے تاثر چہرے سے بولا۔

"بھاڑ میں جاؤ۔"

اس نے چہرہ دوسری جانب پھیر لیا۔ذوالقرنین وہیں کھڑا خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔جیسے مزید اسے سننا چاہتا ہو۔

"اچھا سنو میرا ایک کام کرو گے؟"

قائم ذوالفقار اپنی جگہ سے اُٹھا اور ذرا نزدیک آکر سلاخوں کو تھام کر بیٹھ گیا۔اب کی بار اس کے لہجے میں بے حد نرمی تھی۔ذوالقرنین خاموش رہا۔

"میں نہیں جانتا کل تک میں یہ سانسیں لیتا بھی ہوں یا نہیں لیکن اگر مجھے کچھ ہو جائے تو تم مجھ پر ایک احسان کر دینا۔"وہ رکا، تھوڑا اور سلاخوں کو تھامے نزدیک ہوا۔

Posted on Kitab Nagri

"تم۔۔۔تم میری رباب کے پاس جانا اور اُسے بتانا میں اُسے چھوڑ کر نہیں گیا۔میں نے اُس سے بے وفائی بھی نہیں کی۔اگر میں نے زندگی میں کسی سے محبت کی ہے تو وہ صرف رباب اور غازان سے کی ہے اور ہاں۔۔۔ہاں غازان کو کہنا اُس کے بابا اُسے بہت یاد کرتے تھے۔اپنے بابا سے ناراض نہیں ہونا۔تم کہو گے نا؟" لہجے میں ایک آس لیے پوچھا۔

زوالقرنین چند لمحے خاموشی سے اسے دیکھتا رہا پھر بغیر کچھ کہے پلٹ کر دروازے کی جانب بڑھا کہ قائم ذوالفقار کی آواز نے اس کے قدم روک لیے۔

"زوالقرنین!! میں جانتا ہوں تم مجھ سے نفرت کرتے ہو مجھ سے ہی نہیں غازان سے بھی کیونکہ میں نے غازان کو تو بیٹا مانا پر تمہیں نہیں۔"

زوالقرنین پلٹا نہ کچھ بولا،اب بھی خاموش رہا۔وہ جانتا تھا اس کے باپ کو اس سے نہیں اس کی ماں سے نفرت تھی جس کے باعث وہ اپنی اولاد کو بھی قبول نہیں کر پایا تھا۔کیونکہ زوالقرنین کو قبول کرنا ایسا ہی تھا جیسے زوجیل کو قبول کر رہا ہو اور وہ یہ مر کر بھی نہیں کر سکتا تھا۔ہاں۔۔۔اگر وہ زوجیل کی جگہ رباب کا بیٹا ہوتا تو نہ صرف قائم ذوالفقار اسے اپنا بیٹا مانتا بلکہ وہ محبت بھی دیتا جو غازان سے کرتا آیا تھا۔

"میں جانتا ہوں۔تم غازان سے نفرت کرتے ہو مگر وہ تمہارا بھائی ہے۔اُسے نقصان مت پہنچانا۔"

قائم ذوالفقار کی بات پر اب کے اس نے مڑ کر ایک کڑی نظر باپ پر ڈالی۔ یعنی اب بھی وہ غازان کا سوچ رہا تھا۔۔۔زوالقرنین فوراً وہاں سے غائب ہو گیا۔

Posted on Kitab Nagri

قائم ذوالفقار وہیں تنہا بیٹھا سلاخوں کو مضبوطی پکڑے اس جگہ کو دیکھتا رہا کہ اچانک آگ رنگ آنکھوں کی جگہ سیاہی نے لے لی۔ جسم اکڑنے لگا اور ایک جھٹکے سے سلاخوں کو چھوڑتا وہ زمین پر جا گرا۔ سیاہ ہوتی آنکھوں میں ویرانی اُتر آئی تھی۔ چند لمحوں کا کھیل تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا وجود ریت کی طرح بکھرتا، ہوا میں غائب ہو گیا۔ بالآخر اس کی آزمائش ختم ہوئی تھی "موت" کی صورت۔۔۔

۔*********۔

مشہد کے بیڈ پر بیٹھی وہ گھٹنوں میں سر دیئے مسلسل روئے جا رہی تھی۔ آج اس کا نکاح تھا اور اس موقع پر ماں باپ کا سایہ سر پر نہ ہو تو کیسا محسوس ہوتا ہے یہ کوئی خاطرہ سے پوچھتا۔ اسے سوچ سوچ کر رونا آ رہا تھا۔ اپنے نکاح کے دن بھی کوئی خوشی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ سب کچھ کھونے کے بعد بھی یوں لگ رہا تھا جیسے بہت کچھ کھونے جا رہی ہو۔ بار بار غازان کا بھی خیال آ رہا تھا جس پر دل و دماغ میں جنگ سی چھڑ جاتی۔ دماغ اُس کے خلاف دلیلیں پیش کرتا تو دل اُس کا وکیل اور جج بن جاتا۔ یہی سب سوچتے ہوئے اس کا سر درد سے پھٹنے لگا۔ وہ اُٹھ کر بے دردی سے گالوں پر بہتے آنسو صاف کرتی کمرے سے باہر نکل آئی۔ اسے نکاح کیلئے تیار بھی ہونا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"کاش ماما آپ میرے ساتھ ہوتیں تو مجھے یقین تو ہوتا کہ کوئی ہے میرے پیچھے۔۔۔میرے اچھے نصیب کی دعا کرنے والا۔"

خاطرہ سوچتے ہوئے سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے میں آئی اور الماری سے نکاح میں پہننے کیلئے کپڑے نکالنے لگی۔

مشہد نے تھوڑی بہت اس کے نکاح کی تیاری کرلی تھی۔موسم کی خرابی کی وجہ سے وہ زیادہ کچھ تو نہیں خرید پائی تھیں۔لیکن اس کیلئے نکاح میں پہنے کیلئے کپڑوں اور جیولری کا انتظام ضرور کر دیا تھا۔

وہ میرون فراک کے ساتھ گولڈن چوڑی دار پاجامہ نکال کر بیڈ پر رکھتی باتھ روم میں چلی گئی۔اب جو بھی تھا اسے اپنی ماں کی آخری خواہش کو تو پورا کرنا ہی تھا۔

۔*********۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

قائم ذوالفقار کی موت کے بعد ذوالقرنین میں کافی تبدیلیاں رونما ہوئی تھیں۔زوجیل اور اپنے باپ کے رویے پر اس نے کئی بار سوچا تھا ہر بار اسے اپنی ماں کی غلطی نظر آتی تھی۔یہ نہیں تھا قائم ذوالفقار کے جانے کے بعد ذوالقرنین کو اس سے محبت ہو گئی تھی بلکہ باپ سے شکوے شکایت تمام تر اعتراضات اب بھی وہی تھے لیکن اب وہ سمجھ گیا تھا کہ۔۔۔کوئی چاہ کر بھی کسی دوسرے سے زبردستی محبت نہیں کر سکتا۔

Posted on Kitab Nagri

قائم ذوالفقار بھی اس سے محبت نہیں کر پایا تھا نہ زوالقرنین کو تھی اور زوجیل۔۔۔وہ بھی تمام تر کوششوں کے باوجود اس کے دل میں وہ مقام نہیں بنا پائی تھی جو ایک ماں کا حق ہوتا ہے۔وہ جب بھی زوالقرنین کے قریب ہونے کی کوشش کرتیں تو اسے اپنے باپ کی تڑپ، تنہائی، چیخوں پکار سب یاد آجاتا تھا جس کے باعث وہ ان سالوں میں زوجیل سے مزید دور ہو گیا تھا اور اس کا منہ بولتا ثبوت یہ تھا کہ اس نے اپنا نام "فریڈی" سے بدل کر "زوالقرنین" رکھ لیا تھا۔لیکن اس نے مذہب بھی بدلا تھا یا نہیں زوجیل کو اس بات کا علم نہیں تھا۔۔۔

"تم کہاں جانے کی تیاری کر رہے ہو فریڈی؟"

زوجیل نے کمرے میں داخل ہو کر اپنے انیس سالہ بیٹے کو دیکھا جو بالکل اپنے باپ سے مشابہت رکھتا تھا۔وہی آگ رنگ آنکھیں، وہی نین نقوش۔۔۔

"کتنی بار کہا ہے میں نے میرا نام زوالقرنین ہے۔"آئینے میں زوجیل کے عکس کو دیکھتے ہوئے اس نے سختی سے ٹوکا۔

"تم میرے بیٹے ہو۔"وہ غصّہ ضبط کرتے ہوئے بولیں۔

"میں آپ کا بیٹا ضرور ہوں مگر سمجھ بوجھ رکھتا ہوں۔میرے لیے کیا بہتر ہے، مجھے اچھے سے پتا ہے۔"جتا کر کہتا وہ کمرے سے باہر نکلنے لگا جب زوجیل اس کے راستے میں حائل ہوئی۔

"اچھا کیا بہتر ہے تمہارے لیے، وضاحت کرو گے؟"

Posted on Kitab Nagri

زوالقرنین نے آنکھوں میں تپش لیے انہیں دیکھا اور ایک جھٹکے سے گردن سے دبوچ کر دیوار سے لگا دیا۔

زوجیل حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔ جس کا شمار نہ اچھوں میں ہوتا تھا نہ بروں میں۔ وہ من موجی تھا جو دل و دماغ میں آتا تھا کر گزرتا تھا۔ پھر چاہے کسی کو خوشی ملے یا غم۔۔۔

"میرے معاملات سے دور رہیں سمجھی۔"

ایک جھٹکے سے گردن چھوڑتا وہ وہاں سے غائب ہو گیا۔

۔*********۔

تیار ہو کر وہ آئینے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھنے لگی۔ میرون فراک اور گولڈن چوڑی دار پاجامہ کے ساتھ ہم رنگ سر پر دوپٹہ اوڑھے، کانوں اور گلے میں نازک سا سیٹ پہنے وہ تیار تھی۔ میک اپ کے نام پر صرف لپ اسٹک لگائی گئی تھی۔ اس سے زیادہ وہ اور کیا تیاری کر سکتی تھی۔ ایک نظر خود پر ڈال کر وہ رہبان کا انتظار کرنے لگی جو تھوڑی دیر پہلے قاضی اور گواہوں کو لینے گیا تھا۔

"خاطرہ بیٹا آجاؤ رہبان آگیا ہے۔"

بختاور کمرے میں داخل ہو کر اسے دیکھتے ہوئے بولیں۔ جس پر خاطرہ اثبات میں سر ہلاتی ان کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئی۔ سیڑھیاں اُترتے ہوئے اسے عجیب سے وسوسوں نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ عجیب وحشت

Posted on Kitab Nagri

طاری ہورہی تھی۔ وہ خود پر ضبط کرتی بختاور کے ساتھ لیونگ روم میں آگئی۔ جہاں رہبان قاضی سمیت گواہوں کے ساتھ بیٹھا تھاالبتہ صباح ان میں موجود نہیں تھی۔ بختاور نے اسے سنگل صوفے پر بٹھادیا۔ جس کے بعد رہبان کے کہنے پر قاضی صاحب نے نکاح پڑھاناشروع کردیا۔

"خاطرہ گردیزی بنت عامر گردیزی آپ کورہبان مرزا ابن احمد مرزا کے نکاح میں حق مہر پچاس ہزار سکہ رائج الوقت دیاجاتاہے۔ کیاآپ کو قبول ہے ؟"

اداہوتے نکاح کے کلمات کے ساتھ اسے سانس لینامشکل لگنے لگا تھا۔

۔*********۔

دروازے کے باہر کھڑاذوالقرنین اس گھر کودیکھ رہاتھا۔ جہاں اس کے بابارہاکرتے تھے۔ آج اتنے سال بعد وہ ادھر آیا بھی تھاتواس لیے نہیں کہ وہ اپنے باپ کی آخری خواہش پوری کرناچاہتا تھابلکہ اس کا تجسس اسے کھینچ لایا تھا۔ وہ دیکھناچاہتا تھاآخر کون ہیں وہ لوگ جن کاذکر مرتے وقت بھی اس کے باپ کی زبان پر تھا۔ ایسا کیا تھااُس رباب میں کہ مرتے وقت بھی اس کی محبت کادعوے دار تھااور ایسا کیا تھاغازان میں کہ جس کے بعد اُسے دوسری اولاد کبھی نظر نہیں آئی۔۔ آخر کیا؟

Posted on Kitab Nagri

اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حالانکہ اس کی ضرورت نہیں تھی وہ ویسے بھی اندر جا سکتا تھا مگر اخلاقی طور پر یوں بغیر پوچھے کسی کے گھر میں گھسنا ٹھیک نہیں تھا۔ اب اتنا "جینٹل جن" تو تھا وہ۔۔۔

"کون۔۔۔؟"

دروازہ کھول کر رباب نے جیسے ہی اسے دیکھا تو اپنی جگہ دنگ رہ گئی۔ بیس سال بعد اس چہرے کو دیکھنا۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے قائم ذوالفقار اس کے سامنے آ کھڑا ہوا ہو لیکن نہیں یہ جن اُس سے مشابہت رکھتا تھا۔ قائم ذوالفقار نہیں تھا۔ اُس کی خوشبو کو وہ لاکھوں میں پہچان سکتی تھی۔

"کون ہو تم۔۔۔؟"

اس نے پھر پوچھا۔ زوالقرنین جو خاموشی سے اسے کھڑا دیکھ رہا تھا، دھیرے سے بولا۔

" قائم ذوالفقار کا بیٹا۔"

کہنے کی دیر تھی کہ بیس سال بعد ایک اور قیامت رباب پر ٹوٹ پڑی۔ ان بیس سالوں میں وہ قائم ذوالفقار کی جدائی پر روتی آئی تھی مگر اب جیسے اُس کی بے وفائی پر رونا مقدر میں لکھ دیا گیا تھا۔

وہ خود پر ضبط کرتی اسے اپنے ساتھ لیے ذوالفقار علی کے پاس پہنچ گئی۔ جس کے بعد اس کا ذوالفقار خاندان سے رابطہ بحال ہو گیا تھا۔ غازان کے انکار اور رباب کی خاموشی کے باوجود ذوالفقار علی نے اس پر اپنے گھر کے دروازے کھول دیئے تھے۔ وہ ان کے بڑے بیٹے کی دوسری اولاد تھا۔ بے شک ماں الگ تھیں لیکن وہ اس کی حق تلفی نہیں کر سکتے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

انہیں یقین تھا وقت گزرنے کے ساتھ ہر کوئی ذوالقرنین کو قبول کرلے گا مگر ان پانچ سالوں میں غازان کی نفرت کم ہونے کے بجائے مزید بڑھی تھی۔ رباب بھی زیادہ تر خاموش رہنے لگی تھی۔ اکثر ذوالقرنین کی آمد پر کمرے میں بند ہو جاتی تھی مگر اس دوران اگر کچھ اچھا ہوا تھا تو وہ یہ تھا کہ ذوالقرنین ذوالفقار کو زندگی میں پہلی بار کسی سے "محبت" ہو گئی تھی سچی محبت اور وہ عورت کوئی اور نہیں "رباب ذوالفقار" تھی۔ وہی عورت جس کا قائم ذوالفقار دیوانہ تھا۔۔۔

جو ماں کا روپ اسے زوجیل میں نہیں دکھا تھا وہ رباب میں دکھ گیا تھا۔ جو پیار و ممتا بھری چھاؤں رباب کے پاس تھی وہ زوجیل کے پاس نہیں تھی۔ اپنی محرومیوں اور تنہائیوں کو دیکھ کر اس کی غازان سے حسد و نفرت میں مزید اضافہ ہوا تھا مگر دوسری طرف رباب سے محبت اور اس کے دکھ کو دیکھتے ہوئے ذوالقرنین نے آخر کار اپنی ماں زوجیل کا وہ فریب اور قائم ذوالفقار کی تڑپ جو یہاں آنے کے پانچ سال بعد بھی اس نے کسی کو نہیں بتایا تھا۔ وہ رباب کو بتا دیا تھا اور یہ بھی کہ قائم ذوالفقار بے وفا نہیں تھا۔ وہ رباب کا تھا اور رباب کا ہی رہا۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔*********۔

Posted on Kitab Nagri

بند کمرے میں وہ خاموش کھڑی بغور اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔جو زنجیروں میں جکڑا سر جھکائے کھڑا تھا۔ آج بالآخر وہ ہمت کرکے اس کمرے میں آہی گئی تھی۔اب جب غازان اس کا تھا تو کوئی خوف باقی نہیں رہا تھا۔ اس نے آگے بڑھتے ہوئے دھیرے سے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔

"غازی" !!

محبت بھرے لہجے میں پکارتی وہ اپنا دوسرا ہاتھ اس کے گال پر رکھنے لگی جب ایک جھٹکے سے غازان نے اپنی سرخ انگارہ ہوتی نظریں اُٹھا کر اسے دیکھا۔ قانتا یکدم پیچھے ہوئی۔اسے لگا تھا وہ اب بھی زوجیل کے کیے گئے جادو کے زیرِاثر ہے مگر یہ اس کی خام خیالی ہی ثابت ہوئی۔

"تو تم تھیں اس سب کے پیچھے ہاں۔تم نے خاطرہ کو مجھ سے بدگمان کیا بلکہ مشہد آنٹی اور ماما کو بھی تم نے ہی مارا تھا نا۔"

غازان کے تاثرات دیکھ کر اسے ڈر تو لگ رہا تھا مگر وہ جادوئی زنجیروں میں قید تھا۔جن سے آزادی انتہائی مشکل تھی یہی سوچ کر وہ اپنے ڈر کو دباتے ہوئے بولی۔

"ہاں!! میں نے مارا تھا خالہ کو۔مجھ سے جھوٹے وعدے کرکے وہ تمہاری شادی اُس دو ٹکے کی لڑکی سے کرنا چاہ رہی تھیں جو آج کسی اور کی دلہن بننے جا رہی ہے۔" وہ پھنکاری۔غازان نفرت بھری نظروں سے دیکھتا اس کی باتیں سن رہا تھا۔

"دیکھنا چاہو گے کیسے تمہاری خاطرہ تمہیں چھوڑ کر کسی اور کی ہونے جا رہی ہے۔ہاں!! دیکھو گے؟"

Posted on Kitab Nagri

کہتے ہوئے قانتا نے سامنے دیوار کی طرف اشارہ کیا جہاں گردیزی ہاؤس کے لیونگ روم کا منظر نظر آنے لگا۔ خاطرہ دلہن بنی رہبان کے سامنے بیٹھی تھی اور قاضی صاحب نکاح پڑھا رہے تھے۔

"خاطرہ!! نہیں۔۔۔یہ نہیں ہو سکتا۔"

غصّے سے بے قابو ہوتا وہ دھاڑا اور اپنے آپ کو زنجیروں سے آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگا۔ نظریں اب بھی خاطرہ کے عکس پر جمی تھیں۔

"میں تم سب کو جان سے مار دوں گا۔وہ میری ہے صرف میری۔"

زنجیروں کو جھٹکا دیتا وہ اب انسانی روپ سے نکل کر اپنے حیوانی روپ میں آرہا تھا۔ قانتا نے بھکلا کر دیوار کی طرف دیکھا جہاں خاطرہ کے ساتھ بختاور یعنی زوجیل کھڑی تھی۔اس نے فوراََ اسے خطرے کا سگنل دیا جس کے ملتے ہی زوجیل اس کے سامنے نمدار ہوئی۔

"کیا ہوا۔۔۔"

ابھی الفاظ ادا بھی نہ ہوئے کہ ایک زوردار آواز کمرے گونجی۔غازان زنجیروں کو توڑ کر آزاد ہوتا اب خونخوار نظروں سے انہیں گھور رہا تھا۔

"میں نے کہا تھا نا یہ قائم ذوالفقار نہیں غازان ذوالفقار ہے۔" قانتا زوجیل کو دیکھ کر منمنائی۔موت بہت قریب آتی محسوس ہو رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"میں بھی زوجیل ہوں۔اتنی جلدی ہار نہیں مانوں گی۔اس کا بھی وہی حال کر دوں گی جو اس کے باپ کا کیا تھا۔"

اس نے آنکھیں بند کر کے زیرِ لب منتر پڑھنے شروع کیے کہ منہ پر پڑنے والے گھونسے نے اسے دور اچھال دیا۔ قانتا نے خوف زدہ نظروں سے پہلے غازان پھر فرش پر اوندھے منہ پڑی زوجیل کو دیکھا۔

"دیکھو غازان میں۔۔۔"

غازان کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ سارے الفاظ زبان پر آتے ہی دم توڑ گئے۔اس نے یہاں سے غائب ہونا چاہا مگر اس کا ارادہ بھانپ کر غازان نے فوراً اس کی گردن دبوچ کر اسے ہاتھ سے اوپر اُٹھا دیا۔

"میری ماں کو مارا تھا نا اب دیکھو تمہارا کیا حشر کرتا ہوں۔"

اپنے تیز ناخنوں کو اس کی گردن کے آر پار کر کے اس کا سر دھڑ سے الگ کرنے ہی لگا تھا جب زوجیل بھی روپ بدلتی تیزی سے اس کی جانب بڑھی کہ اچانک زوالقرنین ان کے درمیان حائل ہوتا غازان کی ڈھال بن گیا۔

"غازی تم خاطرہ کے پاس جاؤ۔ان دونوں کو میں سنبھالتا ہوں۔"

زوالقرنین کہتا ہوا زوجیل کی طرف بڑھا جبکہ غازان نے ایک نظر زوالقرنین کی پشت پر ڈالی اور قانتا کو ہوا میں اچھالتا فوراً وہاں سے غائب ہو گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

۔*********۔

"کیاآپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

خاطرہ کو خاموش دیکھ کر قاضی صاحب نے پھر پوچھا۔رہبان خاموشی سے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بنائے اپنے غصّے کو ضبط کر رہا تھا۔ایک تو عین موقع پر زوجیل غائب ہو گئی تھی۔اوپر سے صباح عرف قانتا بھی آئی نہیں تھی۔ ایسے میں کون تھا جو خاطرہ کو قابو کر پاتا۔۔۔

"خاطرہ" !!

رہبان نے دھیرے سے اسے پکارا۔وہ دونوں ہاتھوں کو اضطرابی انداز میں آپس میں مسل رہی تھی۔جب رہبان کی پکار پر سر اُٹھاکر اسے دیکھا۔ابھی وہ اسے کچھ کہتا کہ ایک زوردار آواز کے ساتھ دروازے کو دھکیلتا غازان اندر آیا۔اسے دیکھتے ہی خاطرہ فوراً اپنی جگہ سے اُٹھی۔

" How could you do this to me? "

اس نے ساکت کھڑی خاطرہ کو وحشت زدہ نظروں سے دیکھا۔اب کی بار سب اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

"تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہو؟"

وہ دھاڑا ساتھ ہی ہاتھ کا مکا بنا کر فرش پر دے مارا۔ خاطرہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹی۔

"واہ!! تم تو میری سوچ سے زیادہ طاقتور نکلے۔ قانتا صحیح کہتی تھی ذوالفقار خاندان کے سب سے طاقتور جن ہو۔" کانوں میں پڑتی انجانی آواز پر خاطرہ نے چہرہ موڑ کر پیچھے دیکھا جہاں قاضی، گواہان سب غائب تھے اور جو کھڑا تھا وہ رہبان تو نہیں تھا۔

"تم۔۔۔"

"اوہ!! ڈارلنگ ڈرو نہیں اب تو کھیل شروع ہوا ہے۔"

خاطرہ کے خوف زدہ چہرے پر نظریں جمائے زوالی مکرو مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

"کھیل تو اب میں ختم کروں گا۔"

غازان کہتا ہوا روپ بدل کر تیزی سے اس کی جانب بڑھا اور ایک فورس سے اسے دھکیلتا گھر سے باہر لے آیا۔ جہاں سرمئی آسمان سے روئی کے گالے گرنے لگے تھے۔

"غازان" !!

خاطرہ کا سکتہ ٹوٹا وہ تیزی سے باہر آئی۔ جہاں وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل کھڑے تھے۔

"کون ہو تم اور کیوں کر رہے ہو یہ سب؟"

Posted on Kitab Nagri

"آں!!تم مجھے نہیں جانتے؟"زوالی نے افسوس سے اسے دیکھا۔

"میں وہ ہوں جس نے زوجیل کے ساتھ مل کر تمہارے باپ کو تم سے نہ صرف چھینا بلکہ موت کی نیند سلادیا۔ کیونکہ تمہارے باپ نے میرے بھائی کو مار ڈالا تھا۔"

"تم۔۔۔"

غازان نے مٹھیاں بھینچی اور تیزی سے اس کی جانب بڑھا مگر اس سے پہلے ہی زوالی وہاں سے غائب ہوتا اس کے پیچھے آیا اور ایک زوردار گھونسا اس کی کمر میں مارا۔غازان سیدھا سامنے درخت سے جالگا۔

"غازان۔۔۔"

خاطرہ کے لب ہلے۔وہ اب بھی ساکت خوف کے زیرِ اثر کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی۔کیا ہو رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

"لیکن تمہیں جان کر خوشی ہوگی کہ تم سے دشمنی کی وجہ تمہارا باپ نہیں بلکہ تم خود ہو۔"

www.kitabnagri.com

زوالی کہتا ہوا تیزی سے غازان کے قریب آیا جب ایک جھٹکے سے غازان نے اُٹھ کر اس کے دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے تھام لیا۔ایک لمحہ لگا تھا،ماضی سے آگاہی حاصل کرنے میں کہ باپ کا دکھ،تنہائی،اذیت،تڑپ سب اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا اور اس لمحے وہ حقیقت سے واقف ہو گیا۔

"تو تم نے میرے باپ کو اتنے سال قیدی بنائے رکھا۔انہیں اذیت سے دوچار کیا۔میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

Posted on Kitab Nagri

ایک دم اس کے جسم میں شعلے بھڑک اٹھے۔وہ زوالی کی طرف بڑھا اور اسے گردن سے دبوچ کر ہوا میں اچھال دیا۔ہوا میں معلق زوالی فوراً اپنا روپ بدلتا سانپ کے روپ میں آیا۔

"ہاں میں ہی تھا وہ۔تمہارے باپ نے میرے بھائی کو چھینا تھا اور تم۔۔۔تم نے خاطرہ کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کی۔اب تمہارا بھی وہی حال ہو گا جو قائم ذوالفقار کا کیا تھا۔" وہ پھنکارا۔

خاطرہ ساکت کھڑی ان دونوں کے بدلے روپ کو دیکھ رہی تھی۔اس کا دل یہاں سے بھاگ جانے کا ہو رہا تھا۔مگر شاک اتنا تھا کہ وہ ہل بھی نہیں پا رہی تھی۔جبکہ ہوا میں معلق وہ دونوں آپس میں گتھم گتھا ہو چکے تھے۔

۔*********۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم اپنی ماں کو مارو گے؟"

وہ قانتا کو موت کی نیند سلا کر زوجیل کی طرف مڑا تو وہ لرزتی ہوئی آواز میں پوچھنے لگی۔اس کی حالت بدتر ہو چکی تھی۔لیکن اسے اب بھی یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کے اپنے بیٹے نے اسے موت کے اتنا قریب پہنچا دیا ہے۔

"کیوں جب آپ میرے باپ کو مار سکتی ہیں تو میں آپ کو نہیں مار سکتا؟" اپنا حیوانی روپ دھارے وہ زوجیل کے سامنے کھڑا پوچھ رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"میں تمہاری ماں ہوں۔"

زوجیل نے اسے جذباتی کرنا چاہا مگر وہ بھول چکی تھی۔وہ زوالقرنین ذوالفقار تھا۔جو دل کے بجائے دماغ سے کام لیا کرتا تھا۔

"میں مسلمان ہوں ماما زوجیل!!اور یہ فرق رشتوں کو بھی ختم کر دیتا ہے۔"

آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ جتاتا ہوا ان پر واضح کر گیا کہ نہ صرف نام،اس نے مذہب بھی بدل دیا تھا۔

"ویسے آپ کو حیرت تو ہوئی ہو گی مجھے یہاں دیکھ کر۔۔۔"وہ رکا اور ہاتھ بڑھا کر زوجیل کی گردن کو پکڑنا چاہا کہ وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹی۔زوالقرنین مسکرا دیا۔

"ہمیشہ آپ مجھ پر نظر رکھتی آئی تھیں۔آج میں نے کالے جادو کا استعمال کر کے آپ کے علم میں لائے بغیر آپ کا پیچھا کیا اور دیکھیں اب آپ کے سامنے کھڑا ہوں۔"

مسکرا کر کہتا اب کی بار وہ تیزی سے آگے بڑھا اور کوئی بھی موقع دیے بغیر ایک جھٹکے سے اس کی گردن دھڑ سے الگ کر دی۔اب وہ نیچے گرے زوجیل کے بے جان وجود کو دیکھ رہا تھا جو ریت کی مانند بکھرتا اس کی نظروں سے اوجھل ہونے لگا تھا۔ایک قطرہ اس کی آنکھ سے نکلتا گال پر بہہ گیا۔

"یہ ضروری تھا۔"اس نے خود کو باور کرایا۔

"مجھے میکال کو خبر کرنی چاہیئے۔غازان اُس زوالی کو اکیلے نہیں سنبھال سکتا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri
سوچتا ہوا ایک آخری نظر اس کمرے پر ڈال کر وہ وہاں سے غائب ہو گیا۔

۔*********۔

وہ بپھرا ہوا اپنے سامنے اس سیاہ سانپ کو دیکھ رہا تھا۔لڑتے لڑتے دونوں کافی زخمی ہو چکے تھے۔جبکہ دور کھڑی خاطرہ اب خوف کے بجائے فکر مندی سے غازان کو دیکھ رہی تھی۔عجیب گھبراہٹ طاری تھی۔یوں لگ رہا تھا کچھ بہت غلط ہو رہا ہے۔وہ بار بار غازان کو پکار رہی تھی۔مگر وہ دونوں ارد گرد کو فراموش کیے ایک دوسرے سے لڑنے میں لگے تھے۔

"غازان!!"اس نے پھر پکارا۔

"اوہ!!ڈارلنگ غازان نہیں زوالی کہو۔۔کیونکہ چند سیکنڈ بعد تم میری بانہوں میں ہو گی۔"

www.kitabnagri.com

غازان کو اپنی لپیٹ میں لیے زوالی اسے دیکھتے ہوئے بولا جب غصّے سے بھڑکتا ہوا غازان تیزی سے اس کی گرفت سے باہر نکلا اور اپنا بھاری ہاتھ سیدھا اس کے سر پر موجود شاہی نشان پر دے مارا۔

"آاااہ" !!

Posted on Kitab Nagri

فضاء میں زوالی تھامس کی وحشت بھری دھاڑ گونجی۔ خاطرہ کانوں پر ہاتھ رکھے خوف زدہ نظروں سے اس سانپ کو مچلتے دیکھ رہی تھی کہ تبھی میکال اور زوالقرنین بھی وہاں آن پہنچے۔

"غازان تم ٹھیک ہو؟"

میکال کی آواز پر غازان نے چونک کر ان تینوں کو دیکھا اور پھر نظر اس دشمنِ جاں پر ٹھہر گئی جو آسمان سے گرتی برف میں سجی سنوری کھڑی، اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"غازان اپنے پیچھے دیکھو۔" زوالقرنین چلایا۔

اس نے چہرہ موڑ کر پیچھے دیکھا جہاں اچانک ایک بلیک ہال نمدار ہوا جو دیکھتے ہی دیکھتے غازان اور زوالی کو اپنے اندر کھینچتا غائب ہو گیا۔

"غازان" !!

کھلی فضاء میں ان تینوں کے چلانے کی آواز گونجی اور پھر۔۔۔سناٹا چھا گیا۔ ایک لمحہ۔۔۔بس ایک لمحہ لگا تھا اور اس اندھیری برفانی رات میں "وہ" ان سے بہت دور جا چکا تھا۔

۔*********۔

اسلام علیکم !

Posted on Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یاشاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ایک ہفتے بعد۔۔۔

آج کا موسم کافی خوشگوار تھا۔نیلے آسمان پر چھائی سورج کی کرنوں نے ماحول میں پھیلی خنکی کو کچھ کم کر دیا تھا۔ ایسے میں بلیک کوٹ اور ریڈ اسکارف پہنے وہ سڑک پر موجود برف پر اپنے قدموں کے نشان چھوڑتی دھیرے

Posted on Kitab Nagri

دھیرے آگے بڑھ رہی تھی۔سیاہ آنکھوں میں اس وقت ویرانی چھائی ہوئی تھی۔ہاتھوں میں دو تین شاپر بیگز پکڑے وہ یونہی سڑک پر نظریں جمائے آگے بڑھ رہی تھی۔جب برف پر اپنے قدموں کے نشان کے ساتھ کسی اور قدموں کے نشان بھی بنتے نظر آئے۔اس نے چہرہ موڑ کر دائیں جانب دیکھا۔جہاں سامنے سڑک پر نظریں جمائے زوالقرنین اس کے ساتھ چل رہا تھا۔

"کیسی ہو؟"

"کیسی ہوسکتی ہوں؟"

واپس سامنے کی طرف دیکھتے ہوئے خاطرہ نے پلٹ کر سوال کیا۔جو ایک پل کیلئے زوالقرنین کو خاموش کر گیا۔

"میکال بتارہا تھاتم کراچی جارہی ہو۔کیوں؟"اس نے بات بدلنی چاہی۔

"یہاں رہنے کیلئے اب بچاہی کیاہے اور کیا بھروسہ پھر کچھ۔۔۔"

"ہم ہیں یہاں پراور جب ہم ہیں تو تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاسکتا۔"زوالقرنین اس کی بات کاٹتا ہوا بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

خاطرہ نے ایک بار پھر چہرہ موڑ کر اسے دیکھا۔اپنی آگ رنگ آنکھوں میں اپنائیت لیے وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔اس ایک ہفتے میں میکال اور زوالقرنین نے اسے تنہا نہیں چھوڑا تھا۔خاطرہ کی لاتعلقی اور بے رخی کے باوجود بھی وہ دونوں کسی سائے کی طرح اس کے ساتھ ساتھ تھے۔کبھی کبھی اسے حیرت ہوتی تھی۔انہیں دیکھ کر لگتا ہی نہیں تھا جیسے وہ کسی دوسری مخلوق کے ساتھ ہو۔بلکہ وہ اسے اپنے جیسے ہی انسان لگتے تھے۔بس کبھی

Posted on Kitab Nagri

زوالقرنین کی غیر متوقع طبیعت کے باعث وہ اکثر ڈر جایا کرتی تھی۔جب وہ اچانک اس کے سامنے نمدار ہو جاتا تھا یا بیٹھے بیٹھے غائب۔۔۔

"آپ جانتے ہیں میں جب یہاں شفٹ ہوئی تھی تب سے مجھے رات میں عجیب وغریب خواب دکھائی دیتے تھے اور ان سب میں ایک بات کامن تھی۔"

"کیا؟" زوالقرنین نے پوچھا۔

خاطرہ نے بغور اسے دیکھتے ہوئے گہرا سانس لیا اور پھر دھیرے سے بولی۔

"آگ رنگ آنکھیں!! جب میں نے پہلی بار آپ کو دیکھا تو۔۔۔"

"تو تمہیں لگا تم میری آنکھوں کو خواب میں دیکھتی ہو۔رائٹ؟" زوالقرنین نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

خاطرہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ زوالی تھا۔جو تمہیں خواب میں آکر ڈراتا تھا۔تاکہ تمہارے اندر خوف بیٹھ جائے۔کیونکہ جب تم یہاں شفٹ ہوئی تھیں اس کی نظر تم پر پڑ گئی تھی۔شاید تم اُسے اچھی لگی تھیں۔مگر جیسے ہی اسے پتہ چلا غازان تم پر اپنی مہر لگا چکا ہے تو بس بدلے کی آگ پھر بھڑک اُٹھی۔"

وہ کہہ کر خاموش ہو گیا۔غازان کا ذکر آتے ہی ان کے درمیان خاموشی حائل ہو جاتی تھی۔

"ویسے ہم جنوں کی آنکھیں زیادہ تر آگ رنگ کی ہوتی ہیں۔" اس نے پھر بات بدلنے کی کوشش کی۔

Posted on Kitab Nagri

"مگر غازان کی تو نیلی تھیں۔"کوشش ناکام۔

"اس کی آنکھیں رباب ماما پر تھیں۔سمندر جیسی نیلی۔پانی کی طرح شفاف۔جنہیں دیکھ کر سکون ملے۔"

ذوالقرنین کسی ٹرانس کی کیفیت میں بول رہا تھا۔رباب کے ذکر میں ایسی عقیدت تھی کہ خاطرہ اسے دیکھتے رہنے پر مجبور ہو گئی۔

"چلو تمہارا گھر آ گیا۔اب میں چلتا ہوں۔"

کہنے کے ساتھ ہی وہ فوراً وہاں سے غائب ہو گیا۔خاطرہ نے سر جھٹکا اور گھر کے اندر داخل ہو گئی۔

سامان کو ڈائننگ ٹیبل پر رکھ کر اس نے ایک نظر خالی گھر پر ڈالی۔جہاں وہ اب تنہا رہ گئی تھی۔تھکے ہوئے انداز میں گہرا سانس اپنے اندر کھینچتی وہ سیڑھیاں چڑھ کر اپنے کمرے میں چلی آئی۔مگر بالکنی کا کھلا دروازہ دیکھ کر ٹھٹھک کر رکی۔

"یہ کیسے کھلا میں تو بند کر کے گئی تھی۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سوچتے ہوئے وہ آگے بڑھی۔ہاتھ بڑھا کر بالکنی کا دروازہ بند کرنا چاہا کہ ایک تیز ہوا کا جھونکا اس کے چہرے کو چھو کر گزرتا بہت سی پرانی یادوں کو تازہ کر گیا۔وہ ٹھہر سی گئی۔

"مجھے یہاں سے چلے جانا چاہیئے ورنہ یہ یادیں مجھے جینے نہیں دینگی۔"

Posted on Kitab Nagri

اسنے افسردگی سے بڑبڑاتے ہوئے دروازہ بند کیا۔ایک مسئلہ یہ بھی تھا وہ جائے تو جائے کہاں؟اس کا تو کوئی دوسرا ٹھکانہ بھی نہیں تھا۔وہ سوچتی ہوئی پیچھے مڑی کہ ایک فلک شگاف چیخ اس کے حلق سے نکلی۔

"مس خطرہ تم واقعی "خطرہ" ہو کان پھاڑنے ہیں کیا؟" وہ مسکراتا ہوا بولا۔

خاطرہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے سامنے کھڑے اس جن کو دیکھ رہی تھی۔جب وہ چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔

"غازان" !!

بے اختیار اس کے منہ سے نکلا۔

"ہاں میں۔۔۔کیوں تمہیں خوشی نہیں ہوئی؟مجھے تو لگا تھا میرے جانے کے بعد تم مجھے یاد کرو گی۔" خاطرہ کے چہرے پر چھائے تاثرات سے محظوظ ہوتا وہ مزے سے بولا۔کتنے دنوں بعد اس چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

"آپ تو۔۔۔"

"مرا نہیں تھا یار!!اس زوالی نے خود مرنے سے پہلے مجھے اپنے ساتھ کوہ قاف پہنچا دیا تھا۔جس کے بعد وہ تو مر گیا مگر مجھے سزا کے طور پر قید کر دیا گیا۔"

غازان اس کی بات کاٹتا ہوا بولا۔خاطرہ اب بھی بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"سزا؟"

Posted on Kitab Nagri

"ہاں!! بادشاہ تھامس کے سپاہیوں نے مجھے قید کر لیا تھا پر وہ بھول گئے، میں غازان ذوالفقار ہوں۔ میری طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔"

وہ مسکراتا ہوا بتا رہا تھا۔ جبکہ خاطرہ ناسمجھی سے اسے دیکھے جا رہی تھی ساری باتیں سر کے اوپر سے گزر رہی تھیں۔

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔"

"اچھا چھوڑو اسے، اپنی بات کرتے ہیں۔"

غازان نے کہتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھ تھامے اور سیاہ آنکھوں میں جھانکتا ہوا وہ اس سے پہلے کچھ بولتا۔۔۔ خاطرہ ایک دم آگے بڑھتی اس کے سینے سے جا لگی۔

"مجھے لگا میں نے آپ کو کھو دیا میں۔۔۔ میں کبھی اپنے آپ کو معاف نہیں کر پاتی۔ اس ایک ہفتے میں مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ میں آپ سے کتنی محبت کرتی ہوں۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا آپ کیا ہیں۔ انسان یا جن میں بس اتنا جانتی ہوں کہ آپ صرف میرے ہیں۔"

اس کے سینے سے لگی، آج وہ سب کچھ کہہ دینا چاہتی تھی جو پہلے کبھی نہیں کہا تھا۔

"تمہیں کہنے کی ضرورت نہیں میں سب جانتا ہوں۔ میرے لیے اتنا ہی بہت ہے کہ تمہاری ساری غلط فہمی دور ہو گئی۔" وہ اس کے آنسو صاف کرتا ہوا بولا کہ تبھی پیچھے سے آتی آواز پر ایک جھٹکے سے اس سے دور ہوا۔

Posted on Kitab Nagri

"واپس آ گئے ہو تو ہمیں بھی اپنا دیدار کروا دینا تھا۔آخر ہم بھی تمہارے کچھ لگتے ہیں۔" میکال چہرے پر معصومیت سجائے بولا۔

"ویسے شادی میں ہم بھی انوائٹڈ ہیں یا وہ بھی تم دونوں نے چھپ کر کرنی ہے۔" زوالقرنین اب بھی طنز کرنے سے باز نہ آیا۔

"رکو۔۔۔ابھی بتاتا ہوں۔"

غازان دانت پیستے ہوئے ان دونوں کی جانب بڑھا جس پر وہ قہقہہ لگاتے فوراً وہاں سے غائب ہو گئے۔

-*********-

"اپنے احساس سے چھو کر مجھے صندل کر دو

میں کہ صدیوں سے ادھورا ہوں مکمل کر دو

نہ تمہیں ہوش رہے اور نہ مجھے ہوش رہے

اس قدر ٹوٹ کے چاہو مجھے پاگل کر دو

Posted on Kitab Nagri

تم چھپالو مرا دل اوٹ میں اپنے دل کی

اور مجھے میری نگاہوں سے بھی اوجھل کردو

مسئلہ ہوں تو نگاہیں نہ چراؤ مجھ سے

اپنی چاہت سے توجہ سے مجھے حل کردو

اپنے غم سے کہو ہر وقت مرے ساتھ رہے

ایک احسان کرو اس کو مسلسل کردو

مجھ پہ چھا جاؤ کسی آگ کی صورت جاناں

اور مری ذات کو سوکھا ہوا جنگل کردو۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ اس کا ہاتھ تھامے اس وقت اس خوبصورت سے باغ میں موجود تھی۔ہر رنگ و نسل کے پھول اطراف میں پھیلے ہوئے تھے۔آسمان سے اُترا قوس قزاح کے رنگوں کا نظارہ دیکھنے والی آنکھ کو اپنے سحر میں جکڑ رہا تھا۔چاروں طرف پھیلی پرندوں کی آوازیں کانوں میں رس گھول رہی تھی۔وہ اس کے ساتھ نرم ہری گیلی گھاس پہ ہم قدم تھی۔جب سامنے موجود خوبصورت سرخ گلاب کو دیکھ کر آنکھیں جھلملا اُٹھیں۔غازان نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا اور مسکراتے ہوئے اس پھول کی جانب اشارہ کیا جو اگلے ہی لمحے اس کے ہاتھ میں موجود تھا۔وہ مسکراتا ہوا سرخ گلاب کو اس کے بالوں کی زینت بنانے لگا۔

"بہت خوبصورت" !!

سمندر جیسی نیلی آنکھوں سے وہ اسے بغور دیکھتا ہوا بولا۔جو اس وقت سیاہ فراک میں ملبوس، کانوں میں سرخ نگینوں کے ٹاپس پہنے، اپنے لمبے کھلے سیاہ بالوں میں سرخ گلاب لگائے اس کا دل دھڑکا رہی تھی۔وہ خود بھی اس وقت سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس تھا جو اس نے خاطرہ کی خواہش پر پہنا تھا۔

وہ دھیرے سے مسکرائی اور اپنی نظریں پھیر لیں غازان کی لو دیتی آنکھوں میں دیکھنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔

" نظریں نہیں ملاؤ گی ؟"

"نہیں۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

مسکراہٹ دباتے ہوئے اس نے نفی میں سر ہلایا۔سرخ و سفید چہرے پہ اُٹھتی گردتی پلکوں کی جھالر،اس کے آگے سب کچھ بے معنی لگنے لگا۔وہ جھکا اور اس کے کان میں سر گوشی کرتا ہوا بولا۔

"دیو ونتم" !!

۔*********۔

ختم شد۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted on Kitab Nagri
samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com